بسم اللہ الرحمن الرحیم
باہتمام اقل الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقہ ابو الحسنات قطب الدین احمد تجاوز عنہ ربہ الصمد

فہرست مضامین کتاب جامع المناقب

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ کہ کتاب فیض انتساب مشتمل احسن المقاصد لمطالب جامع الفضائل والمناقب مسمّی
باہتمام اقل الخلیقہ بل لاشیٔ فی الحقیقۃ ابوالحسنات قطب الدین احمد تجاوز عنہ ربہ الصمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین و الصلوٰۃ و السلام علی
سید المرسلین و خاتم النبیین الذی نزل فی شانہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین ، و فی شانہ و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین ، و
انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا ، و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا ، و قال
تعالیٰ ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا
تسلیما ، و کان فضل اللہ علیک عظیما ، و صلی اللہ و سلم علی اٰلہ و صحبہ الذین
جاھدوا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا و احسانا ، و اولٰئک
الذین اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و
رضوانا ، سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذٰلک مثلھم فی التوراۃ و مثلھم فی
الانجیل کزرع اخرج شطاہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ
بھم الکفار و عد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصٰلحٰت منھم مغفرۃ و اجرا عظیما ، و علی
اھل بیتہ الطیبین الطاھرین الذین اذھب اللہ عنھم الرجس و یطھرھم تطھیرا ، و جزاھم
بما صبروا جنۃ و حریرا ، متکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمسا و لا زمھریرا ،

اما بعد کہتا ہی العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی المدعو بہ رحمت اللہ اللکنوی کہ خاکسار نے یہ مختصر رسالہ مناقب اور فضائل صحابہؓ و اہلبیتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ابو الحسنات حافظ حاجی خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی آیات کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی و دیگر کتب صحیحہ معتبرہ سے استنباط کر کے بنظر افادۂ عام اہل اسلام بزبان اردو بعبارت سلیس تالیف کیا اور جو عبارت عربی سنداً واستدلالاً لائی گئی ہی اوسکا ترجمہ بھی بامحاورہ کر دیا گیا اور اسکو ایک مقدمہ اور چند ابواب و فصول پر مرتب کر کے جامع المناقب نام رکھا حق تالیف کمترین نے مطبع موصوف کو ہبہ کیا ناظرین حق بین سے امید ہی کہ اگر کہین اس رسالۂ خیر مقالہ مین سہو یا غلطی پائین قلم اصلاح سے درست فرمائین اور جناب خواجہ صاحب موصوف کو جنکی سعی و اعانت سے رسالۂ موصوفہ اختتام کو پہونچا و نیز عاجز مؤلف کو دعاے خیر سے بھول نجائین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مقدمہ لفظ صحابی اور آل اور اہلبیت کے معانی کی تحقیق اور اوسکو استعمال مرجع و نظائر کی تدقیق مین

لفظ صحابی و صاحب و اصحاب مشتق ہین صحبت اور صحابت سے بمعنی یار دوست رفیق مددگار ساتھی صحبت والے کے اور ان جملہ معانی کے ساتھ کلام شارع ناطق ہی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو صاحب رسول ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار کے ساتھ نقل فرمایا ہے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ترجمہ جسوقت وہ رسول اپنے رفیق سے کہنے لگا غم نکر اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی اور دوسرے مقام مین حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے قول کو اونکے صاحبان زندان کے ساتھ ذکر فرمایا ہی یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ترجمہ ای میرے دو رفیقو قید خانے کے کیا بہت سے معبود متفرق بہتر ہین یا ایک اللہ واحد قہار اور اصطلاح محدثین مین صحابی اوسکو کہتے ہین جسنے حالت ایمان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ایمان کے ساتھ

دنیا سے انتقال بھی فرمایا ہو اور جس شخص کو آپکی ملاقات میسر ہوئی یا ہوئی مگر حالت کفر مین
اور بعد اوسکے مسلمان ہوا یا حالت ایمان مین آپ سے ملاقات کی اور پھر نعوذ باللہ مرتد ہو گیا اور
اوسی حالت پر مرگیا ایسا شخص صحابی نہین کہا جائیگا اور علما کا اختلاف اس امر مین ہی کہ ملاقات
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات قبل نبوت مراد ہی یا بعد پس جنکے نزدیک مطلق ملاقات شرط
ہی قبل نبوت اور بعد نبوت کی قید نہین ہی وہ علما مثل زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل
و بحیرا راہب کو داخل صحابہ کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ قبل ظہور نبوت آپ کی ملاقات سے مشرف
ہوے ہین اور تصدیق رسالت کی ہی اور قبل بعثت ہی انتقال کر گئے ہین اور بعضون نے ان
لوگون کے ذکر سے سکوت فرمایا ہی اور صحابہ مین نہین داخل کیا ہی اور اصح اور ارجح یہی مذہب
ثانی ہی اسیوجہ سے جمہور مصنفین معرفت صحابہ نے بذکر اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت ابراہیم اور عبداللہ سے جنکا تولد بعد نبوت ہوا ہی بحث کی ہی اور حضرت قاسم جو قبل نبوت
پیدا ہوے ہین اونکے ذکر سے تعرض نہین کیا اور اسیطرح اس امر مین اختلاف ہی کہ صحابی کی
ملاقات حالت عقل و ہوش مین ہوئی ہو یا بالعکس پس ایک جماعت محدثین کی اسطرف ہی کہ
عقل و ہوش ملاقات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین شرط ہی چنانچہ اہل تحقیق نے اون اطفال کی
نسبت جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحنیک فرمائی ہی تصریح کردی ہی کہ وہ صحابی
نہین ہین مانند عبداللہ بن حارث بن نوفل کے کہ اونکی نسبت حافظ ابو سعید علائی نے
اپنے مراسیل مین لکھا ہی حَنَّكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَلَا صُحْبَةَ لَهُ بَلْ
وَلَا رُؤْيَةَ اَيْضًا وَحَدِيْثُهُ مُرْسَلٌ قَطْعًا یعنی اونکی تحنیک کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اونکے واسطے دعا کی ہی اور صحبت اور رویت آنحضرت کی اونکو نہین حاصل ہوئی ہی اور
روایت اونکی قطعا مرسل ہی اور عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کی نسبت تحریر فرمایا ہی حَنَّكَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَلَا تُعْرَفُ لَهُ رُؤْيَةٌ بَلْ هُوَ تَابِعِيٌّ وَحَدِيْثُهُ
مُرْسَلٌ یعنی اونکی تحنیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہی اور دعا اونکے واسطے فرمائی ہی

لیکن اونکی روایت نہین ثابت ہوئی بلکہ وہ تابعی ہین اور حدیث اونکی مرسل ہی اور ایک جماعت متاخرین
فن حدیث اعتراف کی ہی کہ جس شخص نے عالم طفولیت و عدم تمیز اپنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
پایا اوسکی حدیث تو بحیثیت روایت مرسل ہی لیکن بوجہ شرف رویت جماعت صحابہ مین داخل ہی اور اکثر
ائمہ تصانیف معرفت صحابہ کا عمل اسی پر دلالت کرتا ہی چنانچہ مثل محمد بن ابی بکر صدیق کو شمار صحابہ مین
ذکر کیا ہی حالانکہ وہ قبل وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ماہ اور چند روز کے تھے اور مختلف
ہوے ہین علما اس امر مین کہ اسم صحابی مخصوص ہی بنی آدم سے یا جن کو بھی شامل ہی پس قول اصح یہ ہی کہ
اس فضیلت کے ساتھ جن بھی شریک ہین کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنون پر بھی مبعوث
ہوے ہین اور اونکا حاضر ہونا خدمت نبوی مین اور کلام مجید سننا اور ایمان لانا اور اپنی قوم مین
جاکر ہدایت کرنا صراحتہ سورہ جن مین مذکور ہی اور یہ لوگ مکلفین ہین اور درمیان انکے مطیع و عاصی بھی
ہین پس اس گروہ سے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور ایمان لایا وہ صحابہ
مین داخل ہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب اور لفظ **آل** جو بمد الف و سکون لام ہی
اوسکے لغت مین چند معنی ہین اولاد ذریت مطیع اہل خانہ اہل قرابت اہل دین گروہ اور اصطلاح
شرع مین ان سب معانی کو دخل ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ الآیہ ترجمہ کہا ایک شخص ایمان والے نے فرعون کے لوگون سے جو اپنا ایمان
پوشیدہ کرتا تھا اس مقام پر آل فرعون سے قرابتی اور مطیع مراد ہی کیونکہ یہ رجل مومن یعنی حزقیل
فرعون کے بھانجے تھے اور باطنا ایماندار تھے اور لوگون کو ایمان کی رغبت دلاتے تھے اور
فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
ترجمہ بیشک برگزیدہ کیا اللہ تعالی نے آدم اور نوح اور ابراہیم کے گھر اور عمران کے گھر کو سارے
جہان پر یہان آل ابراہیم اور آل عمران سے گھر والے اور اہل خانہ مراد ہین عمران حضرت موسی علیہ السلام
کے والد کا نام ہی اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا یہی نام تھا اور یہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مشہور ہی دوسرے معانی پر دال ہی مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقَتِيْ فَهُوَ اٰلِيْ

یعنی جو شخص میرے طریق پر چلا پس وہ میری آل ہے پس بفحوائے معانی مشہورہ یعنی اولاد و ذریت اولاد صلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت فاطمہ و زینب و رقیہ و کلثوم و قاسم و عبداللہ و ابراہیم اور اولاد حضرت فاطمہ وغیرہا و اولاد الاولاد ان حضرات کی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور جمیع سادات کرام جو آپکی نسل شریف سے ہین تا قیام قیامت داخل آل ہین بلاشک و شبہہ دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام محمد مہدیؑ کو فرمایا ہے کہ میری اولاد سے ہین یعنی نسل سادات سے پیدا ہونگے اور اونکے تمام حالات سے خبر دی ہے ظاہر ہے کہ آپکے اور اونکے درمیان مین بعد المشرقین ہے **فائدہ جلیلہ** جو فضائل اور مناقب اہل بیت رسالت کے احادیث مرفوعہ صحیحہ مین آئے ہین قیامت تک کے شرفا و سادات اوس عموم مین داخل ہین لکن اس شرط سے کہ طریقہ توحید و اتباع سنت پر قائم رہین اور مبتدع بیدع مکفرہ و مضلہ نہون اور بموجب دیگر معانی لفظ آل کے خلفاء راشدین یعنی حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم آپکی آل اور فضائل آل مین داخل ہین کیونکہ قرابت قریبہ اور طاعت و پیروی اور جان نثاری ان حضرات کی اظہر من الشمس ہے اور نیز جمیع امت محمدی جو متبع سنت و پابند شریعت ہین اس فضیلت مین داخل ہین چنانچہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُمُ الَّذِیْنَ یَؤُوْلُ اَمْرُهُمْ اِلَیْهِ کُلُّ مَنْ کَانَ اَمْرُهُمْ اِلَیْهِ اَشَدَّ وَاَکْمَلَ کَانُوْا هُمُ الْاٰلَ وَاَیْضًا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الْاٰلِ فَقِیْلَ هُمُ الْاَقَارِبُ وَقِیْلَ اُمَّتُهٗ یعنی آل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ لوگ ہین کہ رجوع کرے امر اون لوگونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پس جن لوگون کے امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدرجہ اشد و اکمل رجوع کرینگے یعنی آپکے پیرو ہر امر مین ہونگے یقیناً وہی لوگ آپ کی آل ہونگے اور بھی خلاف کیا ہے علمانے آل کے معنی مین کسی نے قرابت والے اور کسی نے امت کے لوگ مراد لیے ہین اور لفظ **اہل بیت** کے معانی لغت مین صاحب خانہ اور گھر کے لوگون کے ہین اور اصطلاح شرع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات و اولاد امجاد مراد ہین اور اسمین

تقریر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی اہلبیت کے معنی میں

تھوڑی سی تفصیل ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا ہے در تفسیر
اہلبیت اقوال و اطلاقاتست گاہی بمعنی کسانیکہ حرام ست بر ایشان صدقہ آیدو آن آل علی و آل جعفر
و آل عقیل و آل عباس اند رضی اللہ عنہم اجمعین و گاہی بمعنی شامل اولاد آنحضرت و ازواج مطہرہ
افتد و گاہی مخصوص آید بہ فاطمہ و حسن و حسین و علی سلام اللہ علیہم اجمعین جہت زیادت
فضل ایشان و تطبیق میان اقوال آنست کہ بیت سہ است بیت نسب و بیت سکنی و بیت ولادت
پس اولاد عبدالمطلب اہلبیت نسب و ازواج مطہرہ اہلبیت سکنی و اولاد کرام اہلبیت ولادت و علی
اگرچہ از اولاد نیست مگر ملحق است بایشان بوساطت فاطمہ رضی اللہ عنہا انتہی یعنی لفظ اہلبیت
کے معانی اور تفسیر میں چند اقوال اور اطلاقات ہین کبھی اطلاق اسکا اون لوگون پر ہوتا ہے جنپر
صدقہ حرام ہے اور وہ اولاد علی و جعفر و عقیل و عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبھی بمعنی عام شامل اولاد
و ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی اس لفظ سے مخصوص فاطمہ و حسن
و حسین و علی رضی اللہ عنہم ہوتے ہین بسبب زیادت فضل انھون کے اور موافقت و تطبیق
ان اقوال مین اس طور پر ہے کہ مکان تین قسم کے ہوتے ہین مکان نسب مکان سکونت مکان
ولادت پس اولاد عبدالمطلب اہلبیت نسبی اور ازواج مطہرہ اہلبیت سکونت اور اولاد حضرت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہلبیت ولادت اور علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ آپکی اولاد مین نہین ہین
مگر ملحق باولاد بوسیلہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین انتہی کلامہ پس جو لوگ لفظ اہلبیت کا حصر درمیان
حضرت فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ عنہم کے کرتے ہین اور ازواج مطہرات و دیگر اولاد کو
اوس سے خارج کرتے ہین اونکا قول نصوص قرآنیہ اور جمہور علماء کے مخالف ہے کیونکہ
آیۂ تطہیر کے مخاطب خاص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اس آیت کے قبل کی کئی آیتون مین
اور نیز اس آیت مین اونھین کا ذکر ہے اور اونھین سے کلام اور خطاب ہے اور ساری آیۂ تطہیر یون
واقع ہے يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ

الاُولیٰ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ہ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ہ ترجمہ ای نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین ہین اگر تم ڈرو سو تم دب کر نہ کہو بات پھر لالچ کرے وہ شخص جسکے دل مین روگ ہی آور کہو بات معقول آور قرار پکڑو اپنے گھرون مین آور دکھاتی نہ پھرو جیسا کہ دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے آور قائم رکھو نماز آور دیتی رہو زکوۃ آور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین ای گھروالو اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے **ف** پس خطاب خاص ازواج سے ہی مگر داخل تمام گھروالے ہین اور دوسری دلیل کلام الٰہی سے قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کہ جسوقت اونکے گھر مین فرشتے خبر ہلاکی قوم لوط علیہ السلام اور بشارت تولد اسمعیل و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کی لیکر آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ نے بشارت فرزند پر بسبب بڑھاپے کے تعجب کیا تو فرشتون نے کہا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ ترجمہ کیا تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر اور برکتین ہین تمپر ای گھروالو تحقیق وہ حمد کیا گیا بزرگیون والا ہی **ف** ظاہر ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس وقت تک کوئی اولاد نہ تھی بلکہ اوسکی یہ بشارت تھی جسپر بی بی صاحبہ نے تعجب فرمایا پس حصر اہلبیت کا اولاد ہی پر نہ رہا بلکہ تمام گھروالونکو شامل ہو گیا **اشتباہ** پھر کیا وجہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر مین لیکر فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا یعنی ای اللہ یہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر انسے گندی باتین اور ستھرا کر اونکو ستھرائی سے اور اسکے سوا اور روایات جسمین آپ نے ان حضرات کو اہلبیت فرمایا ہی اور اوسوقت کسی دوسرے کو شامل نہین کیا ہی **رفع اشتباہ** منشاء اور نکتہ اسمین یہ ہی کہ مخاطب آیہ تطہیر کے ازواج مطہرات تھے پس خیال اس امر کے کہ ایسا نہو

کہ لوگ اور اہل و عیال کو خارج اہلبیت سمجھنے لگیں اور اونکی تعظیم و تکریم مین کمی کرین پس واسطے اظہار شرف و ادخال زمرۂ اہلبیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرت کو باین طور یاد فرمایا اور لوگون کو سنا دیا اور دکھلا دیا کہ یہ لوگ خارج اہلبیت نہین ہین انتہی تنبیہ اللہ تعالی کی رحمت بہت وسیع اور بڑی غایت کی ہے نہایت ہی کمال تعجب اون لوگون سے ہے جو اوسکا حصر اور احاطہ اور اختصار صرف چندکس مین کیے دیتے ہین یعنی اہلبیت مین سوائے پنجتن کے اور کسیکو شمار نہین کرتے ہین اور اوس فضیلت اور بزرگی کو اونھین پر ختم کیے دیتے ہین اور اسیطرح اون فضائل اور مناقب کو جو جم غفیر اور جماعت کثیر صحابہ کو محیط اور شامل ہین اور اللہ اور اوسکا رسول باواز بلند اونکی طرف اون دوستان صادق اور عاشقان واثق کو پکار رہا ہے اونکا حصر بھی عدد معدود مین کیے دیتے ہین اور سوائے اونھین چند حضرات کے کسیکو صحابہؓ مین داخل نہین کرتے اور جتنے فضائل صحابہؓ کے حق مین ہین اکثر کو اون مین سے اہلبیت پر اطلاق کرتے ہین اور بعض کو اونھین بعض صحابہ پر جنکو وہ سمجھتے ہین اور اللہ تعالی کی رحمت واسعہ پر نظر نہین کرتے ہین کہ فرمایا رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ یعنی میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے پس اوسکو لکھ دونگا متقیون کے واسطے

باب اول مناقب حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین

فصل اول — اون آیات کریمہ مین جو حضرات صحابۂ کرام کے مناقب مین وارد ہوئی ہین

آیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ **ترجمہ** فرمایا اللہ جل شانہ نے محمد رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل آپس مین ہین تو دیکھے اونکو رکوع اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور خوشی اوسکی پہچان اونکی اونکے چہرون پر ہے سجدون کے اثر سے یہ مثال اونکی توریت اور انجیل مین ہے **ف** یہ آیت

تمامی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل مین وارد ہی مگر علمانے زیادہ خصوصیت اسکی
خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ثابت
کی ہی اور انھین کو اسکا مصداق ٹھہرایا ہی چنانچہ کہا ہی کہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین
اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے عمر فاروق اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے عثمان ذی النورین اور رُکَّعًا سُجَّدًا
سے علی مرتضی رضی مفہوم ہین کیونکہ یہ اوصاف ان حضرات مین بدرجۂ اتم واکمل پائے گئے جیساکہ معیت حضرت
ابوبکر رضی کی آنحضرت کے ساتھ اظہر من الشمس ہی کہ کسی وقت آپ سے جدا نہوے غار کا قصہ وقت ہجرت
کے مشہور ہی ہی غرض کہ تاحیات کسی حال مین رنج تھا یا راحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
علیحدگی نہین اختیار کی اوسیکا ثمرہ یہ ہوا کہ بعد انتقال بھی ہمراہی اپنے حبیب کی نصیب ہوئی
کہ پہلوے مبارک مین جگہ ملی دفن ہوے اور بروز قیامت اسیطرح قبر شریف سے تشریف
لاوینگے اور مصداق و مرجع اس کلام نبوی کے ٹھہرینگے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اِلَیْہِ آدمی کا
حشر اوسکے دوست کے ساتھ ہوگا اور حضرت عمر رضی فاروق کا کافرون پر سخت ہونا اسکا ادنی نمونہ یہ ہی کہ جس وقت سے
آپ اسلام لاے نماز باعلان ہونے لگی اور روز بروز مسلمانون کی زیادتی شروع ہوئی اور سوا اسکے
آپکی خلافت مین جو کچھ غلبۂ اسلام ہوا ظاہر ہی بیان کی حاجت نہین اور حضرت عثمان رضی کا رقیق القلب
رحم دل مسلمانون پر شفیق ہونا بہت کھلا ہوا ہی چنانچہ آخری وقت مین جبکہ مخالفین نے آپکو
گھیر لیا اور مکان کا محاصرہ کرلیا کس درجہ کی شفقت اور رحمت آپ سے ظاہر ہوئی کہ آپ کے
ہمراہ بہت سے اصحاب اور آپ کے غلام مسلح آمادۂ جنگ تھے مگر آپ نے سب کو روک دیا
اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ میرے نفس کے واسطے اہل اسلام کا خون ہو اور یہانتک رحم دلی کو
کام فرمایا کہ شہید ہوگئے اور عبادت مین راغب ہونا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مشہور ہی جسکا
شمہ یہ ہی کہ شہادت آپکی نماز ہی مین ہوئی آیت لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ
ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ترجمہ غنیمت کا مال فقراے مہاجرین کے واسطے ہی جو اپنے گھرون سے او

مالون سے نکال دیے گئے ڈھونڈھتے ہین فضل اور رضامندی اللہ کی اور اوسکے رسول کی
یہی سچے لوگ ہین **ف** یہ آیۂ کریمہ مناقب ہین اون صحابہؓ کے ہی جنھون نے اللہ کے دین کیواسطے
اپنی جان اور اولاد اور مال کی کچھ حقیقت نہ سمجھی اور سب کو چھوڑکر اوسکے رسول کا ساتھ دیا اور یہی
لوگ مہاجر کہلاتے ہین **آیت** وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ
وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ **ترجمہ** اور جو لوگ مقیم ہین ہجرت کے گھر مین یعنی مدینہ مین پہلے اونسے یعنی مہاجرین
سے دوست رکھتے ہین اوسکو جو اونکی طرف ہجرت کرے اور نہین پاتے اپنے دلون مین تنگی اوس
چیز سے جو اونکو ملا اور مقدم کرتے ہین اپنی جانون پر مہاجرین کو اور اگرچہ ہو اونکو تکلیف
فائدہ یہ آیۂ کریمہ اون صحابہؓ کی شان مین ہی جنھون نے اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کے واسطے
اپنی جان اور مال کو کچھ دریغ نہین کیا اور مہاجرین کی ہر طرحسے خدمت اور مدد کی اور اپنے
نفسون کی کچھ پروا نکی اور یہی لوگ انصار کہلاتے ہین **آیت** وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ **ترجمہ**
اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے
آئے نیکی سے اللہ اونسے راضی ہی اور وہ اونسے راضی ہین اور مقرر کیے ہین واسطے اونکے
باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ اوسمین رہینگے یہی ہی بڑی مراد پانی **فائدہ** یہ
مناقب اون صحابہؓ کے ہین جو جنگ بدر تک مسلمان ہوسے ہین اور یہی قدیم ہین اور باقی
انکے تابع ہین **آیت** لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا **ترجمہ** بتحقیق
راضی ہوا اللہ تعالیٰ ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے
یعنی بیعت کرتے تھے پھر جانا اللہ نے جو اونکے دلون مین تھا پھر اوتاری اونکے اوپر چین

اور دی اونکو ایک فتح نزدیک **فائدہ** یہ آیت شریف اون صحابہ کی شان مین نازل ہوئی
جنھون نے مقام حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بخوشی خاطر
بیعت کی اور یہ سب چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے اس بیعت کے انعام مین اللہ تعالیٰ نے فتح خیبر عنایت کی
اور اپنی رضامندی ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بیعت والا کوئی
دوزخ مین نجاویگا اور وجہ اس بیعت کی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ عمرہ کا کرکے
مکہ معظمہ کو تشریف لیچلے جب قریب پہونچے قریش مانع ہوے تب حضرت نے خراش کو اہل مکہ
کے پاس بھیجا جب وہ اوسکے قتل کے درپے ہوے تب آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اہل مکہ نے
انکو قید کرلیا اور انکے قتل کی خبر مشہور ہوگئی تب حضرت نے تمام صحابہ سے اس بات پر بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور ہرگز منھ نہ پھیرین اون سبھون نے خوشی سے بیعت کی اور سوا جد
بن قیس منافق کے کسی نے تخلف نہین کیا پھر واسطے حصول شرف اور بزرگی اس بیعت کے
آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت اس طور پر کی کہ اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ فرمایا اور اونکی
بیعت لی اور یون فرمایا کہ یہ دوسرا ہاتھ میرا عثمان کا ہاتھ ہے اس حدیث سے سوائے قطعیت بعضہ
اور رضوانکے ایک لطیفہ عمدہ ظاہر ہوا کہ دست نبی دست عثمان قرار پایا اور دست نبی مجازاً دست
خدا ہے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اس تقریر سے دست عثمان دست نبی یا دست خدا کہا جاسکتا
ہے اور اسی بیعت کو بیعت الرضوان اور بیعت الشجرہ کہتے ہین **آیت** لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ **ترجمہ** لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لاے ساتھ اوسکے جہاد کیا اپنے مالون
اور اپنی جانون سے اور یہی لوگ ہین کہ واسطے اونکے نیکیان ہین اور یہی لوگ مراد کو پہونچے
فائدہ اس آیۂ کریمہ کا نزول بھی تمام صحابہ کی شان مین ہے

فصل دوم اون احادیث مین جو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب مین ہین **حدیث**
خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ

وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سے بہتر میرے
زمانہ کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوے ہین اور اونکے شاگرد
اور صحبت یافتہ ہین یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوے ہین اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وہ لوگ آئینگے کہ بغیر طلب کے گواہی دینگے **ف** اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد آپکی صحبت کی برکت سے تین قرن تک خیریت غالب ہیگی اور اوسکے بعد شر غالب ہوگا
اور خیریت کم ہوجاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کی
سب بالکل گمراہ نہو جاویگی بلکہ ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون چنانچہ
یہ مضمون دوسری حدیث مین بتصریح موجود ہے پس یہ حدیث کمال افضل صحابہ پر دلالت کرتی ہے
حدیث اَكْرِمُوا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكِذْبُ ترجمہ فرمایا آپ نے بزرگی کرو میرے اصحاب کی بیشک وہ بہتر تمھارے
ہین پھر وہ لوگ جو نزدیک اونکے ہین پھر وہ لوگ جو اونکے نزدیک ہین پھر ظاہر ہوگا جھوٹ
ف اس حدیث سے بھی بہتری اور خیریت تینون زمانون مذکورہ کی ثابت ہے جو دال ہے
کمال افضل صحابہ پر **حدیث** لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ ترجمہ
فرمایا آپ نے نہ چھوے گی آگ اوس مسلمان کو جسنے مجکو دیکھا یا اوس شخص کو دیکھا جسنے
مجکو دیکھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و تابعین مغفور ہے انمین
کوئی بھی اہل نار نہوگا **حدیث** لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ
ترجمہ حضرت نے فرمایا نہ برا کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو پس قسم ہے
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین
خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے برابر **ف**
یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم نے اوسوقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت کمزور تھا اور کمال تنگی تھی

اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے
تمام قرآن ہین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی اب معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے
برابر کسیکی عبادت قیامت تک برابر نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو برا کہنا
بڑے غضب کی بات ہی نعوذ باللہ من غضب اللہ حدیث[1] النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ
فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى
اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي
مَا يُوعَدُونَ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تارے پناہ ہین آسمان کی
پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہو یعنی شق ہونا پھٹ
جانا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر
جسکا اونکو وعدہ ہو یعنی اختلاف پڑے گا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کی
پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی
یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ
تھا جو شبہہ ہوتا حضرتؐ سے حل ہو جاتا آپ کے بعد صحابہؓ مین اختلاف ہوا اول
خلافت مین اوسکے بعد بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی
برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج نہوا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اس
حدیث سے کمال فضیلت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت ہوئی اور ایک معجزہ
آنحضرتؐ کا ظاہر ہوا کہ جیسی خبر آیندہ کی آپ نے فرمائی تھی ویسی ہی ظہور مین آئی
حدیث[2] يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ
فِيكُمْ مَنْ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ
النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ
لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ

[1] یہ حدیث شریف مسلم مین ہی ج ۲ ص ۳۱۱ منہ
[2] یہ حدیث بخاری و مسلم شریف مین ہی منہ

فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جسنے رسول کو دیکھا ہو یعنی اصحاب ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان ہیں اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے لشکر آدمیون کے تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین کو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگی جماعتین لوگونکی تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت حاصل کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی **حدیث** مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال میرے اصحاب کی میری امت مین مانند نمک کے ہیچ کھانیکے ہے نہین درست ہوتا ہے کھانا مگر ساتھ نمک کے **ف** یہ حدیث صحابہؓ کی کمال فضیلت پر دال ہے یعنی صحابہؓ کی حیات اور موجودگی امت کے حق مین باعث صلاح اور فلاح تھی **حدیث** اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے میرے اصحاب کے مقدمہ مین نہ بناؤ تم میرے اصحاب کو نشانہ تیرونکا کہ میرے بعد اونکو گالیان دو اور برا کہو پس جو شخص دوست رکھے میرے اصحاب کو تو اوسنے میری محبت سے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونسے تو اوسنے مجھسے بغض رکھا اور جسنے ایذا دی میرے اصحاب کو اوسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو تو اوسنے ایذا دی اللہ تعالی کو اور جسنے ایذا دی اللہ تعالی کو تو پکڑیگا اوسکو اللہ تعالی عذاب مین **ف** معلوم ہوا کہ حب صحابہ عین حب نبیؐ اور بغض صحابہ عین بغض نبیؐ ہے اور اذیت صحابی اذیت رسول اور اذیت رسول اذیت

خدا ہی اور اللہ تعالیٰ اپنے موذی کو پکڑیگا **حدیث** مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس زمین میں میرا کوئی صحابی مریگا قیامت کے دن وہ وہان کے لوگونکا قاید یعنی ہنکانے والا ہوگا اور نور ہوگا واسطے اونکے **ف** زمانہ خلافت راشدہ مین صحابہ بلاد عجم مین متفرق ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اونکی ذات سے بیشمار آدمیونکو ہدایت فرمائی **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ مین نے اپنے رب سے اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجکو وحی کی کہ ای محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ نجوم کے ہین آسمان مین بعض اقوی ہین بعض سے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جسنے اخذ کی کوئی شی اون صحابہ سے جسمین اختلاف تھا وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہی پھر فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ یعنی میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین پس جسکی پیروی کروگے تم راہ پاوگے **حدیث** اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ **ترجمہ** جسوقت دیکھو تم اون لوگونکو کہ گالیان دیتے ہون میرے اصحاب کو پس کہو تم لعنت ہی اللہ تعالیٰ کی تمہارے شر پر **ف** یہ حدیث وعید شدید ہی حق مین اون لوگون کے جو صحابہ پر تبرا کرتے ہین یہ لعنت حقیقت مین راجع ہی طرف فاعل کے لیکن احتیاطاً فعل پر لعنت کی نہ ذات پر یہ چند احادیث مناقب مین عام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لکھے گئے اب وہ فضائل ذکر ہوتے ہین جو خاص ہین

باب دوم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفۂ اول امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین

فصل اول حضرت صدیق اکبرؓ کی ولادت اور اسم مبارک و کنیت وغیرہ مین آپکا نام جاہلیت مین عبد الکعبہ تھا حضرتؐ نے عبد اللہ نام رکھا امام نوویؒ نے تہذیب مین لکھا

ہے کہ یہی صحیح مشہور ہے والد آپ کے ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن اسد بن تیم
بن مرہ ہیں مرہ بن کعب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مل گئے ہیں
انکے اور حضرت کے درمیان اور مرہ کے بیچ میں چھے شخص ہیں آپ کی ماں ام الخیر سلمی بنت صخر
بن عامر تھیں یہ دختر عم ابو قحافہ ہیں اور بعض علمار نے کہا انکا نام لیلی بنت صخر بن عامر ہے
اور یہ مسلمان قدیم تھیں جبکہ مسلمان دار ارقم میں تھے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں
حضرت نے میرے والد کی طرف دیکھکر فرمایا تھا هٰذَا عَتِيقٌ مِنَ النَّارِ یعنی یہ دوزخ سے
آزاد ہے اسلیے انکا نام عتیق ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى
عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ یعنی جو شخص چاہے کہ دیکھے اوس شخص کو جو دوزخ
سے آزاد ہے پس ابوبکرؓ کو دیکھے روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلی وابن سعد اور حاکم نے
اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابوبکرؓ پاس حضرت کے آئے فرمایا آپ نے أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ
مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا یعنی تو ہی ابوبکرؓ آزاد کردہ خدا ہے دوزخ سے پس اوسدن سے
آپکا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث ترمذی میں ہے مراد نام سے اس جگہ لقب ہے تمام علما کا اس پر
اتفاق ہے لیکن ایک جماعت علما کا قول ہے کہ آپکو عتیق بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن جمال
کے فرمایا ہے یا اس لیے فرمایا کہ آپ کے نسب میں کوئی شئی عیب کی نہ تھی دوسرا نام آپ کا
صدیق ہے یعنی بہت سچا یہ نام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ قسم کھاکر کہتے تھے کہ اللہ نے ابوبکرؓ کا نام صدیق آسمان سے اوتارا ہے اسلیے
کہ انھوں نے خبر معراج کی تصدیق کی تھی بعض علما نے کہا وہ ہر حال میں راست گو تھے
کبھی کوئی بات اونسے جھوٹ صادر نہیں ہوئی اسلیے صدیق ٹھہرے پیدایش آپ کی مکہ مکرمہ
میں دو سال چار ماہ کچھ دن بعد قصہ فیل کے ہوئی رسول اللہ سے دو برس چار ماہ کچھ دن
چھوٹے تھے جب اسلام لائے عمر آپ کی سینتیس سال کی تھی یا اڑتیس کی اور بعد اسلام
لانے کے چھبیس برس زندہ رہے مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی مسلمان ہوئے

علیہ وآلہ وسلم نے خاص کیا ابوبکرؓ کو واسطے اپنی رفاقت کے اور یقینی جان لیا کہ ابوبکرؓ میرا دوست سچا ہی ہرگز رفاقت مین قصور نکریگا اور ایسا ہی وقوع مین آیا ظاہر ہی کہ ادنیٰ درجہ کا آدمی جسکو کچھ بھی عقل ہوتی ہی اپنے دوست دشمن کو پہچانتا ہی اور ایسے وقت مین سوائے رفیق شفیق کے دوسرے کو محرم راز نہین بناتا ہی کیا گمان کرتے ہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کو کہ کل سو حصہ عقل کے روز ازل مین ہوے ایک حصہ تمام بنی آدم کو اور ننانوے حصے حضرت کو ملے **مرتبہ دوم** تمام صحابہؓ مدینہ کو ہجرت کر گئے مگر ابوبکرؓ کو حضرتؐ نے نہ جانے دیا اور رکھ لیا واسطے اپنے خیرخواہی کے اور اس فضیلت مین حضرت علیؓ بھی شریک ہین **مرتبہ سوم** حضرتؐ نے اپنی جان کے ساتھ انکو شریک کیا یعنی فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہی **مرتبہ چہارم** حضرتؐ نے فرمایا غم نہ کھا یہ نہی مطلق ہی دوام کو معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ کو حضرتؐ نے بےغم کر دیا ہمیشہ کے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور ترجمہ اس آیت کا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ صاحب تفسیر کبیر نے یہ لکھا ہی کہ اوتاری اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین ابوبکرؓ پر اور وجہ اسکی یہ لکھی کہ غم اور صدمہ حضرتؐ کی جانکا صدیقؓ کو تھا نہ حضرت کو صدیق کا بدینوجہ کہ حضرتؐ کا قلب تو مطمئن تھا اسواسطے کہ وعدۂ الٰہی فتح کا تھا اسلیے راجع کرنا ضمیر علیہ کا صدیقؓ کی طرف چاہیے اور انکا ذکر بھی اوپر کی آیت مین قریب اسکے ہی دوسری وجہ یہ لکھی ہی کہ اگر حضرتؐ کو خود خوف ہوتا تو خوف والا خوف والے کو کیا تسلی دیگا ختم ہوا کلام صاحب تفسیر کبیر کا مروی ہی کہ جب ابوبکرؓ حضرتؐ کے ہمراہ غار کی طرف متوجہ ہوے تو کبھی آگے اور کبھی پیچھے اور کبھی داہنے اور کبھی بائین حضرتؐ کے چلتے تھے آپ نے فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو عرض کیا مین جاسوس کے خیال سے آگے چلتا ہون اور خوف طلب سے پیچھے ہو جاتا ہون اور حفظ طریق کے لیے یمین وشمال چلتا ہون فرمایا لَا بَاْسَ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی نہین ڈر ہی اوپر تیرے ای ابوبکرؓ اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر

غار مین جانا ابوبکر صدیقؓ کا

جب در غار پر پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اندر اوسکے داخل ہون ابوبکرؓ
نے عرض کیا آپکو قسم ہے اوس خدا کی جسنے نبی برحق آپکو کیا ہے کہ اس غار مین ابھی نجائیے پہلے
مین جاکر دیکھ لون پھر غار مین گھسکر تاریکی شب مین اپنے ہاتھ سے غار کو صاف کیا اس
ڈر سے کہ مبادا کوئی شئے حضرتؐ کو ایذا دے اوس غار مین چند سوراخ نظر پڑے اپنا کپڑا
پھاڑکر سوراخون کو بند کیا مگر ایک سوراخ باقی رہگیا اور کپڑا ختم ہوگیا تصور کیا اوسکو اپنی ایڑی
سے بند کردونگا بعدہ باہر آکر آپ کو لے گئے حضرتؐ کو اوسوقت نیند کا غلبہ ہوا صدیقؓ کے زانو پر سر
رکھکر آرام فرمایا اور صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اوس سوراخ پر جمائی اور اوسکو اپنے
عقب سے بند کیا اوسکے اندر کے سانپ کاٹنے لگے جسکی تکلیف سے آپ کے آنسو نکل پڑے لیکن
کمال مردانگی کی اور حضرتؐ کو نہ جگایا یہانتک کہ آپ کے آنسو حضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے فرمایا
کیا ہے عرض کیا مجھے سانپ نے کاٹا ہے حضرتؐ نے مقام زخم پر لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً
اثر زہر جاتا رہا وقت صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پارچہ کی کیفیت دریافت فرمائی
ابوبکرؓ نے عرض کی کہ سوراخون کو بند کیا ہے آپؐ ایسی شفقت ابوبکرؓ کی ملاحظہ فرماکر آپ نے
دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَابَکْرٍ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی اے اللہ ابوبکرؓ کو میرے ساتھ میرے
درجے مین درمیان جنت کے کردے جناب باری سے ندا ہوئی کہ تمھاری دعا مستجاب ہے
مروی ہے کہ جسوقت صدیق رضی اللہ عنہ نے قافہ کو مع چند جوانان قریش مسلح کے در غار پر
دیکھا سخت غمگین ہوے اور عرض کیا اگر مین مارا گیا تو مین ایک آدمی ہون اور اگر آپ اے رسول خدا
مارے گئے تو امت ہلاک ہوجائیگی آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم نکر ہمارے ساتھ
اللہ ہے پس اللہ نے اونپر تسکین اوتاری مراد سکینہ سے وہ امن ہے جس سے دل ساکن ہوجاوے
مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ رسول اللہؐ اور صدیقؓ تین رات غار مین رہے اور عبد اللہ بن ابی بکرؓ
تمام دن قریش کے ساتھ رہتے اور اونکے تمام مکر وحیلہ کی خبر رات کو غار مین جاکر دیتے اور
کھانا لیجاتے اور وہین رات بسر کرتے عامر بن فہیرہ غلام ابوبکرؓ کا جو بکریان چرایا کرتا تھا رات کو

دودھ بکریونکا حضرتؐ کے واسطے غار مین پہونچایا کرتا تیسرے دن عبداللہ بن اُریقط بوقت
شب حسب وعدہ دو اونٹنیان لیکر غار پر حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس اونٹنی پر
جسکا نام جدعا تھا سوار ہوے اور پیچھے صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو بٹھایا اور دوسری
اونٹنی پر عبداللہ اور عامر کو بٹھایا اور جانب مدینہ روانہ ہوے ایک رات دن برابر چلے دوسرے
دن وقت تمازت آفتاب ایک مقام پر آپ ٹھہرے حضرت صدیقؓ نے ایک درخت سایہ دار
کے نیچے زمین کو صاف کرکے اپنا پوستین بچھادیا حضرتؐ نے اوسپر استراحت فرمائی وہان
ایک شخص بکریان چراتا ہوا نظر پڑا حضرت صدیقؓ نے ایک پیالہ دودھ کا اوس سے لیا اور تھوڑا
پانی ملاکر ٹھنڈا کیا جب رسول اللہ بیدار ہوے آپکو پلادیا بعد ازان وہان سے کوچ کیا اور
تیسری منزل مین اُم معبد کے گھر اوترے وہ ایک عورت ضعیفہ مسافر نواز تھین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے گوشت اور کھجور اور دودھ طلب فرمایا اونھون نے
عرض کیا کہ اِس سال بسبب قحط کے ہمارا حال بہت ابتر ہی ورنہ آپکی مہمانی ضرور کرتے حضرتؐ
نے اونکے یہان ایک بکری دیکھی نہایت لاغر فرمایا ای ام معبد یہ بکری کیسی ہی عرض کیا
کہ بسبب لاغری کے دوسری بکریون کے ساتھ جنگل کو نہ جاسکی فرمایا دودھ دیتی ہی عرض
کیا دودھ کا نام بھی نہین ہی فرمایا اگر تو اذن دے تو مین اوسکو دوہون عرض کیا میرے
مان باپ آپ پر قربان ہون اگر دودھ ہو شوق سے دودھ لیجیے حضرتؐ نے اپنا دست
مبارک اوسکے تھنون پر رکھا اور دعا مانگی ای اللہ برکت دے ام معبد کو اوسکی بکری مین
کیا تھا اسقدر دودھ ہوا کہ بکری کی ٹانگین دودھ کے زور سے کانپنے لگین پھر ام معبد سے
ایک تھلیا لیکر دودھ دوہا وہ بھر گئی اول آپ نے اوس گھر والون کو پلایا پھر حضرت صدیقؓ
کو اور اونکے غلام اور نوکر کو پھر خود نوش فرمایا پھر دوسری بار دوہا اور سب نے پیا اور گھر کے
سب برتن اوس دودھ سے پُر ہوگئے لکھا ہی کہ وہ بکری اٹھارہ برس زندہ رہی اور حضرت
عمرؓ کے زمانہ مین جب قحط شدید ہوا اور کہین نام کو دودھ نملتا تھا تو صبح و شام اوس

بکریکا وہ لوگ پیا کرتے تھے پھر آپ نے وہاں سے بھی کوچ فرمایا بعد آپ کی تشریف لیجانیکے ام معبد کے خاوند گھر میں آئے اور یہ خیر و برکت دیکھکر حیران ہوئے ام معبد نے سارا قصہ بیان کیا اونھوں نے کہا معلوم ہوا کہ وہی سردار قریش تھے جنکے قریش دشمن ہیں فی الفور دونوں میاں بی بی نے مدینہ کو ہجرت کی اور آکر مسلمان ہوگئے چونکہ ہمکو اس جگہ بیان کرنا صرف فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ مقصود ہے بدینوجہ قصہ ہجرت کو اختصار کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ترجمہ قسم ہے رات کی جب اندھیری ہو جاوے اور دن کی جب روشن ہوا اور اوس ذات کی قسم جسنے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو تحقیق کوشش تمہاری البتہ مختلف ہے **ف** بعض مفسرینؒ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت حق میں ابوبکر صدیقؓ اور ابوسفیان بن حرب کے اوتری ہے اور امام رازیؒ نے فرمایا یہ سورت ابوبکر صدیقؓ اور امیہ بن خلف کے حال میں نازل ہوئی آپ کی سخاوت اور اوسکے بخل کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ترجمہ اور البتہ بچایا جاویگا نار جہنم سے بڑا متقی جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہونے کو اور کسی شخص کا اوسکے اوپر کچھ احسان نہیں ہے کہ بدلا دیا جاویگا مگر واسطے طلب رضامندی پروردگار بلند اپنے کے اور البتہ جلد راضی ہوجاویگا وہ **ف** امام بغویؒ نے فرمایا یہ آیت آخر سورہ تک حق میں ابوبکرؓ کے ہے بالاتفاق ابن جوزیؒ نے فرمایا اجماع ہوا ہے کہ یہ آیت حق میں صدیق اکبرؓ کے اوتری ہے حضرت صدیقؓ نے بہت کچھ درہم و دینار صرف رضاے رب کریم کے لیے صرف کیے کسی شخص کا کچھ احسان اونپر نہ تھا جسکے بدلے کی احتیاج اونکو ہوتی بلکہ اونہیں کا فضل و احسان سارے سادات اور اشراف قبائل پر تھا اسیوجہ سے عروہ بن مسعود سردار ثقیف نے بروز صلح حدیبیہ آپ سے کہا أَمَا وَاللهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِندِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ خدا کی قسم ہے کہ اگر تمہارا احسان مجھپر نہوتا جسکا میں نے بدلا نہیں دیا ہے تو میں تمہاری بات کا

جواب دیتا حالانکہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ سے گفتگوی سخت کی تھی پس جبکہ ابو بکر
صدیق رضی کا برتاؤ سرداران عرب کے ساتھہ ایسا تھا تو پھر اوروں کے ساتھہ کا کیا ذکر ہی لہذا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ولسوف یرضی کہ ابو بکر کی نیکیونکا ہم ایسا بدلا دینگے کہ وہ ہمسے راضی ہو جاویگا سبحان اللہ
کیا مرتبہ ہی آپکا رب العزت کے نزدیک **حدیث** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَیْ فُلْ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ
تَكُوْنَ مِنْهُمْ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ
مین کوئی جوڑا کسی چیز کا دیڈالا بدلا اوسکا بروز قیامت یہ ہی کہ بلا وینگے اوسکو جنت کے چوکیدار
سب چوکیدار اوسکے کہینگے ای فلان شخص ادھر آ ابو بکر رضی نے عرض کیا ای رسول خدا اس شخص کو
تو کسیطرحکا نقصان نہین ہی فرمایا کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو اونھین لوگون مین ہی جو کہ سب ابواب
جنت سے پکارے جائینگے ہر در کا خازن کہیگا کہ ادھر آؤ ادھر آؤ **ع** باغ مین گل کھلے
جاتے ہین کہ وہ آتے ہین ہوا اونگلیان سر اوٹھاتے ہین کہ وہ آتے ہین + اور یہ آیہ کریمہ
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ
قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
ترجمہ کیا جو شخص کہ بندگی مین مصروف ہی رات کے وقت سجدے کرتا ہی اور قیام کرتا ہی
ڈرتا ہی آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی تو کہ کیا برابر ہین سمجھ والے اور
بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ابو بکر
صدیق رضی کی شان مین نازل ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہین ابو بکر رضی کبھی اپنی قسم نہ توڑتے
تھے یہانتک کہ آیہ کفارہ یمین نازل ہوئی اور آپکے حق مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْ
جَاۗءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ **ترجمہ** اور وہ شخص کہ آیا ساتھ حق کے
اور تصدیق کی ساتھ اوسکے وہی لوگ پرہیزگار ہین **ف** حق بات لانے والے رسول اللہ

اور تصدیق کرنے والے سب سے اول حضرت ابو بکرؓ ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
ترجمہ اور مشورت کرو ان سے کام مین ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت حق مین ابو بکرؓ و عمرؓ کے اوتری
ہی حضرتؐ نے ابو بکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر مجتمع ہوگے تم دونو کسی مشورہ پر تو مین مخالفت نکرونگا
تمھاری روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ترجمہ اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے سامنے رب
اپنے کے دو باغ ہین شوذب نے کہا ہی یہ آیت حق مین ابو بکر صدیقؓ کے نازل ہوئی ہی
اور فرمایا اللہ تعالی نے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت دربارہ
ابو بکرؓ و عمرؓ نازل ہوئی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ
دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ترجمہ اے ایمان والو جو شخص پھر
جاویگا تم مین کا اپنے دین سے پس شتاب لاویگا اللہ اوس قوم کو کہ دوست رکھتا ہی
اونکو اور دوست رکھتے ہین وہ اللہ کو حسن بصریؒ نے فرمایا هُوَ وَاللّٰهِ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ لَمَّا
ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ جَاهَدَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى رَدَّهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ یعنی وہ
قوم جسکی صفت کی اللہ تعالی نے قسم ہی اللہ کی وہ ابو بکرؓ ہین اور اصحاب اونکے جسوقت
عرب مرتد ہو گئے جہاد کیا اوپر ابو بکرؓ اور اونکے اصحاب نے یہانتک کہ اونکو اسلام
کیطرف پھیر لائے تفسیر فتح البیان مین ہی مراد اوس قوم سے جنکے لانیکا وعدہ اللہ تعالی نے
کیا تھا ابو بکرؓ ہین مع جیش صحابہ و تابعین کے جنکو وہ اپنے ہمراہ لیکر اہل ردت سے لڑے
پھر وہ لوگ ہین جو بعد اونکے گئے اور جمیع ازمنہ مین مرتدین سے لڑے بعض صحابہؓ نے
فرمایا ہی بعد انبیا کے کوئی افضل تر ابو بکرؓ سے پیدا نہوا قتال اہل ردت مین قائم مقام ایک
نبی کے انبیا مین سے جسوقت ابو بکرؓ نے مرتدین سے لڑنے کا ارادہ کیا تو بعض صحابہ کو مکروہ
معلوم ہوا بعض نے کہا وہ اہل قبلہ ہین ابو بکرؓ نے اپنی تلوار لی اور اکیلے نکلے آخر لوگون سے
کچھ نبنا بجز اسکے کہ اونکے ہمراہ ہو جاوین اور فرمایا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ

وَمَلَائِکَتُهٗ ترجمہ وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تمپر اور اوسکے فرشتے مجاہدؒ نے کہا یہ آیت حق مین
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا ترجمہ اور وصیت
کی ہمنے انسان کو ساتھ والدین اوسکے کے احسان کی ابن عباسؓ نے فرمایا نزول اس
آیت کا ابوبکرؓ کے حق مین ہی اور فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ الخ ترجمہ اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہی اللہ نے
جسوقت نکالا اوسکو کافرون نے دو جان سے ابن عیینہؒ سے مروی ہی اللہ تعالیٰ نے
سب مسلمانون پر عتاب کیا دربارۂ رسول خدا مگر ابوبکرؓ اس عتاب سے خارج رہے

فصل سوم اون احادیث مین جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
مین ہین امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے جبیرؓ بن مطعم سے روایت کیا ہی کہ ایک عورت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی جب وہ رخصت ہونے لگی آپ نے فرمایا کہ پھر بھی
میرے پاس آنا اوسنے عرض کیا اگر مین آؤن اور آپکو نہ پاؤن گویا وہ کہتی تھی کہ شاید آپکا
انتقال ہو جاوے فرمایا اگر تو مجکو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا **حدیث** انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہین مجکو بنو مصطلق نے پاس حضرت کے بھیجا یہ دریافت کرنے کو کہ ہم بعد آپ کے
کسکو صدقہ دین مین نے آکر پوچھا فرمایا کہ ابوبکرؓ کے پاس صدقہ بھیجنا **حدیث**
ابن عباسؓ کہتے ہین ایک عورت پاس حضرت کے آئی کچھ مانگتی تھی فرمایا پھر آنا اوسنے کہا اگر مین آؤن اور
آپکو نہ پاؤن اشارہ موت کا کرتی تھی فرمایا اگر تو آئے اور مجکو نہ پاوے تو پاس ابوبکرؓ کے جانا کہ بعد میرے وہی
خلیفہ ہی **حدیث** حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ حضرت نے مرض موت مین فرمایا ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو
بلا لے مین ایک کتاب لکھدون مجھے ڈر ہی کہ کہین کوئی تمنی تمنا کرے اور کوئی قائل کہے کہ مین اولیٰ تر ہون
اور اللہ اور مومنین نمانین مگر ابوبکرؓ کو **ف** یہ حدیث اور احادیث مذکورہ بالا دلیل
خلافت ابوبکر صدیقؓ پر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور نیز اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو صدیق اکبرؓ کی خلافت بدل منظور تھی

اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت
کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکرؓ کے کیسکی خلافت اللہ تعالیٰ کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے
صدیقؓ کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اسی سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرتؐ نے ضرور نہ جانا اس
حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبرؓ کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث
ایک معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آیندہ کی خبر جیسی آپنے دی تھی ویسی ہی ہوئی یعنی حضرت ابوبکر
صدیقؓ کی خلافت کو بالہام غیبی تمام صحابہ اور مومنین نے بالاجماع پسند اور منظور کیا اور کسی نے مطلق انکار نہین کیا **حدیث** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع نہ دیا مجکو کسیکے مال نے جتنا نفع دیا
ابوبکرؓ کے مال نے ابوبکرؓ نے روکر عرض کیا نہین مین اور مال میرا مگر واسطے آپ کے یا رسول اللہ روایت کیا اس
حدیث کو امام احمد نے ع از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ۔ **حدیث** فرمایا آپ نے کسیکا
مجپر احسان نہین لیکن مین نے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابوبکرؓ کہ اونکا احسان مجپر ہے اوسکا بدلا اللہ تعالیٰ
دن قیامت کے کریگا روایت کیا اس حدیث کو امام ترمذی نے **حدیث** حضرت عائشہؓ اور عروہؓ
بن زبیرؓ فرماتے ہین جس دن ابوبکرؓ اسلام لائے اونکے پاس چالیس ہزار دینار یا درہم تھے سب حضرتؐ پر
نثار کر دیے اس حدیث کو ابن عساکرؒ نے بیان کیا **حدیث** ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا مین ابو قحافہ
اپنے والد کو حضرتؐ کے پاس لایا آپ نے فرمایا تو نے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ مین خود پاس اوسکے آتا عرض
کیا وہ احق ہے کہ پاس آپ کے آئے فرمایا اَنَا نَحْفَظُہٗ لِاَیَادِیْ اِبْنِہٖ عِنْدَنَا یعنی ہمکو انکا حفظ
رتبہ چاہیے اسلیے کہ انکے فرزند یعنی ابوبکرؓ کے احسانات ہمپر ہین اس حدیث کو بزار نے روایت
کیا **حدیث** اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ
وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْا لِیْ صَاحِبِیْ **ترجمہ** حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک مجکو اللہ نے تمھاری طرف
بھیجا پیغمبر کرکے سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکرؓ نے کہا کہ سچا ہے اور اوسنے میرے ساتھ اپنی
جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی
کسیطرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ **ف** بخاری مین ابودرداؓ سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکرؓ

صدیق اور عمر فاروق میں کچھ رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی ہی مین اوپر غصے ہوا پھر شرمندہ ہوا اور قصور معاف کرایا لیکن اونھون نے معاف نہ کیا لہذا مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتا کر صدیق اکبر کے گھر گئے اور معافی چاہی وہان سنا کہ وہ حضرت کے پاس گئے ہین جب عمر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپ کے روے مبارک پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈر گئے اور گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری ہی طرف سے ہوئی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا دوسرے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا حدیث

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ

ترجمہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجپر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست جانی ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو بناتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان مین ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے **ف** یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ابوسعید کی روایت سے ہی مسجد کے صحن سے ملے ہوے صحابہ کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب کے دروازے بند کروا دیے مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے جناب ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت اور خلافت ثابت ہی حدیث

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنّٰى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ کسیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن

پاس بھیجوں اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کروں مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہیں یا آرزو
کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر مین نے خیال کیا کہ ابی بکرؓ کے سوائے خدا کسیکی خلافت
نمانے گا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین
ف روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت عائشہؓ سے اور اسی مضمون کی
حدیث امام مسلم کی روایت سے اوپر گذر چکی ان دونو حدیثون سے فضیلت اور خلافت
حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ثابت ہی **حدیث** عَلٰی رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُوا أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَهُ
لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ **ترجمہ** حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید
رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے ہجرت
کے قبل فرمایا تھا **ف** روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب اصحاب مدینے کو ہجرت کر گئے صدیق اکبرؓ نے بھی اجازت مانگی تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اوس وقت سے صدیق اکبرؓ آپکی ہمراہی کے منتظر رہے جب حضرتؐ کو جناب باری سے
اجازت ہوئی تو آپ کے ہمراہ مدینہ منورہ مین آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبرؓ کی
ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنی رفاقت کیواسطے سوائے آپکے دوسرے کو نہین پسند کیا **حدیث** بخاری اور مسلم نے
عمرو بن العاصؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا مجکو طرف لشکر ذات السلاسل کے
پھر جب مین آپکے پاس آیا تو عرض کی مین نے کون آدمی آپکو بہت محبوب ہی فرمایا عائشہؓ عرض کی مردون مین سے فرمایا باپ اوسکا
عرض کی بعد اوسکے کون فرمایا عمرؓ **حدیث** امام بخاری نے روایت کی محمد بن حنفیہ سے کہ پوچھا مین نے اپنے باپ
حضرت علیؓ سے کہ کونسا آدمی بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ابوبکرؓ
مین نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ پھر ڈرا مین کہ آپ کہدینگے عمرؓ کے بعد عثمانؓ بہتر ہین تو کہا مین نے
بعد عمرؓ کے آپ بہتر ہین فرمایا مین تو ایک مرد مسلمان ہون **حدیث** ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
رفعا کہا ہی کہ میرے نزدیک کوئی ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے اعظم تر نہین ہی اوسنے اپنی
جان اور مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی مجکو بیاہ دی **حدیث** رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور میرا ہاتھ پکڑکر مجکو وہ دروازہ جنت کا دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول خداؐ مین چاہتاہون کہ مین بھی آپ کے ہمراہ ہوتا یہانتک کہ نظر کرتا فرمایا اے ابوبکرؓ تو سب سے اول داخل جنت ہوگا میری امت مین سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے **حدیث** ابوالدرداؓ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو دیکھا کہ مین آگے ابوبکرؓ کے چلا جاتا تھا مجھسے فرمایا اے ابوالدرداؓ کیا تو آگے ایسے شخص کے چلتاہے جو تجھسے بہتر ہے دنیا و آخرت مین نہین نکلا سورج اور نہین ڈوبا بعد نبیینؑ و مرسلینؑ کے افضل تر پر ابوبکر سے **حدیث** حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا کہ وفات نکی حضرت نے یہانتک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد رسول خدا کے ابوبکرؓ ہین اور نہین وفات کی حضرت نے یہانتک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد ابوبکرؓ کے عمرؓ ہین اور دوسرا طریق اسی حدیث کا ابن ماجہ مین یون ہے کہ ہم پاس حضرتؐ کے تھے اتنے مین ابوبکرؓ و عمرؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَلَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ یعنی یہ دو سردار ہین بوڑھون جنت کے اگلون اور پچھلون سے سوائے انبیا اور مرسلین کے اور نہ خبر دے اون دونون کو اے علیؓ مین نے اونکو خبر نکی یہانتک کہ وہ انتقال کر گئے **حدیث** ابن عباسؓ نے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ میرا صاحب اور مونس ہے غار مین اور ابن عمرؓ کی روایت کے الفاظ یہ ہین کہ حضرتؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا تو میرا صاحب ہے حوض پر اور میرا صاحب ہے غار مین یہ حدیث ترمذی مین ہے **حدیث** عامر بن عبداللہ بن الزبیر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ترجمہ اور اگر ہم اونپر حکم کرتے کہ ہلاک کرو اپنی جانون کو یا نکل جاؤ اپنے گھرونسے تو کوئی نکرتا مگر تھوڑے اونمین ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ اگر آپ حکم دین تو مین اپنی جان کو قتل کرون آپ نے فرمایا تو سچا ہے

حدیث انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابوبکرؓ
کی محبت اور شکر واجب ہی میری ساری امت پر **حدیث** حضرت عائشہؓ رفعاً کہتی ہیں حضرتؐ
نے فرمایا ہر شخص کا حساب لیا جاویگا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر عتیق ہی آسمان میں اور عتیق
ہی زمین میں روایت کیا اس حدیث کو دیلمی نے **حدیث** ترمذیؒ نے روایت کیا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بمنزلہ میرے سمع و بصر کے ہیں **حدیث** فرمایا
آپ نے ابوبکر افضل ہیں اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیقؓ نہوتے تو اسلام جاتا رہتا
اور فرمایا شان ابوبکرؓ کی شان شیر کی ہی صفا میں اور فرمایا شان ابوبکرؓ کے جیسے باران جہان گرے
نفع دے **حدیث** روایت کیا ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے
نہیں لایق کسی قوم کو کہ اونمین ابوبکرؓ ہوں اور امامت کرے اوس قوم کی دوسرا شخص
سوا ابوبکرؓ کے **حدیث** ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عمرؓ سے مروی ہی کہ حضرتؐ نے
ہمکو حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں پس آپ کا حکم بسبب مال ہونے کے میرے پاس موافق ہوا
میں نے خیال کیا آج میں ابوبکرؓ پر سبقت لیجاونگا اگر سابق ہونیوالا ہوں اور میں نصف
مال پاس حضرتؐ کے لایا فرمایا مَآ اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل کے لیے
میں نے عرض کیا نصف اسکا پھر ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے آپ نے فرمایا ای ابوبکر
مَآ اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ اونھوں نے عرض کیا اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ چھوڑا
میں نے واسطے اونکے اللہ اور اوسکے رسول کو اوسوقت میں نے کہا اب میں کسی شی
میں ابوبکر پر سبقت نکرسکونگا **حدیث** امام ترمذیؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول مجھی سے زمین شق ہوگی پھر ابوبکر پھر
عمرؓ سے بعد اسکے میں اہل بقیع کے پاس جاونگا اونکا حشر بھی میرے ہمراہ ہوگا پھر اہل مکہ کا
انتظار کرونگا یہانتک کہ محشور ہونگا میں درمیان اہل حرمین کے اس حدیث سے بزرگی حضرت
ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بعد حضرتؐ کے ثابت ہوئی **حدیث** رزین نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ

عنہ کے سامنے ابوبکر کا ذکر ہوا عمرؓ نے رو کر فرمایا میں چاہتا ہون کہ میرے تمام اعمال حسنہ
مثل اعمال یکدن اور ایک رات اونکے کے ہوتے پھر شب غار کا ذکر کیا اور اوس روز کا
کہ عرب مرتد ہوگئے تھے اور ابوبکرؓ نے جہاد کیا یعنی میرے تمام عمر کے اعمال بنایت ابوبکر کی
ایک شب جو ہمراہی رسول مین غار کے اندر گذری اور وہ دن جو بعد وفات آنحضرت کے مرتدین کے
جہاد مین گذرا برابر نہین ہو سکتے یعنی یہ کام ابوبکر کے اللہ کے نزدیک کمال درجہ
مقبولیت کو پہونچے **حدیث** ابوحاتم وابونعیم نے روایت کیا کہ سعید بن جبیر کہتے
ہین مین نے پاس حضرتؐ کے یہ آیت پڑھی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ترجمہ اے جان اطمینان والی رجوع ہو اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی اور وہ تجھسے
راضی **ف** وقت قبض ارواح مومنین کاملین یہ کلمات فرشتے کہتے ہین ابوبکرؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ اِنَّ هٰذَا لَحَسَنٌ اے رسول اللہ کے یہ کیا اچھی بات کہی جاتی
ہے آپ نے فرمایا اَمَا اِنَّ الْمَلَكَ سَيَقُولُهَا لَكَ عِنْدَ الْمَوْتِ ہان بیشک فرشتہ
کہیگا اس کلمہ کو تجھسے تیری موت کے وقت **حدیث** ابن ابی الدنیا سلیمان بن یسار سے
روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے عمدہ خصلتین تین سو ساٹھ ہین اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ
ارادہ خیر کا کرتا ہے تو کوئی خصلت منجملہ خصال مذکورہ کے اوسکو دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ جنت مین
جاتا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول خدا اَفِيَّ شَيْءٌ مِنْهَا کیا مجھمین کوئی خصلت اون مین سے
ہے آپ نے فرمایا نَعَمْ جَمِيْعًا مِنْ كُلٍّ ہان سب جمع ہین **حدیث** حضرت علیؓ نے کہا ہے
اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ
یعنی تمام آدمیون مین زیادہ اجر والے جمع کرنے قرآن مین ابوبکر ہین بیشک ابوبکر اول وہ
شخص ہین جسنے جمع کیا قرآن کو درمیان دو لوحون کے **حدیث** ابوہریرہؓ کہتے ہین ایک
آدمی بیل ہانکے لیے جاتا تھا جب تھک گیا تو اوسپر سوار ہوا بیل نے کلام کیا کہ مین اسلیے
نہین مخلوق ہوا ہون مجھے تو زمین کی حراثت کے لیے پیدا کیا ہے لوگون نے کہا سبحان اللہ

بیل کلام کرتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَاِنِّی اُومِنُ بِہٖ اَنَا وَ اَبُوبَکْرٍ
وَ عُمَرُ پس مین ایمان لاتا ہون ساتھ اوسکے اور ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ تعالے
عنہما اور یہ دونون صاحب وہان پر نہ تھے اسیطرح ایک آدمی بکریان چرا رہا تھا ناگاہ ایک گرگ نے
ایک بکری پکڑلی چرواہے نے اوس سے چھڑالی اوسوقت وہ بھیڑیا گویا ہوا اور کہا یوم السبع
یعنی روز قیامت کو کون اسکو چھڑاویگا جبکہ کوئی راعی اسکا سوا میرے نہوگا لوگون نے کہا
سبحان اللہ گرگ کلام کرتا ہی حضرتؐ نے فرمایا اُومِنُ بِہٖ اَنَا وَ اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ ایمان لاتا ہون مین
ساتھ اسکے اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور یہ دونون صاحب وہان نہ تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہی حدیث
علیؓ بن ابی طالب کہتے ہین مین نے حضرتؐ کو بارہا سنا کہ فرماتے تھے کُنْتُ وَ اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ
وَ فَعَلْتُ وَ اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ انْطَلَقْتُ وَ اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ وَ اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ خَرَجْتُ وَ
اَبُوبَکْرٍ وَ عُمَرُ یعنی تھا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا مین نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اور چلا مین اور
ابوبکرؓ اور عمرؓ اور داخل ہوا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یہ حدیث متفق علیہ ہی ف
سبحان اللہ کس درجہ کی قربت اور معیت تھی اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ بعد انتقال بھی وہی قربت حاصل
رہی اور قیامت کو بھی اسیطرح سے حشر ہوگا حدیث ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین داخل ہوتے کوئی شخص اپنا
سر نہ اوٹھاتا سوا ابوبکرؓ اور عمرؓ کے یہ دونون صاحب حضرتؐ کو دیکھکر مسکراتے اور حضرتؐ
انکو دیکھکر حدیث ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ایک روز
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مسجد مین آئے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی جانب یمین
اور جانب یسار تھے اور آپ دونون کے ہاتھ پکڑے ہوسے تھے اور فرمایا ھٰکَذَا نُبْعَثُ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اسیطرح اوٹھائے جاوینگے ہم قیامت کے دن حدیث ترمذی نے
ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کیواسطے دو
وزیر ہوتے ہین اہل آسمان سے اور دو اہل زمین سے سو میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ ہین اور اہل زمین سے ابوبکرؓ و عمرؓ ہین

حدیث ترمذی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک مرد اہل جنت سے تمھارے پاس آویگا اتنے مین ابوبکرؓ آئے پھر فرمایا کہ ایک مرد اہل جنت سے آئیگا اتنے مین عمرؓ آئے حدیث رزین نے روایت کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرتؐ کا سر مبارک میری گود مین تھا اور چاندنی رات تھی مین نے عرض کیا ای رسول اللہؐ کسیکی نیکیان مثل ستارون آسمان کے ہونگی آپ نے فرمایا ہان عمرؓ کی نیکیان اسقدر ہین مین نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی نیکیان کہ مرگئین فرمایا اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ تمام نیکیان عمرؓ کی ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہین حدیث ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے رفعًا روایت کیا اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ یعنی مین نہین جانتا ہون کسقدر حیات ہے میری درمیان تمھارے پس پیروی کرنا تم بعد میرے ابوبکرؓ و عمرؓ کی حدیث سعید ابن زیدؓ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ابوبکرؓ جنتی ہین عمرؓ جنتی ہین عثمانؓ جنتی ہین علیؓ جنتی ہین پھر بقیہ عشرہ مبشرہؓ کو بھی بشارت فرمائی اس حدیث سے قطعی جنتی ہونا صدیق اکبرؓ کا ثابت ہی ابن کثیرؒ نے فرمایا ہی کہ صدیقؓ تمام صحابہ مین بڑے عالم بڑے قاری بڑے حافظ حدیث تھے دوسرے صحابہ اکثر معاملات مین آپ کی طرف رجوع کرتے تھے اور منجملہ آپ کے خصائص کے یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک آپ سے جدا نہوے سفر مین نہ حضر مین مگر اوسوقت کہ حضرتؐ نے آپکو حج یا کسی غزوہ مین بھیجا اور جملہ مشاہد مین حاضر رہے حضرت علیؓ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین مجھسے اور ابوبکرؓ سے فرمایا تم مین ایک کے ہمراہ جبرئیلؑ اور دوسرے کے ساتھ میکائیلؑ ہین اور مروی ہی علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوبکر صدیقؓ کی بہت بڑی شجاعت جنگ بدر مین ظاہر ہوئی رسول اللہؐ کے پاس عریش مین تلوار نکالے ہوے کھڑے تھے اور آپ کی محافظت کرتے تھے پھر کہا حضرت علیؓ نے واللہ ایک ساعت ابوبکرؓ کی بہتر ہی ہزار ساعت سے مومن آل فرعون کی یعنی اوس سے مرتبہ مین بدرجہا بڑھے

ہوے ہین وہ ایک مرد تھا اوسنے اپنا ایمان چھپایا تھا یعنی وہ شخص جسکی تعریف اللہ تعالی
نے اپنے کلام مجید مین فرمائی ہی مومن تھا مگر فرعون کے خوف سے اپنے ایمان کا اخفا کرتا تھا
اور ایک مرد یہ ابوبکرؓ ہین کہ انھون نے اپنا ایمان ظاہر کیا تھا پھر اتنا روے حضرت علیؓ کہ آپکی
داڑھی آنسوون سے تر ہوگئی **حدیث** جسوقت عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر گردن
مبارک رسول اللہؐ مین ڈالکر کھینچی اور آپ حالت نماز مین تھے حضرت ابوبکرؓ نے اوسکو دفع کیا
اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ کیا قتل
کروگے تم ایسے شخص کو کہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی یعنی رسول اللہ کو اور لایا ہی تمہارے پاس دلایل
لیکر تمھارے رب کے پاس سے ابن دغنہ نے آپ کے مناقب مین کہا کہ ای ابوبکرؓ تو صلہ رحم کرتا ہی
اور وعدہ وفا کرتا ہی اور عمدہ کام تجہسے ظاہر ہوتے ہین اور لوگون کی مشکلات آسان کرتا
ہی اور مہمانون کی خدمت کرتا ہی اسلام مین بہت سی ثابت قدمیان آپ سے ظاہر ہوئین
جیسے ثابت رہنا خبر معراج کی تصدیقؐ پر مقابلہ کفار مین اور ہجرت کرنا ہمراہ حضرتؐ کے اہل و
عیال چھوڑکر اور ساتھ رہنا غار اور تمام راہ مین اور تکلم کرنا دن بدر اور جنگ حدیبیہ کے
وقت اشتباہ امر کے اور رونا اس حدیث پر اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
یعنی ایک بندے کو اختیار دیا اللہ تعالی نے دنیا مین رہنے کا یا آخرت قبول کرنیکا اس حدیث
مین اشارہ ہی انتقال سرور عالم کی طرف اور ثابت قدم رہنا دن وفات آنحضرتؐ کے اور قضیہ
بیعت مین اور اہتمام روانگی لشکر اسامہ بن زیدؓ کا اور قتل کرنا مرتدین کا جو بعد وفات
آنحضرتؐ دین سے پھر گئے تھے اور خلیفہ کرنا حضرت عمرؓ کو اپنے بعد اور جنگ احد اور حنین مین
ثابت قدم رہنا مناقب اور فضائل آپ کے لاتعد ولاتحصی ہین یہ مختصر کتاب گنجایش اونکی نہین
رکھتی ہی بدین لحاظ اسیقدر پہ کفایت کی اب تھوڑا سا حال آپکی خلافت کا بیان کیا جاتا ہی

فصل چہارم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے بیان مین

بعد انتقال جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام سقیفۂ بنی ساعدہ انصار مین جمع ہو انصار اور کہا

گروہ قلیل مہاجرین واسطے مشورہ امر بیعت کے جمع ہوے اور اونکے درمیان اختلاف واقع ہوا پس اونمین سے اکثر مہاجرین اور اقل انصار ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر مائل ہوے اور اکثر انصار سعد بن عبادہؓ کی بیعت کے خواہان ہوے اور اس مقدمہ مین درمیان انصار و مہاجرین کے بہت تقریرین ہوئین یہانتک کہ بعض انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک تم مین سے سعدؓ نے فرمایا یہ پہلا وہم درپیش ہوا ہے پھر ہر شخص اپنی اپنی کہنے لگا اور بہت شور اور غل اوٹھا اس درمیان مین ایک انصاری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس قضیہ سے خبردار کیا عمر فاروقؓ معًا ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور اوسوقت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین تھے آپکو اس فتنہ کی خبر دیکر سقیفۂ بنی ساعدہ مین لے گئے اور ابو عبیدہ بھی مع ایک جماعت کے آپ کے ساتھ روانہ ہوے ابوبکر صدیقؓ نے اوس جماعت مین داخل ہوکر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد مہاجرین کے فضائل بیان فرمائے اور اون کا افضل عرب ہونا بواسطۂ قرابت قریبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات فرمایا اور اس امر کو ظاہر کیا کہ سوائے قریشی کے دوسرا خلیفہ نہین ہوسکتا اور فرمایا اے انصار تم ہمارے بھائی اور دین کے شریک اور محبوب ترین مردم ہو اللہ تعالیٰ کے امر پر راضی ہو جاؤ اور اپنے بھائیون کی فضیلت پر حسد نکرو اوسوقت انصار نے آپ سے بھی اختلاف رائے شروع کیا یہانتک کہ بشیر بن منذر نے کھڑے ہوکر کہا کہ واللہ ہم کسیکی خلافت اپنے اوپر پسند نہین کرتے ہین ایک امیر ہمارے گروہ مین سے ہم پر ہو اور ایک تم مین سے تم پر صدیق اکبرؓ نے فرمایا ہرگز ایسا نہین ہوگا خلافت ہمارا ہی حق ہے یعنی قریش کا اور تم لوگ ہمارے وزیر ہوکر عمرؓ نے فرمایا کہ واللہ دو خلافتین کسیطرح نہین ہوسکتی ہین درمیان حضرت عمرؓ اور دیگر انصار کے گفتگوئے سخت ہونے لگی یہانتک کہ قریب تھا کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے مقاتلہ ہوجاتے ابوبکر صدیقؓ نے اس حال کو دیکھکر صحابہ کو حسن تدبیر سے تسکین دی اور فرمایا اے گروہ انصار تمکو قسم خدائے عزوجل کی کیا بیعت عقبہ مین آنحضرتؐ نے تم سے یہ شرط نہین لی تھی کہ امر خلافت و حکومت مین اوس شخص کے ساتھ جو حقدار اوسکا ہے جھگڑا نکرنا سبھون نے آپ کے کلام کی

تصدیق کی پھر آپ نے سعد بن عبادہؓ سے فرمایا کہ تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ خلافت کے والی قریش ہین اونھون نے کہا سچ ہی بعدہ زید بن ثابت انصاریؓ نے بھی آپ کے مثل کلام کیا اور کہا کہ مہاجرین کے سوا دوسرا خلیفہ نہین ہوسکتا پس اونھین کی بیعت کرواے انصار حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور ہاتھ عمرؓ اور ابو عبیدہ کا پکڑ کر کہا کہ مین ہر ایک کو ان دونون سے خلافت کے لائق جانتا ہون حضرت عمرؓ نے فرمایا نہین بلکہ مین آپکو اس امر کا احق سمجھتا ہون اور آپ کے فضائل مخصوصہ بیان کر کے ہاتھ بڑھا کر بیعت کی پھر ابو عبیدہؓ نے پھر تمام صحابہ موجودین مہاجرین اور انصار نے اوس و خزرج بیعت کی اور دوسرے روز بیعت عام بڑے زور شور سے ہوئی بعد ازان آپ نے خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ وُلِّيْتُ اَمْرَكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّ اَقْوَاكُمْ عِنْدِيْ الضَّعِيْفُ حَتّٰى اٰخُذَ بِهٖ بِحَقِّهٖ وَاِنَّ اَضْعَفَكُمْ عِنْدِيْ الْقَوِيُّ حَتّٰى اٰخُذَ مِنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ فَاِنْ اَحْسَنْتُ فَاَعِيْنُوْنِيْ وَاِنْ اَسَاْتُ فَقَوِّمُوْنِيْ انتہی ای لوگو مین تمہارا سردار بنایا گیا ہون تمہارے امور مین اور مین تمسے بہتر نہین ہون اور البتہ بہت قوی تمہارا میرے نزدیک ضعیف ہی اوسوقت تک کہ دلادون اوس سے حق دوسرے کا اور بیشک بہت کمزور تمہارا میرے اوپر زور آور ہی یہانتک کہ پہونچادون اوسکا حق اوسکو ای لوگو سوا ے اسکے نہین کہ مین متبع امر حق کا ہون اور مبتدع نہین ہون یعنی دین مین نئی بات ایجاد کرنے والا نہین ہون پس اگر کرون مین نیکی تو مدد کرو میری اور اگر برائی کرون تو قائم کرو مجکو معالم التنزیل مین ہی کہ جب خبر انتقال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہور ہوگئی عامۂ عرب دین سے پھر گئے مگر اہل مکہ و مدینہ و بحرین اور بعض نے زکوٰۃ دینا بند کردیا تو اوسوقت حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ قتال کیا دیگر اصحاب نے اسکو اچھا نجانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کس وجہ سے ان لوگون پر جہاد کیجیے گا حالانکہ حضرت صلعم نے فرمایا ہی اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

مین حکم کیا گیا ہون کہ لوگون سے جہاد کرون یہانتک کہ کہین وہ لا الٰہ الا اللہ پس جب وہ قائل ہوے اس کلمہ کے بچایا اونھون نے مجھسے خون اپنا اور مال اپنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا کیا حضرتؐ نے الا بحقہا کا لفظ نہین فرمایا ہی یعنی اوسکے حق ادا کرنے کے ساتھ سو منجملہ اس حق کے نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہی وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلٰی مَنْعِہٖ وَلَوْ خَذَلَنِی النَّاسُ کُلُّہُمْ لَجَاھَدْتُّہُمْ بِنَفْسِیْ یعنی قسم ہی اللہ کی اگر نہ دینگے وہ مجکو عقال کہ ادا کرتے تھے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے البتہ لڑونگا مین اونسے بسبب نہ دینے اوسکے کے اگرچہ ذلیل کرین مجکو سب آدمی البتہ جہاد کرونگا مین اونسے اپنی جان سے جب آپ نے یہ فرمایا تمام صحابہؓ متفق الراے آپ کے ہوگئے اور مرتدین پر جہاد کیا عادت شریف ابی بکر صدیقؓ کی تھی کہ جب کوئی مقدمہ آپ کے حضور مین آتا اول قرآن شریف سے فیصلہ فرماتے اگر اوسمین نہ ملتا تو حدیث شریف سے اور اگر اوسمین بھی پتہ نہ لگتا تو لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے دریافت کرتے اگر مقصود حاصل ہوتا تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْنَا مَنْ یَّحْفَظُ عَنْ نَّبِیِّنَا سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جسنے ہمارے درمیان ایسا شخص مقرر کیا ہی جو ہمارے نبی کے حالات یاد رکھتا ہی اور اگر مبادا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کا بتانے والا نہ ملتا تو اہل علم کو جمع کرتے اور مشورہ لیتے اور اتفاق راے پر فیصلہ فرما دیتے او خلیفہ ثانی حضرت عمر ابن الخطابؓ کا بھی اسی پر عمل درآمد تھا خلافت آپکی اگرچہ مدت قلیل تک رہی مگر فتوحات کثیرہ وقوع مین آئے

فصل پنجم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پند و نصایح کے بیان مین

امام شعرانیؒ نے طبقات مین ملفوظات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نقل کیے ہین لکھا ہی کہ جس کسیکو آپ وعظ کرتے فرماتے اے بھائی اگر تو میری وصیت کو یاد رکھے تو لازم ہی کہ کوئی غائب موت سے زیادہ تجکو محبوب نہو اور تجکو موت ضرور ہی آئیگی اور فرماتے تھے بندے کو جب زینت دنیا سے کچھ بھی غرور آجاتا ہی تو اللہ تعالیٰ اوسکو دشمن رکھتا ہی یہانتک کہ اوس زینت کو جدا کردے اور فرمایا اے گروہ مسلمانون کے شرماؤ اللہ سے جب مین قضاے حاجت کو جاتا ہون تو اپنے رب سے

تترما کر منھ پر کپڑا ڈال لیتا ہون اور روایت کیا حاکم نے معاذ بن جبلؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ ایک باغ مین
تشریف لے گئے وہان ایک دبسی درخت کے سایہ مین دیکھی آہ سرد کھینچکر فرمایا طوبیٰ لک
یا طیر تاکل من الشجر وتستظل بہ وتصیر الی غیر حساب یالیت ابابکر مثلک ترجمہ
خوشی ہو تجکو اے پرند اس بات کی کہ درختون کے پھلون کو تو کھاتا ہے اور اونکے سایہ مین بیٹھتا ہے
اور بازگشت تیری بلا حساب و کتاب کے ہے اے کاشکے ابوبکر مثل تیرے ہوتا اور فرماتے تھے
لیتنی کنت شجرۃ تعضد ثم تؤکل اے کاشکے مین ایک درخت ہوتا کہ کاٹا جاتا ہے پھر
کھایا جاتا ہے اور فرماتے لوددت انی شعرۃ فی جنب عبد مؤمن مجاہد البتہ دوست
رکھتا ہون مین کہ ہوتا مین ایک بال پہلوے مومن مجاہد کا اور اگر کبھی اونٹنی کی باگ آپ کے
ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بٹھا کر باگ کو اوٹھاتے لوگ عرض کرتے کہ ہم سے کیون
نہ حکم کیا فرماتے حضرتؐ نے مجکو حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرون اور
اگر دھوکے سے کوئی چیز شبہہ کی کھا جاتے تو بمجرد معلوم ہونے کے قے کرتے اور پیٹ سے
اوسکو نکال ڈالتے اور جب کوئی شخص آپ کی مدح کرتا تو فرماتے اے اللہ تو خوب جاننے والا
ہے میرے نفس کی حقیقت کو مجسے اور مین زیادہ جاننے والا ہون اپنے نفس کو تعریف کرنیوالون
سے اے اللہ کر دے مجکو بہتر اوس چیز سے کہ گمان کرتے ہین لوگ اور بخشدے میری وہ
خطائین جس سے یہ لوگ واقف نہین ہین اور نہ گرفت کر میری ساتھ اوس چیز کے کہ تعریف کیجاتی ہے
اور منبہات ابن حجر عسقلانی مین بھی آپ کے اقوال منقول ہین منجملہ اونکے چند لکھے
جاتے ہین فرمایا من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ جو شخص قبر مین
بغیر زاد راہ یعنی اعمال نیک کے داخل ہوا اوسکی مثال اوس شخص کی ہے جو دریا مین بے
کشتی کے چلا اور فرمایا ثلاث لا یدرک بثلث الغنی بالتمنی والشباب بالخضاب
والصحۃ بالادویۃ تین چیزین تین چیزون سے حاصل نہین ہوتین تونگری خواہش
کرنے سے اور جوانی خضاب سے اور شفا دواؤن سے اور فرمایا الظلمات خمس

وَالسِّرَاجُ لَهَا خَمْسٌ حُبُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ التَّقْوٰى وَالذَّنْبُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ التَّوْبَةُ وَالْقَبْرُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالْاٰخِرَةُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالصِّرَاطُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ الْيَقِيْنُ پانچ چیزیں تاریک ہیں اور روشنی اونکی پانچ چیزوں سے ہی دنیا کی محبت اندھیری ہے روشنی اوسکی پرہیزگاری ہے گناہ کرنا ظلمت ہے نور اوسکا توبہ ہے قبر ایک تاریکی ہے نور اوسکا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے اور قیامت کا دن اندھیرا ہے اوجالا اوسکا عمل نیک ہے اور پل صراط ظلمت ہے چراغ اوسکا یقین ہے اور فرمایا آپ نے اِنَّ[1] اِبْلِيْسَ قَائِمٌ اَمَامَكَ وَالنَّفْسُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَالْهَوٰى عَنْ يَّسَارِكَ وَالدُّنْيَا عَنْ خَلْفِكَ وَالْاَعْضَاءُ حَوْلَكَ وَالْجَبَّارُ فَوْقَكَ يَعْنِيْ بِالْقُدْرَةِ لَا بِالْمَكَانِ فَالْاِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَدْعُوْكَ اِلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ وَالنَّفْسُ تَدْعُوْكَ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْهَوٰى يَدْعُوْكَ اِلَى الشَّهْوَةِ وَالدُّنْيَا تَدْعُوْكَ اِلَى اخْتِيَارِهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَالْاَعْضَاءُ تَدْعُوْكَ اِلَى الذُّنُوْبِ وَالْجَبَّارُ يَدْعُوْكَ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ فَمَنْ اَجَابَ اِبْلِيْسَ ذَهَبَ عَنْهُ الدِّيْنُ وَمَنْ اَجَابَ النَّفْسَ ذَهَبَ عَنْهُ الرُّوْحُ وَمَنْ اَجَابَ الْهَوٰى ذَهَبَ عَنْهُ الْعَقْلُ وَمَنْ اَجَابَ الدُّنْيَا ذَهَبَ عَنْهُ الْاٰخِرَةُ وَمَنْ اَجَابَ الْاَعْضَاءَ ذَهَبَتْ عَنْهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَجَابَ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَهَبَتْ عَنْهُ السَّيِّئَاتُ وَنَالَ جَمِيْعَ الْخَيْرَاتِ بیشک شیطان تیرے سامنے کھڑا ہے اور نفس داہنی طرف اور خواہش نفسانی بائیں طرف اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا تیرے گرداگرد تیرے اور اللہ غفار جبار قہار تیرے اوپر اپنی قدرت سے نہ حیثیت مکانی سے پس ابلیس لعنت ہو اللہ کی اوسپر ترک دین کیطرف تجکو بلاتا ہے اور نفس خبیث تیرا گناہ کیجانب اور خواہش نفسانی شہوت کی طرف اور دنیا تجکو بلاتی ہے اسطرف کہ مجکو اختیار کرلے اور تمام اعضائے جسمانی تیرے گناہوں کی طرف اور اللہ تعالےٰ جبار قہار غفار تجکو جنت کی طرف بلاتا ہے پس جسنے ابلیس کی بات قبول

[1] منبہات ابن حجرؒ کے باب خمسہ میں مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کی اوسکا دین جاتا رہا اور جسنے نفس کا کہنا مانا روح اوسکی فنا ہوگئی یعنی لذات روحانی سے گئے اور جسنے خواہش نفس کو قبول کیا عقل اوسکی جاتی رہی اور جسنے دنیا کی پکار کو قبول کیا آخرت اوسکی تباہ ہوگئی اور جسنے اعضا کا کہنا مانا جنت اوس سے جاتی رہی اور جسنے اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی پکار کو سمع قبول سے سنا اور مانا تمام برائیان اوسکی دور ہوگئین اور جمیع بھلائیان اوسکے قریب ہوگئین اور ارشاد فرمایا اَلْبَخِیْلُ لَا یَخْلُوْ مِنْ اِحْدَی السَّبْعِ اِمَّا اَنْ یَّمُوْتَ فَیَرِثُہٗ مَنْ یُّبَذِّلُ مَالَہٗ وَیُنْفِقُہٗ اِلٰی غَیْرِ مَا اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوْ یُسَلِّطَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ سُلْطَانًا جَائِرًا فَیَاْخُذَہٗ مِنْہُ بَعْدَ تَذْلِیْلِ نَفْسِہٖ اَوْ یُھَیِّجُ لَہٗ شَھْوَۃً تُفْسِدُ عَلَیْہِ مَالَہٗ اَوْ یَبْدُوْ لَہٗ رَاْیٌ فِیْ بِنَاءٍ اَوْ عِمَارَۃٍ فِیْ اَرْضٍ خَرَابٍ فَیَذْھَبُ فِیْہِ مَالُہٗ اَوْ تُصِیْبُ لَہٗ نَکْبَۃٌ مِّنْ نَکَبَاتِ الدُّنْیَا مِنْ غَرَقٍ اَوْ حَرَقٍ اَوْ سَرِقَۃٍ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ اَوْ یُصِیْبُہٗ عِلَّۃٌ دَائِمَۃٌ فَیُنْفِقُ مَالَہٗ فِیْ مُدَاوَتِھَا اَوْ یَدْفِنُہٗ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنَ الْمَوَاضِعِ فَیَنْسَاہُ فَلَا یَجِدُہٗ بخیل آدمی ان سات حالتون سے کسی حالت مین ضرور گرفتار ہوتا ہی آیا یہ کہ بعد مرنے اوسکے ایسا شخص وارث ہو جو اوسکے مال کو خلاف مرضی اللہ تعالیٰ مین صرف کرڈالے یا یہ کہ اللہ تعالی کسی حاکم ظالم کو اوسکے اوپر مقرر کرے پس وہ اوسکو ذلیل کرکے اوسکا مال چھین لیوے یا یہ کہ اوسکی شہوت کو جوش مین لے آوے کہ برباد کردیوے اوسکا مال اوسکے اوپر یا یہ بات ہو کہ اوسکی راے مائل ہو بنانے عمارت کی طرف ویران زمین پر پس برباد ہو جاوے وہ مال اوسکا یا کوئی تکلیف دنیا کی تکلیفون سے مثل غرق ہوجانے یا آگ لگجانے یا چوری ہو جانے یا مثل اسکے اوسکو پہونچے یا دائم المرض ہو جاوے ہمیشہ سخت بیماریون مین گرفتار رہے پھر وہ مال علاج معالجہ مین خرچ کرڈالے یا اوس مال کو کسی جگہ گاڑ دیوے پھر بھول جاوے اور مروی ہی آپ سے ثَمَانِیَۃُ اَشْیَاءَ ھُنَّ زِیْنَۃٌ لِثَمَانِیَۃِ اَشْیَاءَ اَلْعَفَافُ زِیْنَۃُ الْفَقْرِ وَالشُّکْرُ زِیْنَۃُ النِّعْمَۃِ وَالصَّبْرُ زِیْنَۃُ الْبَلَاءِ وَالتَّوَاضُعُ زِیْنَۃُ الْحَسَبِ وَالْحِلْمُ زِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَالتَّذَلُّلُ زِیْنَۃُ

الْمُتَعَلِّمِ وَكَثْرَةُ الْبُكَاءِ زِينَةُ الْخَوْفِ وَتَرْكُ الْمِنَّةِ زِينَةُ الْإِحْسَانِ وَالْخُشُوعُ زِينَةُ الصَّلٰوةِ
آٹھ چیزین آٹھ چیزون کی زینت ہین پرہیزگاری فقر کی زینت ہی شکر کرنا نعمت کی زینت ہی صبر
کرنا مصیبت کی زینت ہی اور خاکساری کرنا بزرگی کے لیے زینت ہی اور بردباری علم کی زینت ہی
اور عاجزی وانکساری طالب علم کے واسطے زینت ہی اور بہت رونا اللہ تعالی کے خوف کے واسطے
زینت ہی اور احسان کی زینت نہ جتلانا احسان کا ہی اور گڑگڑانا نماز کی زینت ہی اور آپ سے روایت
ہی کہ فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَشْرَ خِصَالٍ إِلَّا وَقَدْ نَجَا مِنَ الْآفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا وَصَارَ
فِي دَرَجَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَنَالَ دَرَجَةَ الْمُتَّقِينَ أَوَّلُهَا صِدْقٌ دَائِمٌ مَعَهُ قَلْبٌ قَانِعٌ وَالثَّانِي
صَبْرٌ كَامِلٌ مَعَهُ شُكْرٌ دَائِمٌ وَالثَّالِثُ فَقْرٌ دَائِمٌ مَعَهُ زُهْدٌ حَاضِرٌ وَالرَّابِعُ فِكْرٌ دَائِمٌ مَعَهُ
بَطْنٌ جَائِعٌ وَالْخَامِسُ حُزْنٌ دَائِمٌ مَعَهُ خَوْفٌ مُتَّصِلٌ وَالسَّادِسُ جُهْدٌ دَائِمٌ مَعَهُ بَدَنٌ مُتَوَاضِعٌ
وَالسَّابِعُ رِفْقٌ دَائِمٌ مَعَهُ رَحْمٌ حَاضِرٌ وَالثَّامِنُ حُبٌّ دَائِمٌ مَعَ حَيَاءٍ حَاضِرٍ وَالتَّاسِعُ عِلْمٌ نَافِعٌ مَعَهُ
حِلْمٌ دَائِمٌ وَالْعَاشِرُ إِيمَانٌ دَائِمٌ مَعَهُ عَقْلٌ ثَابِتٌ جس بندے کو اللہ تعالی نے دس خصلتین
عنایت فرمائین تو نجات پا گیا وہ تمام آفتون اور مصیبتون سے اور پہونچ گیا خاصان خدا کے
درجے مین پہلی خصلت ہمیشہ سچ بولنا صبر دلی کے ساتھ دوسری خصلت پورا صبر کرنا شکر
دائمی کے ساتھ تیسری خصلت فقر دائم دنیا کی بے رغبتی کے ساتھ چوتھی خصلت اللہ تعالی
کی صفات مین ہمیشہ فکر کرنا خالی پیٹ کے ساتھ پانچوین خصلت ہمیشہ غمگین رہنا اللہ تعالی
کے خوف کے ساتھ چھٹی خصلت ہمیشہ کوشش کرنا فروتنی کے ساتھ ساتوین خصلت
ہمیشہ نرمی کرنا رحم کی موجودگی کے ساتھ آٹھوین خصلت ہمیشہ محبت کرنا حضوری شرم کے
ساتھ نوین خصلت علم نفع دینے والا بردباری کے ساتھ دسوین خصلت ایمان دائمی عقل مستقیم کے ساتھ

فصل ششم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات شریف کے بیان مین

مرض موت جناب صدیق مین ابن شہاب سے روایت ہی کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حارث
بن کلدہ ایک مرتبہ حریرہ تناول فرما رہے تھے اور یہ کہین سے ہدیۃً آیا تھا دفعتاً حارث نے

کہا ہی خلیفہ رسول اللہ اپنا ہاتھ اوٹھائیے واللہ اس حریرہ مین زہر ملا ہی اور مین ایسا خیال کرتا
ہون کہ میرا اور آپکا ایک ہی دن انتقال ہوگا آپ نے ہاتھ اوس حریرہ سے کھینچ لیا پھر آپ اور
حارثؓ ایک ہی دن علیل ہوے اور ایک ہی دن بعد ایک سال کے انتقال ہوا اور بعض روایت مین آیا
ہی کہ سبب مرض یہ ہوا کہ سردی کے دن مین غسل کیا تھا تپ آگئی تھی اور پندرہ روز بیمار رہے نماز
کو باہر نہ آسکتے تھے عمرؓ بن الخطاب امامت کرتے تھے اور بعض کا قول ہی کہ سبب موت زہر اوس
سانپ کا تھا جسنے غار مین کاٹا تھا ابن عمرؓ کا قول ہی کہ سبب وفات صدیقؓ غلیق مفارقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ روز انتقال سرور عالم سے دل ہی دل مین رنج کرتے تھے اور
اسی غم مین اونکا جسم گھلتا جاتا تھا یہانتک کہ وفات پائی ابن سعد سے روایت ہی کہ حالت مرض مین
لوگون نے عرض کیا کہ طبیب کو بلائین آپ نے فرمایا کہ طبیب نے مجکو ملاحظہ فرمالیا ہی عرض کیا
پھر اوسنے کیا حکم کیا فرمایا اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اوسنے یہی ارشاد فرمایا کہ مین کرتا ہون جو چاہتا
ہون جب بیماری آپ کی زیادہ ہوئی تو عبدالرحمنؓ بن عوف کو بلایا اور فرمایا کہ عمر بن الخطابؓ کے
بارہ مین تمھاری کیا راے ہی عرض کیا آپ کی راے میری راے سے بہتر ہی آپ نے فرمایا نہین
تم اپنی راے بیان کرو عرض کیا قسم اللہ کی آپ کی راے اونکے حق مین بہتر ہی یعنی خلافت کی
نسبت پھر بلایا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور اسیطرح اونسے دریافت فرمایا
اونھون کہا کہ اونکے حال سے آپکو زیادہ خبر ہی بہ نسبت میرے اور اللہ جانتا ہی اونکا باطن ظاہر
سے اچھا ہی اور اونکے مثل کوئی ہم مین نہین ہی یسار بن حمزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مین سواے عمرؓ کے اور کی خلافت پسند نہین کرتا ہون پھر آپ نے
اسید بن حضیر اور سعید بن زید سے دریافت فرمایا اسید نے عرض کیا کہ اللہ تعالی جانتا ہی اس بات کو
کہ عمرؓ آپ کے بعد بہتر ہین بعد اس مشورہ کے آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہ آخر وقت ہی ابوبکرؓ بن قحافہ کا دنیا سے اور وہ دنیا سے جانے والا ہی اور اول وقت ہی اوسکی
آخرت کا اور داخل ہونے والا ہی وہ آخرت مین کہ جہان ایمان لائینگے کافر اور یقین کرینگے فاجر اور

تصدیق کرینگے کاذب بیشک مین نے خلیفہ کیا اپنے بعد عمر بن الخطاب رضہ کو شوریٰ لیسے اکابر مسلمانون کے
پس سنو تم اے مسلمانون اوسکے قول کو اور اطاعت کرو تم اوسکی پس تحقیق نہین نے برائی
کی مین نے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور اوسکے دین سے اور اپنے نفس سے اگر وہ
عدل کریگا تو یہ گمان میرا ہی اور علم میرا ہی اوسکی ذات مین اور جو اوسنے خلاف اسکے کیا پس واسطے
ہر شخص کے ہی جو اوسنے کمایا اور مین نے اسمین خیر کا ارادہ کیا ہی اور غیب کی مجکو خبر نہین ہی وَسَیَعْلَمُ
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہی کہ جان لینگے ظالم کس کروٹ پلٹے کھا کے ملینگے
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعدہ اس خلافت نامہ پر مہر اپنی کر دی اور حکم کیا عثمان رضہ
کو کہ لیجاؤ اسکو اور سناؤ تمام مسلمانون کو حضرت عثمان رضہ لے گئے اور تمام لوگ اسکو سنکر راضی
اور خوش ہوے اور حضرت عمر رضہ سے بیعت کی پھر بلایا حضرت ابوبکر رضہ نے عمر رضہ کو اور وصیت کی پھر آپنے
دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا کی کہ خداوندا یہ کام جو مین نے کیا ہی صرف واسطے اصلاح حال مسلمانونکے
کہ خوف تھا مجکو فتنہ کا پس اپنے علم کے موافق مین نے ایسے شخص کو مقرر کیا ہی جو بہتر اور قوی
اونسے ہی اور بڑا حریص ہی نیکی پر اب یہ بندے تیرے ہین اور انکی پیشانی تیرے ہاتھ مین ہی اصلاح
کر تو امی اللہ انکی اور عمر رضہ کو خلفاے راشدین مین کر دے روایت ہی امام حسن بن علی رضی اللہ
عنہما سے کہ قریب وفات ابوبکر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا کہ یہ بکری جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور
یہ پیالہ اور چادر جو ہمارے مصرف مین تھا یہ بیت المال کا مال ہی جبتک مین نے مسلمانونکا
کام کیا اس سے فائدہ اوٹھایا اب بعد انتقال میرے اسکو عمر رضہ کے پاس بھیجدینا حضرت عائشہ رضہ
نے حسب وصیت حضرت عمر رضہ کے پاس بھیجدیا اونھون نے اس بات کو دیکھکر فرمایا رحم
کرے تمپر اللہ ای ابوبکر رضہ مشکل مین ڈالا تمنے اپنے بعد والونکو یعنی ایسا بڑا تقوی تمھارا دیکھکر ہمپر
مشکل ہوئی انتقال آپکا شب سہ شنبہ یا بروز جمعہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ سنہ ہجری کو ہوا ترسٹھ
سال کی عمر آپ کی تھی آخر کلام آپکا تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ تھا لطیفہ
یہ دعا اصل مین یوسف صدیق کی ہی قرآن شریف مین اسکا ذکر ہی یوسف صدیق عزیز مصر

اور ابوبکر صدیق خلیفہ مدینہ سے تھے مناسبت ما بینہما ظاہر ہے جس دن آپکا انتقال ہوا مدینہ شریف گریہ و
زاری سے گونج اوٹھا اور قوم دہشت مین آگئی جسطرح بروز وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہوا تھا اور وصیت کی تھی کہ غسل مجکو میری زوجہ اسماء بنت عمیس دین اور میرے جنازہ کو
دروازہ مقبرہ نبوی پر لیجانا اور دروازہ کھٹکھٹانا اگر دروازہ کھلجائے تو وہان دفن کر دینا جابر
رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم حسب وصیت دروازہ قبر شریف پر لیگئے اور عرض کیا کہ ابوبکر صدیق
ہین چاہتے ہین کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہون دروازہ کھل گیا اور ہم نہین جانتے
ہین کہ کس نے کھولدیا اور آواز آئی اُدْخِلُوْا اُدْفِنُوْہُ کَرَامَۃً داخل ہوا اور دفن کرو اوسکو بزرگی
کے ساتھ اور ایک روایت ہے کہ ندا ہوئی ضُمُّوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ملا دو حبیب کو حبیب
سے عمر بن الخطاب نے مسجد رسول خدا مین درمیان قبر و منبر کے نماز جنازہ پڑھی اور اوسی
سریر پر جنازہ رکھا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھا تھا یہ سریر ساج کی دو لکڑیون
سے بنا تھا اور چھال سے بنا ہوا تھا وہ میراث حضرت عائشہؓ مین آیا اور چار ہزار درہم کو معاویہ
رضی اللہ عنہ کے غلام نے اوسکو خرید کرکے مسلمانون کے واسطے وقف کر دیا کہتے ہین
کہ وہ مدینہ شریف مین ہی تھا قبر مین عمر و عثمان و طلحہ و عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہم نے
آپکو اوتارا اور دفن کیا حجرہ عائشہؓ مین پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سر آپکا قریب دوش آنحضرت کے رکھا

فصل ہشتم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد کے بیان مین

آپکے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیان تھین عبد اللہ بڑے صاحبزادے تھے انکی والدہ کا نام
قتیلہ یا قتلہ تھا قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھین عبد اللہ فتح مکہ و حنین و طائف مین ہمراہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے اور طائف مین زخمی ہوئے تھے پھر زمانہ خلافت
والد ماجد ماہ شوال سنہ ۱۱ھ مین وفات پائی اور بعد ظہر کے دفن ہوئے آپ ہی نے اونپر نماز پڑھی اور
اونکے بھائی عبد الرحمن و عمر و طلحہ و عبید اللہ نے قبر مین اوتارا دوسرے صاحبزادے عبد الرحمن
تھے کنیت مین انکی اختلاف ہے ابو عبد اللہ یا ابو محمد یا اور کچھ تھی انکی مان ام رومان بنت حارث

قبیلہ بنی فراس بن غنم بن کنانہ سے تھین اسلام لائین تھین اور ہجرت کی تھی اور یہ بدر اور احد
مین ہمراہ مشرکین کے گئے تھے بڑے بہادر اور جری تھے مسلمانون سے جنگ بدر مین مبارزہ طلب
کیا والد آپ کے ابو بکر صدیقؓ انکے مقابلہ مین نکلے حضرتؐ نے فرمایا مَتِّعْنِي بِنَفْسِكَ یعنی
فائدہ دے تو مجکو اپنے نفس سے پھر اللہ تعالی نے عبد الرحمن کو مسلمان کر دیا پہلے انکا نام
عبد الکعبہ تھا حضرتؐ نے عبد الرحمن رکھا اور ہمراہ خالد بن ولید کے جنگ یمامہ مین حاضر تھے اور سات
آدمی اکابر یمامہ سے قتل کیے انکا انتقال مکہ معظمہ مین ۵۳ھ ہجری مین ہوا مرویات انکی کتب
حدیث مین آٹھ حدیثین ہین اور انکی نسل باقی ہے تیسرے صاحبزادے محمد ہین کنیت انکی
ابو القاسم ہے مان انکی اسماء بنت عمیس قبیلہ خثعمیہ سے تھین پہلے شوہر انکے جعفر بن
ابی طالب تھے ۲۵ ذی قعدہ ۱۰ سنہ ہجری مین مقام ذی الحلیفہ مین پیدا ہوے بعد انتقال
حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت علیؓ نے اسماء سے نکاح کر لیا اور محمد بن ابی بکر کا نشو و نما
کنار مرتضویؓ مین ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین انکو والی مصر کر دیا تھا اور
عہد لکھدیا تھا یہی سبب ذی النورین کی شہادت کا ہوا اور حضرت علی نے انکو والی مصر
بجاے قیس بن سعد کے کر دیا تھا اور بمقابلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۳۸ سنہ مین مقتول ہوے
اور صاحبزادیوں مین آپکی پہلی صاحبزادی حضرت عائشہؓ ام المومنین ہین دوسری صاحبزادی اسماء
اور یہی سب مین بڑی تھین انکو ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی کہتے تھے بدین وجہ کہ انھون
نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر توشہ دان کے منہ کو جسمین زاد ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا باندھا
تھا اس قصہ کا ذکر حضرت عائشہؓ نے حدیث ہجرت مین کیا ہے اہل سیر نے انسے روایت
کی ہے کہ ہجرت کرنا حضرت کا ہم پر مخفی تھا اور چند آدمی قریش کے جنمین ابی جہل بھی تھا
ہمارے پاس آئے اور پوچھا تیرا باپ کہان ہے ہمنے کہا واللہ ہم نہین جانتی اسماء فرماتی ہین
کہ اوسنے مجھے ایک ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ گر گیا نکاح انکا مکہ معظمہ مین زبیر بن العوام
رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا اور چند اولاد بھی ہوئی تھین سو برس کی عمر کو پہنچ کر انتقال

ہوگیا تیسری صاحبزادی ام کلثوم تھین انکی مان ام حبیبہ بنت خارجہ بن یزید تھین شوہر انکے طلحہ بن
عبید اللہ تھے ختم ہوا ذکر آپکی اولاد کا **حکایت عجیبہ** شیخ عبد الغفار قوصی نے کتاب الوحید
مین لکھا ہی کہ ایک شخص اکابر علما سے میرے دوست تھے اونکے انتقال کے بعد مینے اونکو
خواب مین دیکھا اور دین اسلام سے سوال کیا وہ جواب مین رکے مین نے کہا کیا یہ دین حق
نہین ہی کہا ہان حق ہی پھر مین نے اونکے چہرے کی طرف نظر کی وہ سیاہ مثل زفت کے تھا
حالانکہ زندگی مین وہ ایک مرد سفید رو تھے مین نے کہا تمھارا چہرہ سیاہ کیون ہوگیا ہی
اگر دین اسلام حق ہی پست آواز سے کہا كُنْتُ اُقَدِّمُ بَعْضَ الصَّحَابَةِ عَلٰى بَعْضٍ بِالْهَوٰى وَ
الْعَصَبِيَّةِ مین بعض صحابہ کو بعض پر فضیلت دیتا تھا بسبب تعصب اور ہوائے نفس کے
شیخ کا مقولہ ہی کہ یہ عالم اوس شہر کا رہنے والا تھا جو منسوب برفض تھا انتہی قرینہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ یہ عالم علی مرتضیٰ کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ پر فضیلت دیتا تھا کیونکہ رافضیونکا یہی
عقیدہ ہی اب ختم کیا مین نے آپ کے ذکر کو اس حکایت خوفناک پر اللہ تعالیٰ جمیع اہل اسلام کو
تمامی صحابہؓ کی محبت نصیب کرے اور عداوت سے مثل شیعہ کے بچاوے آمین یارب العالمین

باب سوم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین

فصل اول حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور اسم مبارک و کنیت

کنیت آپکی ابو حفص نام عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن
قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کعب مین
مل گئے ہین کعب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہوتے ہین اسطور پر کہ انکے دو بیٹے
تھے ایک مرہ کہ وہ جد ہین حضرتؐ کے دوسرے عدی کہ وہ جد ہین عمر فاروق کے ماں آپکی
حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم تھین پیدائش آپ کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف سے تیرہ سال بعد ہی نام آپکا جاہلیت اور اسلام مین

یہی عمر ؓ ہا لیکن کنیت آپکی ابو حفص اور لقب فاروق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہی اور آپکے اسلام سے
چالیس کا عدد اہل اسلام کا پورا ہوا سنہ ہجری میں بعمر ۲۶ سال مسلمان ہوئے مسلمانوں کو کمال
خوشی حاصل ہوئی اور سب نے باہر نکلکر اظہار اسلام کیا اور اللہ تعالی نے آپکی وجہ سے حق کو باطل سے
جدا کردیا جبرئیل ؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی کہ عمر ؓ کے اسلام سے اہل آسمان خوش
ہوے اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس ؓ سے روایت کی رسول اللہ نے آپ کے واسطے دعا
کی اللّٰھم اعز عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز اے اللہ عزت دے عمر کو بسبب اسلام کے
اسلیے کہ اسلام عزت دیتا ہی اور نہیں عزت دیتا اوسکو کوئی روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے
عائشہ ؓ سے بعد اسلام لانے کے آپ نے عرض کیا ای رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں مریں یا جئیں
فرمایا ہاں قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی تم حق پر ہو جیو یا مرو عرض کیا پھر یہ اخفا کیوں
ہی دوسری روایت میں ہی عرض کیا ای رسول خدا ہم اپنے دین کو کیوں پوشیدہ کریں کیونکہ ہم
حق پر ہیں اور کفار باطل پر سوا ای عمر ؓ ہم تھوڑے لوگ ہیں اور تونے دیکھا جو تکلیف ہمنے پائی آپ نے
عرض کیا والذی بعثک بالحق لا یبقی مجلس جلست فیہ بالکفر الا جلست فیہ بالایمان
قسم ہی اوسکی جسنے بھیجا ہی آپکو ساتھ حق کے نہیں باقی رہیگی وہ مجلس کہ جہاں بیٹھا ہوں میں
کفر کے ساتھ مگر بیٹھونگا وہاں ساتھ ایمان کے اور عرض کیا کہ جھوٹے معبود تو ظاہر بندگی کیے
جائیں اور پیدا کرنیوالا زمین و آسمان کا مخفی اور آپ ؓ سے منقول ہی کہ پسند کیا میں نے اس بات کو
کہ اسلام میرا خوب ظاہر ہو پس گیا میں اپنے ماموں ابوجہل کے پاس اور کہا کہ میں نے اسلام قبول
کیا ہی اوسنے کہا ایسا نہ ہرگز اور غصہ کر کے گھر میں چلا گیا پھر میں ایک بڑے سردار قریش کے پاس گیا
اور اظہار اسلام کیا اوسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جب میں نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے اسلام کو
ظاہر نہیں ہونے دیتے اور خاموش خاموش کرتے ہیں تو گھبرایا میں اسی حال میں ایک
شخص نے کہا کہ کل صبح کو جب سب لوگ حطیم میں جمع ہوں تو تو فلاں شخص سے کہیو کہ میں
مسلمان ہوگیا وہ بھی کوئی بات نہیں چھپاتا ہی اور اوس سے کوئی بات ہضم نہیں ہوسکتی

عمر فاروق ؓ کے اسلام سے اہل آسمان خوش ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا عمر فاروق ؓ کے اسلام کے لیے

عمر فاروق ؓ نے اپنا اسلام خوب ظاہر کیا

مین نے ایسا ہی کیا اُس شخص نے کہا کہ واقعی تو مسلمان ہوگیا ہی مین نے اقرار کیا پھر تو اوسنے
باواز بلند پکارنا شروع کیا کہ عمر بن خطاب مسلمان ہوگیا پس دوڑے وہ لوگ میری طرف اور مجکو
مارنا شروع کیا اور مین نے اونکو خوب مارا یہانتک کہ میرے ماموں نے حمایت کی اور پکار کر کہا
کہ ہٹ جاؤ تم سب مین نے پناہ دی اپنے بھانجے کو تب وہ لوگ میرے پاس سے دور ہوے مگر
مسلمانکو ایذا دیتے تھے مجکو یہ بات پسند نہ آئی پھر گیا مین ابوجہل کے پاس اور کہا کہ مین تیری امان
نہین چاہتا ہون تو اوسکو مجسے پھیر لے اور مین ہمیشہ مسلمانون کی طرف سے کفار سے لڑا کرتا تھا
یہانتک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا آپ کے مناقب مین آیات و احادیث وارد ہین بعض خاص
اور بعض مشترک درمیان آپ کے اور خلیفہ اول کے پس جو فضائل کہ مشترک ہین اونکا ذکر فضائل
جناب ابوبکر صدیقؓ مین گذرا اب جو خاص ہین وہ بطور اختصار احاطہ تحریر مین آتے ہین

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین
نازل ہوا ہین اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی کہ آپ کی راے کے موافق آیات نازل ہوے
اور بعض مرتبہ بعینہ وہی الفاظ جناب باری نے نازل فرماے جو آپ کی زبان سے نکلے جیسا کہ یہ
آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ترجمہ اور بنالو تم مقام ابراہیم کو مصلی **شان
نزول** حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اگر مقام ابراہیم کو ہم مصلی
بنالین تو خوب بات ہو پس معًا یہ آیہ کریمہ اونھین الفاظ سے نازل ہوئی جو حضرت عمر کی زبان سے
نکلے اور **آیت** فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ترجمہ پس بڑا برکت والا ہی اللہ جو سب سے
بہتر بنانے والا ہی **شان نزول** جب یہ آیات سورۂ مومنون کے نازل ہوے وَلَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ترجمہ اور ہمنے بنایا آدمی چنی ہوئی مٹی سے پھر رکھا اوسکو بوند کر کے
ایک جماؤ محفوظ یعنی رحم مین پھر بنائی اوس بوند سے پھٹکی پھر بنائی اوس پھٹکی سے بوٹی

پھر اوس بوٹی سے ہڈیان پھر پہنایا اون ہڈیوںپر گوشت پھر اوٹھا کھڑا کردیا اوسکو ایک نئی صورت مین
سنا ان آیات کے سنتے حضرتؓ عمر کے منہہ سے آیت مذکور یعنی فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
نکلی اللہ تعالی نے بعینہ اونھین الفاظ کو بعد ان آیات کے نازل کردیا اور آیتؔ مَنْ
كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ترجمہ جو کوئی ہوگا
دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتونکا اور رسولونکا اور جبریل ومیکائیل کا تو اللہ دشمن ہے
اون کافرونکا **شان نزول** حضرت عمرؓ سے ایک یہودی ملا اور اوسنے کہا کہ تمھارے نبی کے
پاس جبرئیل کلام آلہی لاتا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے کئی بار ہمارے دشمنونکو ہمپر غالب کرگیا
اگر کوئی اور فرشتہ آتا تو ہم مانتے حضرت عمرؓ نے اوسکے جواب مین یہی کلمات فرمائے یعنے
آیت مذکورہ پس اللہ تعالے نے بعینہ اونھین الفاظ کو نازل فرمایا جو حضرت عمرؓ کی بان سے
نکلے سبحان اللہ کس درجہ کی موافقت تھی رائے آلہی سے اور آیت لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ترجمہ اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا تھا اللہ
پہلے سے تو تمپر آتا اس لینے مین بڑا عذاب **شان نزول** جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور
مشرکین قید مین آئے تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیونکو
کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے حضرت عمرؓ نے عرض کیا
انکی گردنین مارنا چاہیے بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنے ہاتھ سے اوسکو قتل کرے اور خدا کی
محبت کے سامنے دوسرے کی محبت کا خیال نہ کرے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق
مشورے ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا دوسرے آیت نازل ہوئی جسمین
اسیقدر عتاب ہے یعنی نبیون کو جہاد سے مال سمیٹنا اچھا نہین بلکہ کافرون کی ضد توڑنی
چاہیے یعنے اونکو قتل کرنا چاہیے تا کہ خوف قتل سے کفر کی ضد چھوڑین ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف مین یہ حکم ہو چکا تھا کہ مال غنیمت اور قیدی تمکو حلال ہین اگر یہ
نہوتا تو عذاب آتا یہی قول ہے جماعت تابعین کا اس آیت سے بھی کمال فضیلت

حضرت عمرؓ کی ثابت ہوئی یہان بھی آپکی راے موافق راے خداوندی کے ہوئی اسی مقدمہ مین
رسول اللہ نے عمرؓ سے فرمایا اے عمرؓ مثال تیری مانند موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اونھون نے کہا تھا
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ
ترجمہ اے رب مٹادے اونکے مال اور سخت کر اونکے دل کہ نہ ایمان لاوین جبتک دیکھین
دکھ کی مار اور دوسری مثال تیری نوح علیہ السلام کی ہے کہ اونھون نے کہا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ
عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ترجمہ اے رب نہ چھوڑ زمین پر ایک گھر منکرون کا بسنے والا
ان دونون آیتون سے بھی کمال منقبت حضرت عمرؓ کی ثابت ہوئی یعنی دین مین آپ مثل ان
پیغمبرون کے سخت تھے اور کسی عزیز و قریب کا لحاظ نہ کرتے تھے اور آیت وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ
مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ترجمہ اور جسوقت مانگو تم نبی کی بیبیون سے کچھ چیز
کام کی تو مانگ لو پردے کے باہر سے **شان نزول** حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے عرض
کی کہ غیر مرد آپکے ازواج کے سامنے آکر بیٹھتے ہین بہتر ہوتا کہ آپ انکو پردے کا حکم فرماتے حق تعالیٰ
جل شانہ نے موافق راے حضرت عمرؓ کے حکم پردے کا نازل فرمایا مؤلف عفی عنہ عرض کرتا ہے
کہ ہمکو اس امر مین کمال شکریہ آپکا ادا کرنا چاہیے کہ اس پردے کیوجہ سے تمام مومنین ہماری
عورتونکو عزت اور عصمت حاصل ہوئی اور آیت فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ پس بیشک اللہ وہی رفیق ہے اپنے نبی کا اور جبرئیل اور نیک لوگ **شان
نزول** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ازواج سے بسبب اظہار ایک راز کے
مہاجرت اور کنارہ کیا اور آپ کو کمال رنج تھا حضرت عمرؓ اس بات کو سنکر اول حضرت عائشہؓ
اور اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے اور اونکو تنبیہ کی کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج دیتی
ہو بعد اوسکے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ اگر طلاق دی ہے آپ نے
بیبیون کو تو اللہ تعالیٰ آپکا رفیق ہے اور جبرئیل اور تمام نیک لوگ پس آیت مذکور اونھین
الفاظ سے جو عمرؓ کی زبان سے نکلے نازل ہوئی اور آیت عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ

اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ترجمہ ای نبی کی عورتون اگر نبی چھوڑ دے تمکو تو اوسکا رب تمھارے بدلے مین دے اوسکو وہ عورتین جو تمسے بہتر حکم بردار یقین رکھنے والیان نماز پڑھنے والیان توبہ کرنیوالیان بندگی کرنے والیان روزہ دار بیاہیان اور کنواریان ہین **شان نزول** ایک وقت حضرت کی بیبیون نے کچھ نان ونفقہ مین حضرتؐ سے جھگڑا کیا اور زیادتی چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوکر ایک ماہ تک سب سے جدا ہوگئے عمرؓ نے سب کو زجر اور توبیخ کی اور کہا اگر تم رسول اللہ کو ایذا دوگی تو اللہ تعالے اپنے رسول کو ان صفات کی بیبیان عطا فرمائیگا جو آیت مین مذکور ہین پس معًا جناب باری نے آیۂ کریمہ عَسٰی رَبُّهٗ آخر تک نازل فرمائی اور **آیت** وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ترجمہ اور نماز نہ پڑھ اوپر کسیکے اونمین سے جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوسکی قبر پہ وہ منکر ہوے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور تھے وہ فاسق **شان نزول** عبد اللہ بن اُبی بن سلول جو بڑا منافق تھا جب مر گیا تو اوسکے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے واسطے عرض کیا حضرت عمرؓ مانع ہوے اور عرض کیا کہ اوس منافق کی نماز جنازہ نہین پڑھنا چاہیے آنحضرتؐ نے نہ مانا اور کھڑے ہوگئے حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مین اُچھل پڑا اور عبد اللہ کے کلام منافقانہ بآواز بلند بیان کیا مگر رسول اللہ نے اسپر بھی تبسم کرکے فرمایا کہ ای عمر ہٹ جا لیکن مین باز نہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھنے کو تشریف لے گئے جب واپس آئے تو سورۂ برات کی آیت مذکورہ نازل ہوئی حضرت عمرؓ کہتے ہین مین حیران تھا کہ اتنی جرأت اس روز مجھے کیون ہوا اور شراب کی حرمت کا حکم بھی حضرت عمرؓ کی راے کے موافق نازل ہوا ہی آپ حرمت شراب کے نہایت خواہان تھے جب آیت نازل ہوئی یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ترجمہ پوچھتے ہین تجھسے حکم شراب اور جوے کا تو کہہ انمین گناہ بڑا ہی اور فائدے

بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو بلا کر اس آیت کو سنا دیا عمرؓ نے کہا اللّٰھمّ بیّن لنا بیانًا
شافیًا ای اللہ بیان کر ہمارے واسطے بیان شافی آو سپر سورۂ نساء کی یہ آیت آئی یاایّھا الّذین
اٰمنوا لا تقربوا الصّلوۃ و انتم سکاریٰ حتّی تعلموا ما تقولون ترجمہ ای ایمان والو نہ جاؤ
نماز کے نزدیک حالت نشہ مین یہانتک کہ سمجھو تم جو کچھ کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو
بلا کر یہ آیۂ کریمہ سنائی آپ نے پھر وہی کلمہ کہا جو پہلے کہا تھا یعنے ای اللہ بیان شافی شراب کے
مقدمہ مین نازل کر او سپر آیت سورۂ مائدہ اوتری یاایّھا الّذین اٰمنوا انّما الخمر والمیسر و
الانصاب والازلام رجس من عمل الشّیطان فاجتنبوہ لعلّکم تفلحون الی آخر الآیہ منتھون
ترجمہ ای ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو اُس سے
بچتے رہو جب اس آیت کو حضرت عمرؓ نے سنا کہا انتھینا انتھینا باز رہینگے ہم باز رہینگے ہم اور جس وقت
حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی گئی و حضرت عمرؓ کو اسکی خبر ہوئی آپ نے کہا سبحانک ھذا
بھتان عظیم ترجمہ اللہ تو پاک ہی یہ بہتان عظیم ہی بعینہ انھیں الفاظ کو اللہ تعالیٰ
نے برأت حضرت صدیقہ مین نازل فرمایا اور آیت اُحلّ لکم لیلۃ الصّیام الرّفث
الی نسائکم ترجمہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے
شان نزول جب روزے فرض ہوے تو مسلمان تمام رمضان عورتون کے پاس
نجاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے حضرت عمر فاروق سے شب
رمضان مین جماع واقع ہوگیا کمال نادم او شرمندہ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کی تب یہ آیت نازل ہوئی جسمین حضرت عمر کی معافی اور جواز فعل مذکورہ و اکل
و شرب وغیرہ کا ہی سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی وجہ سے تمام امت پر
یہ آسانی قیامت تک ہوگئی کہ رمضان کی شبون مین صبح تک کھاوین پیوین بیبیون سے
صحبت کرین کچھ گناہ نہین البتہ حالت اعتکاف مین صحبت کرنا حرام ہی آپ کی شان مین
آیات کثیرہ نازل ہین اس مقام پر صرف تبرکًا چند کریمہ کا ذکر ہوا اب بعض مناقب

لکھتا ہون جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین

فصل سوم اون احادیث مین جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین آئی

حدیث اِنَّہٗ کَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّہٗ کَانَ فِيْ اُمَّتِيْ ھٰذِہٖ فَاِنَّہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونمین صحیح قیاس والے ہوتے تھے اور متقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا ور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی پس جبکہ امم سابقہ مین محدث گذرے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا کمال ثابت ہوا

حدیث لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِہٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ **قَالَہٗ** لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ **ترجمہ** حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پکا ایمان نہین ہوسکیگا جبتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے عرض کیا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپکو زیادہ محبوب رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور مان باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نرکھے گا اوسکا ایمان پکا نہین ہوا ہی اور حضرت کی محبت کا نشان یہ ہی کہ حضرت کے طریق پر چلے اور بدعت سے عداوت

رسکے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے **حدیث** ابن عمرؓ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمُ **ترجمہ** عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت نوم مین میرے آگے ایک پیالہ دودھ کالایا گیا پس مین نے اوسمین سے پیا یہانتک کہ دیکھا مین نے کہ اوسکی تازگی اور سیری میرے ناخنون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مین نے اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن الخطاب کو دیا لوگون نے عرض کیا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور سمجھ ہی **ف** یہ حدیث عمر فاروقؓ کے کمال علم اور عقل پر دلیل ہی آپ کی خلافت مین علم دین بلاد کثیرہ مین پھیلا اور رونق اسلام ظاہر ہو گئی **حدیث** ابو سعیدؓ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت نوم مین دیکھا مین نے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اونپر کرتے ہین بعض کرتا سینہ تک اور بعض اسکے نیچے اور عمر بن خطابؓ میرے سامنے کیا گیا اوسپر ایسا کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے عرض کیا سو آپ نے اسکی کیا تعبیر کی یارسول اللہ حضرت نے فرمایا دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے ہی دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا **حدیث** ابو ھریرہؓ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ

عُمَرُ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب مین مین نے اپنے تئین ایک کنوین پر دیکھا اکاوسپر ڈول پڑا ہی سو مین نے اوس ڈول سے پانی کھینچا جسقدر خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنے صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بل ہوگیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک کہ اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پہ بٹھلایا **ف** ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق و فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ حضرت صدیق صرف دو برس خلیفہ رہے اس عرصہ مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوے دس برس خلیفہ رہے آپ کے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہوگیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوے **حدیث** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب مین مین نے اپنے تئین بہشت مین دیکھا پھر یکایک ایک عورت محل کیطرف وضو کرتی نظر پڑی سو مین نے دریافت کیا کہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر کا محل ہی پس مین عمر کی غیرت یاد کرکے پیٹھ پھیر کر چلا آیا یعنی مرد کو

اپنی عورت کے پاس غیر مرد کے دیکھنے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری شریف مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ نے جب حضرت صلعم سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آئیگی یعنی یہ بات مجھے ممکن نہین ہی اس حدیث مین حضرت عمرؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **حدیث** ابو ھریرۃ قد کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر پہلے تمسے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنے خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وہ پیغمبر نہوتے تھے سو ایسا مرد میری امت مین ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا **ف** بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام ہوے تو اس امت مین بطریق اولی ہونا چاہیے اس حدیث سے کمال مناقب جناب فاروق اعظمؓ کا ثابت ہی **حدیث** سعد بن ابی وقاص و ابو ھریرۃ والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ھذہ روایۃ سعد و فی روایۃ ابی ھریرۃ قط سالکا فجا **قالہ** لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعدؓ کی ہی اور ابوہریرہ کی روایت مین قط کا لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لکن مطلب مین کچھ فرق نہین ہی یہ حدیث عمر فاروق کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آنے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہی تھین جب حضرت عمرؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو

سب پردے میں ہوگئیں جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا عرض کیا اللہ
آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے ہنسی کا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے
تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے میں ہوگئیں
عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ
سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تمسے ڈرتے ہیں کہ تم سخت مزاج ہو تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تمھاری مضبوطی اور کڑے پن سے شیطانی کام تمھارے گرد بھٹک
نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تمھارے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
ڈرتے ہیں اس حدیث سے کمال پابندی دین اور امر حق میں شجاعت اور جوانمردی حضرت
عمرؓ کی ثابت ہوئی **حدیث** اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ترجمہ بیشک اللہ
نے عمرؓ کی زبان پر حق بات جاری کی ہے **حدیث** حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
ہم کچھ بعید نجانتے تھے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمرؓ پر ناطق ہو رہا ہے **ف** مراد سکینہ سے
وہ بات ہے جس پر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہوں اور یہ ایک امر غیبی ہے **حدیث** جابرؓ
کہتے ہیں عمر فاروقؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اے بہتر تمام آدمیوں میں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکرؓ نے کہا سنو اگر تم ایسا
کہتے ہو تو میں نے بھی حضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ
مِنْ عُمَرَ نہیں طلوع ہوا شمس اوپر کسی آدمی کے جو بہتر ہو عمرؓ سے **حدیث** لَوْ کَانَ
بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ترجمہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بعد میرے کوئی نبی
ہوتا تو البتہ عمرؓ ہوتا **حدیث** بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک جاریہ دف بجاتی
تھی اس درمیان میں ابوبکرؓ آئے پھر علیؓ پھر عثمانؓ اور وہ اوسی میں مشغول رہی
جس وقت عمر فاروقؓ آئے دف رکھکر اوسپر بیٹھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْکَ یَا عُمَرُ بیشک شیطان تجھسے ڈرتا ہے اے عمرؓ **حدیث**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک جاریہ حبشیہ ناچتی تھی اور گرد اوسکے کچھ لڑکے
جمع تھے اور میں حضرت کے پس پشت آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اوسکا تماشا دیکھتی
تھی کہ اتنے میں عمرؓ آگئے لوگ چل دیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّی لَاَنْظُرُ
اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ یعنی میں دیکھتا ہوں طرف شیاطین
انس و جن کے کہ بھاگتے ہیں عمرؓ سے حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عمرؓ میرے ساتھ ہی اور میں عمرؓ کے ساتھ ہوں اور حق عمرؓ کے ساتھ ہی جہاں کہیں
وہ ہو حدیث فرمایا آپ نے نہیں ملا شیطان عمرؓ سے لیکن منہ کے بل گرا اور نہیں سنی
اوسنے آہٹ عمرؓ کی مگر بھاگا حدیث فرمایا آپ نے رضا رب کی رضاے عمرؓ میں ہی
حدیث اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمرؓ تو صاحب اے رشید ہی اسلام
میں حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے مصافحہ
عمرؓ کا اللہ تعالیٰ سے ہوگا اور اول سلام اللہ تعالیٰ سے عمرؓ کا ہوگا اور اول اللہ تعالیٰ عمرؓ کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کریگا

فصل چہارم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بیان میں

بعد انتقال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بروز
سہ شنبہ تمام مسلمانوں نے بیعت کی ماہ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری میں آٹھ دن
باقی تھے پس آپ منبر پر چڑھے اور ایک درجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کی جگہ سے
نیچے بیٹھے اور قدم زمین پر رکھے لوگوں نے عرض کیا کہ جہاں حضرت ابوبکرؓ بیٹھتے تھے
وہاں آپ کیوں نہیں بیٹھتے فرمایا کہ اونکے پاؤں کی جگہ بیٹھنا میرے لیے فخر ہی
پھر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور
یہ خطبہ باآواز بلند پڑھا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی دَاعٍ فَاَمِّنُوْا اَللّٰھُمَّ اِنِّی غَلِیْظٌ فَلَیِّنِّی لِاَھْلِ
طَاعَتِکَ بِمُوَافَقَۃِ الْحَقِّ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَارْزُقْنِی الْغِلْظَۃَ
وَالشِّدَّۃَ عَلٰی اَعْدَائِکَ مِنْ غَیْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّی

تشحیح فسخنی فی نوائب المنون قصدًا من غیر سرف ولا تبذیرًا ولا ریاء ولا سمعة ابتغی
بذلک وجھک الکریم والدار الآخرة وارزقنی خفض الجناح ولین الجانب للمؤمنین فانی
کثیر الغفلة والنسیان والھمنی ذکرک علی کل حال پھر فرمایا الا ورب الکعبة لاحملنھم
علی الطریق ترجمہ ای لوگو بیشک مین چرواہا تمھارا ہون پس امن مین ہو تم ای اللہ میرے مین سخت
ہون پس میرے دل مین اپنی فرمانبرداری ڈال حق کی موافقت اور طلب رضامندی تیری
ذات اور دار آخرت کے ساتھ اور نصیب کر مجکو سختی اور شدت اپنے دشمنون پر بغیر ظلم اور تعدی
ای اللہ میرے مین بخیل ہون پس سخی کر مجکو مصائب زمانہ مین بغیر اسراف اور تبذیر اور ریا اور
سمع کے طلب کرتا ہون مین ساتھ اسکے تیری ذات کریم اور دار آخرت کو اور نصیب کر مجکو
جھکانا بازوون کا اور نرم کرنا پہلوؤنکا مومنون کے لیے پس بیشک مین بہت غفلت کرنیوالا
ہون اور بھولنے والا ہون اور میرے دل مین اپنی یاد ڈالدے ہر حال مین آگاہ ہوا ی لوگو قسم ہی رب کعبہ کی البتہ چلاؤنگا
مین اونکو راہ حق پر اور آپ کی خلافت مین بہت سے شہر فتح ہوے از انجملہ دمشق ہی اسکو
روم کے ہاتھ سے نکال لیا اور طبریہ قیساریہ فلسطین عسقلان اور خود شہر بیت المقدس
کو صلح سے فتح کیا اور بعلبک حمص حلب قنسرین انطاکیہ جلولا اور رقہ حران موصل جزیرہ نصیبین
آمد رہا قادسیہ مدائن کو فتح کیا ملک فارس زائل ہوگیا یزدجرد بھاگ گیا اور فرغانہ و ترک کے پاس
پناہ پکڑی اور تیز کورد جلہ ابلہ کور اہواز جابیہ نہاوند اصطخر و اصفہان و بلاد فارس و تستر و شوش
ہمدان نوبہ تبریز آذربیجان اور بعض عمال خراسان فتح کیا اور نیز اسکندریہ طرابلس غرب سواحل
متصلہ اوسکے مفتوح ہوے امام جلال الدین سیوطی رح نے ان فتوحات کا ذکر بقید سنہ کے
تحریر کیا ہی اور لکھا ہی کہ ۱۷ھ ہجری مین مسجد نبوی کو بڑھایا اور اسی سال حجاز مین قحط پڑا اوسکو
عام الرمادہ کہتے ہین اور آپ نے حضرت عباس رض کو لیکر نماز استسقا پڑھی اوسوقت آپ کے
دوش مبارک پر چادر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی آپ سے بہت کرامات ظاہر ہوے منجملہ
اونکے چند مذکور ہوتے ہین کرامت حضرت عمرو بن العاص رض نے جب مصر فتح کیا تو اہل مصر نے

آکر عرض کیا کہ دریائے نیل ہر سال ایک لڑکی باکرہ لیا کرتا ہے جو بہت خوبصورت ہوتی ہے ورنہ وہ جاری نہیں رہتا
اور شہر ویران ہوجاتے ہیں قحط آجاتا ہے عمرو بن العاص نے ایک قاصد پاس آپ کے بھیجا اور اس
حال کی خبر کی حضرت عمر فاروق نے عمرو عاص کو تحریر فرمایا کہ دین اسلام قاطع امور جاہلیت ہے
اور ایک پرچہ کاغذ روانہ کیا اور فرمایا کہ اسکو نیل میں ڈالدو اوسپر تحریر تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ امیر المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر
وان کان اللہ الواحد القہار ہو الذی یجریک فنسال اللہ الواحد القہار ان
یجریک ترجمہ شروع ساتھ نام اللہ رحمن اور رحیم کے یہ خط ہے طرف سے بندہ اللہ امیر المؤمنین کے
طرف نیل مصر کے اما بعد پس اگر جاری ہے تو اے نیل اپنی ذات سے سو تو نہ جاری ہو اور اگر اللہ واحد
قہار نے تجکو جاری کیا ہے پس میں سوال کرتا ہوں اللہ واحد قہار سے یہ کہ جاری کرے تجکو عمرو بن عاص
نے وہ پرچہ کاغذ دریا میں ڈال دیا اللہ تعالی نے نیل کو سولہ گز بلند جاری کر دیا اور وہ طریقہ
بد اہل مصر سے مٹ گیا سبحان اللہ تعالی آپ کی اس کرامت سے ہزاروں جانیں لڑکیوں کی بچیں
اور شہر بھی آباد رہا اور آجتک دریائے نیل خشک نہیں ہوا **کرامت** ابو القاسم بن بشران
نے فوائد میں لکھا ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جناب عمر فاروق نے ایک شخص سے پوچھا تیرا کیا نام ہے
اوسنے کہا جمرہ فرمایا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا
مسکن کہاں ہے عرض کیا حرہ فرمایا کونسا حرہ کہا ذات اللظی فرمایا آپ نے ادرک اھلک
فقد احترقوا یعنی تو اپنے اہل و عیال سے جا کر مل وہ آگ میں جل گئے ہیں جسوقت وہ شخص
اپنے مکان گیا دیکھا کہ واقعی سب جل گئے تھے **کرامت** ابو ہدبہ حمصی کہتے ہیں کہ آپکو خبر
ہوئی کہ اہل عراق نے اپنے امیر کو سنگسار کیا آپ غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑھی اور
نماز میں سہو ہو گیا جب سلام پھیرا دعا کی اللہم انہم قد لبسوا علی فالبس علیہم
وعجل علیہم بالغلام الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل من محسنہم ولا
یتجاوز عن مسیئہم ترجمہ اے اللہ میرے بیشک شبہہ میں ڈالا اونہوں نے مجکو پس

مین ڈال ونکو اور تعجیل کر او پر اونکے ساتھہ ایک لڑکے ثقفی کے کہ حکومت کرے اونمین مثل حکومت

جاہلیت کے نہ قبول کرے اونکے اچھون سے اور نہ درگذر کرے اونکے برون سے سیوطیؒ نے

کہا یہ اشارہ طرف حجاج کے ہی اور ابن لہیعہ نے کہا اوس دن حجاج پیدا نہوا تھا یعنی قبل واقعہ کے

خبر دی **کرامت** عمرو بن الحارث[1] کہتے ہین حضرت عمر فاروقؓ ایک مرتبہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھہ

رہے تھے کہ دو بار یا تین بار باآواز بلند آپ نے فرمایا یاساریۃ الجبل یعنی ای ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا

پھر بدستور خطبہ پڑھنے لگے کچھہ لوگون نے خیال کیا کہ یہ کیا مجنون ہو گئے ہین کہ خطبہ چھوڑ کر

کہتے ہین کہ ای ساریہ پہاڑ پر چلا جا حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آپ سے خوش طبعی کرتے تھے

اونھون نے عرض کیا ای امیر المومنین تم لوگون کو اپنے حق مین گفتگو کی جگہہ دیتے ہو خطبے

کے اندر ساریۃ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہی آپ نے فرمایا واللہ مین نے ساریہ اور اوسکے

اصحاب کو دیکھا کہ پہاڑ کے پاس ہین اور دشمن اونکے سامنے اور پیچھے ہین تو مجھسے نرہا گیا مین نے

پکار کر کہا کہ ای ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا تھوڑے دن گذرے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا

کہ دن جمعے کے دشمن ہمارے سامنے آئے اور ہمنے نماز صبح سے جمعے کی نماز تک اونسے مقابلہ کیا

یہانتک کہ آفتاب جھکا اور دشمن ہمپر غالب ہو گئے پس ایک منادی کی ندا سنائی دی

کہ وہ کہتا تھا یاساریۃ الجبل اور بار بار اس آواز کو سنا پس ہم پہاڑ پر چڑھ گئے اور اللہ تعالی نے ہمکو غالب کیا

فصل پنجم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے اخلاق وعادات وپند ونصائح مین

آپکی عادت شریف تھی کہ قصابخانہ مین جایا کرتے جس شخص کو دیکھتے کہ دو روز برابر اسنے

گوشت خرید کیا ہی اوسکو درے سے مارتے اور خود بھی کبھی دو سالن یکجا نکھاتے آپکی قمیص

مین چار پیوند لگے تھے اور ازار مین ایک پیوند چمڑے کا تھا ایک دن نماز جمعہ مین دیر کو

تشریف لائے اور عذر کیا کہ میرے کپڑے میلے تھے مین اونکو دھوتا تھا اور دوسرا کپڑا نہ تھا ایک

مرتبہ مدینہ منورہ سے حج کے لیے گئے بالکل بے تکلفی کے ساتھہ نہ ڈیرہ تھا نہ خیمہ کوئی کمل وغیرہ

آپ کے اوپر تان دیا جاتا تھا اور اسیطرح واپس تشریف لائے سبحان اللہ امیر المومنین کی

[1] یہ ذکر ریاض النضرۃ میں ... [illegible]

یہ حالت تھی جاے غور ہے **حکایت** عبید اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہین کہ حضرت عباسؓ کے مکان کا
پرنالہ حضرت عمرؓ کے راستہ مین تھا روز جمعہ ایک دن حضرت عمرؓ نئے کپڑے پہنے ہوے جارہے تھے
اور حضرت عباسؓ کے واسطے اس روز دو چوزے ذبح کیے گئے تھے حضرت عمر جب پرنالے کے نیچے
سے گذرے تو خون ملا ہوا پانی اونکے کپڑون پر گرا آپکو گھر آکر کپڑے بدلنا پڑے پھر آکر نماز پڑھی اور
اوس پرنالے کے اوکھیڑ دینے کا حکم دیا اسکے بعد حضرت عباسؓ اونکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ یہ پرنالہ اس جگہ پر ہے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لگایا تھا آپ اسبات کو سنکر
کانپ اوٹھے اور حضرت عباسؓ کو کہا تمھین خدا کی قسم ہے جبتک اس پرنالہ کو وہین رکھدو
اور کوئی کام نکرنا چنانچہ وہ وہین رکھا گیا سبحان اللہ کیا اتباع ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **حکایت** ایک شخص آپ کے پاس اپنی زوجہ کا شکوہ لیکر آیا اور دروازہ پر انتظار مین
بیٹھا دفعتًا اوسنے سنا کہ آپکی بی بی آپ سے گفتگوے سخت کر رہی ہین اور آپ خاموش ہین
کچھ جواب نہین دیتے ہین وہ وہانسے اوٹھکر چلا اور دل مین خیال کیا کہ جب امیر المومنین کا یہ
حال ہے تو پھر مین کیا چیز ہون اتنے مین آپ باہر تشریف لائے اور اوس شخص کو پکارا اور
فرمایا اے بھائی تیرا کیا کام ہے عرض کیا مین اپنی عورت کی بدخلقی کا شکوہ لایا تھا لیکن جب مین نے
سنا کہ خود حضور کے یہان وہی معاملہ درپیش ہے واپس چلا آپ نے جواب دیا میرے تحمل کی وجہ
یہ ہے کہ بی بی کے حقوق مجھپر ہین میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے میری اولاد کو
دودھ پلاتی ہے اور یہ امور کچھ اوسپر واجب نہین ہین اور اوسکے سبب سے میرا دل حرام سے
رکا رہتا ہے بس مین بھی اوسکی سخت گوئی کا تحمل کرتا ہون اوس شخص نے کہا میری جورو
بھی یہی حال ہے فرمایا بھائی تو بھی تحمل کر یہ چند روز کی بار برداری ہے اور آپ کے حال شریف مین
لکھا ہے کہ آگ کے قریب ہاتھ لیجاتے اور فرماتے یا ابن الخطاب هَلْ لَكَ عَلٰى هٰذَا صَبْرٌ
اے بیٹے خطاب کے کیا تو اس آگ پر صبر کرسکتا ہے یہ کہتے اور زار زار روتے یہانتک کہ چہرہ پر دو سیاہ
خط ہوگئے تھے اور فرماتے ہے کوئی جو اس خلافت کو لے کاش مین پیدا نہوا ہوتا کاش

میری ماں نے مجکو نہ جنا ہوتا کاش میں کچھ چیز نہوتا میں نسیا منسیا ہوتا سبحان اللہ یہ حال ہو اوس شخص کا جو دوزخ سے آزاد جنت کا مستحق ہو افسوس ہی ہمارے حال پر کہ باوجود لا علمی کے کہ نہیں جانتے ہیں کہ کس درجہ میں دوزخ کے ہمارا ٹھکانا ہی اللہ تعالی کے معاصی کا کچھ بھی خوف نہیں ہی حسان رض ایکدن مسجد نبوی میں شعر پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر جا پہونچے فرمایا کہ رسول اللہ کی مسجد میں تم شعر پڑھتے ہو اونھوں نے جواب دیا میں اوسوقت پڑھتا تھا جب آپ سے بہتر اس مسجد میں موجود تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ جواب سنکر خاموش ہو گئے زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو بازار میں جاتے ہوے دیکھا آپ کے اوپر ایک چادر تھی جسمیں چودہ پیوند لگے ہوے تھے اور بعض اونمیں چمڑے کے تھے زید بن ثابت کا قول ہی کہ میں نے حضرت عمر کو ایک چادر اوڑھے ہوے دیکھا جسمیں سترہ پیوند لگے ہوے تھے میں یہ دیکھکر رو پڑا اور روتا ہوا گھر چلا گیا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو اونکے زمانہ خلافت میں دیکھا کہ آپ کے کندھوں کے درمیان کرتے میں تین یا چار پیوند تلے اوپر لگے ہوے تھے انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے واسطے خشک کھجوروں کا ایک صاع رکھا جاتا تھا آپ اوسکو ردی کھجوروں تک کھا لیتے تھے ایکدفعہ بسبب قحط کے غلہ وغیرہ گران ہو گیا تو حضرت فاروق نے جو کی سوکھی روٹی کھانی شروع کی مگر وہ آپ کے معدے کے موافق نہ آئی اور تکلیف دینے لگی اس حال میں وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ پھیر کر کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اسکے سوا اور کچھ نہیں ملیگا جبتک خدا مسلمانوں کو ارزانی نہ بخشے آپ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ اے اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ میں اور موت دے مجکو اپنے حبیب کے مدینے میں اور فرماتے تھے اگر خوف حساب کا نہوتا تو حکم کرتا کہ ایک بکری میرے واسطے تنور میں بریان کریں ایکدفعہ عراق سے کچھ لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوے جبوقت کھانے کا ہوا تو وہ لوگ آپ کے ہمراہ کھانا کھانے لگے مگر تھوڑے اون لوگوں کی طرف نظر کی اور معلوم فرمایا کہ وہ بخوشی خاطر نہیں کھاتے ہیں فرمایا اے اہل عراق

اگر میں چاہتا تو میرے واسطے پرتکلف کھانا تیار ہو سکتا تھا لیکن ہم بعوض نعمائے دنیا کے ذخیرہ
آخرت کرتے ہیں اور آیت پڑھی اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی
لیگئے تم عمدہ چیزیں اپنی زندگی دنیا میں اور فائدہ اوٹھالیا ساتھ اوسکے **حکایت** ایک روز
آپ مسجد سے باہر نکلے اور جارود عبدی آپ کے ساتھ تھے راہ میں ایک عورت ملی آپ نے
اوسکو سلام کیا اوسنے بعد جواب سلام کے کہا رُوَيْدَكَ يَا عُمَرُ حَتّٰى أُكَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ
قَلِيلَةً یعنی ای عمر ٹھہر میں آپ سے ذراسی بات کہونگی فرمایا کہو کہا ای عمر مجھے وہ وقت
یاد ہے کہ تمھارا نام عمیر تھا اور تم سوق عکاظ میں لڑکوں سے کشتی کیا کرتے تھے بعد اوسکے
کچھ زیادہ زمانہ نگذرا کہ آپکا نام عمر ہوا پھر زیادہ زمانہ نہ گذرا کہ امیرالمومنین کہلائے سو تم
اللہ سے حق میں رعیت کے ڈرا کرو اور جان لو کہ مَنْ خَافَ الْمَوْتَ خَشِيَ الْفَوْتَ
جو ڈرا موت سے ڈرا فوت سے آپ یہ سنکر رو دیے جارود نے کہا تحقیق تو نے جرات کی
امیرالمومنین پر اور رولایا اونکو حضرت عمر فاروق نے فرمایا ای جارود کہنے دو اسکو جو کچھ
کہے یہ خولہ بنت حکیم ہے اللہ تعالی نے اسکی بات سات آسمانوں کے اوپر سے سنی پس
عمر کو ضرور ہے کہ اسکی بات سنے مراد اللہ تعالی کے سننے سے یہ آیت ہے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ **حکایت** اعمش سے روایت ہے کہ ایک
روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بائیس ہزار درہم آئے وہ اوس مجلس سے نہ اوٹھے
یہانتک کہ کل دراہم تقسیم کر دیے اور آپکی عادت تھی کہ جب کوئی شی اپنے مال میں سے
اچھی معلوم ہوتی اوسکو خیرات کر دیتے اس امر سے پابندی اللہ تعالی کے اس حکم کی
پائی گئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ اکثر شکر صدقہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے
میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپنے ایک ہزار غلام اپنے غلاموں سے آزاد کر دیے اور جب
کسی غلام کو پابند نماز پاتے آزاد کر دیتے اور اس قسم کی کئی ایک روایتیں ہیں کہا اصحاب رسول اللہ
اور اور لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بغرض قوت اور اظہار عزت و شوکت وغیرہ کے

خیال سے اس طرز زندگی کو بدلنے اور خوراک اور پوشاک بہتر استعمال کرنے کے واسطے کہا مگر حضرت عمرؓ نے ایسی صلاحون کو کبھی قبول نکیا چنانچہ ایک روایت اونمین سے یہ ہیکہ ایک دن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمیون کے قریب جمع ہوے اور آپسمین باتین کرنے لگے کہ حضرت فاروق اعظم کے زہد اور جبہ کو تم دیکھتے ہو کہ کس قسم کا ہی اللہ نے اونکے ہاتھ پر قیصر اور کسریٰ کی ولایتین اور مشرق و مغرب کے اطراف فتح کر دیے عرب اور عجم کے قاصد اونکے پاس آتے ہین اور اس جبہ کو جسمین بارہ پیوند لگے ہوے ہین دیکھتے ہین کاش تم لوگ اونکو صلاح دیتے کہ بجاے اس جبہ کے عمدہ نرم کپڑا پہنتے جس سے اونکی شان و شوکت ظاہر ہوتی اور اون کا دسترخوان ایسا وسیع ہوتا کہ صبح و شام انصار و مہاجرین اونکے ساتھ کھانا کھاتے سب نے تجویز کی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے اونکو کہلوایا جاے حضرت علیؓ سے جب گفتگو ہوئی تو اونھون نے فرمایا کہ ازواج النبی سے کہو وہ امہات المومنین ہین اونسے کہلوانا اچھا ہوگا پس حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے درخواست کی گئی کہ وہ کہین حضرت حفصہؓ نے کہا کہ مین نہین خیال کرتی ہون کہ وہ اوسکو مانینگے مگر کہنے مین کچھ حرج نہین آخر یہ دن آپ کے پاس گئین اور یہ ذکر کرنا شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تو اسطرح گذر گیا کہ اونھون نے دنیا کا ارادہ کیا اور نہ دنیا نے اونکا لیکن تمھارے ہاتھ پر اللہ تعالے نے قیصر اور کسریٰ کے خزانے کھول دیے ہین اور ملک فتح ہو گئے ہین عرب اور عجم کے قاصد تمھارے پاس آتے ہین اور یہ جبہ جسمین بارہ پیوند لگے ہین تمھارے اوپر دیکھتے ہین اچھا ہوتا کہ آپ اسکو بدل دیتے اور باریک کپڑا پہنتے اور دسترخوان کو وسیع کرتے حضرت عمرؓ یہ باتین سنکر رونے لگے اور پھر اونسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین گیہون کی روٹی دس دن یا پانچ دن یا تین دن بھی شکم سیر ہو کر کھائی ہی یا ہمیشہ دونون وقت کھانا میسر آیا ہی اونھون نے جواب دیا کہ نہین پھر فرمایا کہ تم رسول اللہ کی ازواج اور امہات المومنین ہو اور تمھارا سب مومنون پر اور خاصکر مجھپر حق ہی تم میرے پاس آئین لیکن تمنے مجھے دنیا کی رغبت دی اور مین جانتا ہون

کہ رسول اللہ اون کا جبہ پہنا کرتے تھے جسکی سختی سے کئی دفعہ آپکا جسم مبارک چھل گیا کیا تم اسکو نہیں جانتی ہو اونھون نے جواب دیا ہان پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ کبھی نرم بستر پر نہیں سوئے کیا تمھارے گھرون مین کوئی فرش یا بچھونا بچھانے کے واسطے تھا کیا چٹائی کے نشان اونکے پہلوؤن مین نہین پڑ جاتے تھے اے حفصہؓ کیا تو نے ایک دفعہ نہین بیان کیا تھا کہ مین نے ایکدن ایک کپڑا یکو دو تہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیا تھا اور آپ اوسکی نرمی کے سبب ایسے سو گئے کہ بلالؓ کی اذان سے قبل نہ اوٹھے اور مجھکو فرمانے لگے کہ اے حفصہ تو نے آج کیا کیا کہ کپڑا تہ کر کے بچھا دیا جسکے سبب مین صبح تک سوتا رہا اور فرمایا کہ میرا اور دنیا کا کیا علاقہ ہے اور نرم بسترون سے میرا کیا کام ہے کیا تم نہین جانتین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے سب گناہ مغفور تھے لیکن ہمیشہ بھوک اور بیداری اور رکوع و سجود اور گریہ و زاری اور عجز و نیاز بدرگاہ باری اور بیقراری مین رات دن گذارتے تھے یہانتک کہ خدا نے اونکو اپنی رحمت اور رضوان کی طرف بلا لیا عمرؓ نہ کھاویگا اور نہ پہنے گا اوسکی حالت اوسکے دونون صاحبون کے مانند رہیگی وہ ترکاریون مین سوائے زیتون کے جمع نکریگا اور مہینے مین ایکبار سے زیادہ گوشت نہ کھائیگا غرض وہ دونون بیبیان یہ سنکر چلی آئین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماجرا سنا دیا یہ ذکر ازالۃ الخفا باب تصوف و سلوک مین ہے آپ کی طبیعت سے گو ابتدائی سختی اور درشتی جاتی رہی تھی مگر اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ سوائے نرمی کے کچھ بھی درشتی نہین کرتے تھے بلکہ جہان سختی مناسب ہوتی تھی سختی اور جہان نرمی واجب ہوتی تھی وہان نرمی کرتے تھے آپکا رعب جیسا کہ بادشاہ اور معلم وغیرہ کا ہونا چاہیے دلون مین موجود تھا یہ مشہور ہے کہ لوگ اورون کی تلوار سے ایسا نہ ڈرتے تھے جیسا آپ کے دُرّے سے ڈرتے تھے جسکو خود ہی دست مبارک سے بنایا تھا لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ دُرّہ ہاتھ مین لیے مدینہ کے کوچون اور بازارون مین پھرتے تھے اور عین موقع پر مجرم کو سزا دیتے تھے اور یہ بات ضرب المثل ہو گئی کہ حضرت عمر کا دُرّہ دوسرون کی تلوار سے زیادہ خوفناک ہے مگر باین ہمہ وہ رحم دل تھے اور یتیمون اور

بیواؤں کی مدد کرنے اور حاجت روائی کرنے کے بے شمار حالات بیان کیے گئے ہین اصل یہ ہے کہ آپکا رعب اور جلال کچھ مصنوعی نہ تھا کہ بدلنے سے بدل سکتا یہ رعب آپکا قدرتی طور پر نمایان تھا چنانچہ سفر شام مین جب آپ اسقف پادری کے گھر مین ٹھہرنے کے واسطے جاتے تھے تو اوسنے دیکھکر حضرت عمرؓ کو پہچان لیا کہ یہی امیرالمومنین ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تو نے مجکو کیونکر پہچانا حالانکہ کبھی مجکو دیکھا نہ تھا اسنے جواب دیا کہ اس ہیبت سے جو آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہی **حکایت** قیصر روم نے ایک دفعہ آپ کے پاس ایک سفیر بھیجا اور بعض روایات مین ہی کہ آپ کے قتل کرنے کی غرض سے ایک شخص کو بھیجا وہ سمجھا کہ ایسے رعب کا شخص ہی تو اوسکی کوئی بڑی بارگاہ ہوگی یہان مدینے مین آکر دیکھا تو رہنے کا جھونپڑا تک ٹھیک نہین ہی اور امیرالمومنین ہین کہ اونکا کہین پتہ نہین ملتا آخر ایک بڑھیا نے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی فلان نخلستان مین اونکو چھوڑے چلی آتی ہون سفیر نے جاکر دیکھا تو واقعی ایک درخت کے تلے پڑے سوتے ہین جب بیدار ہوے تو سفیر نے اپنا مطلب عرض کرنا چاہا مگر مارے ہیبت کے نہ قدم آگے کو اوٹھتا تھا اور نہ بات منھ سے نکلتی تھی سر سے پانون تک کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا **شعر** ہیبت حق است این از خلق نیست * ہیبت این مرد صاحب دلق نیست * آپ ہنسنے کم تھے اور تعریف کو پسند نہ کرتے تھے ایک دن ایک شخص نے آپکی تعریف کی فرمایا کہ کیا تو مجھے اور اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے سعیدؓ بن مسیب کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ رات کو جس قدر ہوسکتا تھا نماز پڑھتے تھے جب آخر رات ہوتی تو اپنے اہل کو بھی نماز کے لیے جگاتے اور الصَّلٰوۃ الصَّلٰوۃ کہکر اونکو پکارتے اور یہ آیت پڑھتے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى **ترجمہ** اور حکم کر اپنے اہل کو نماز کا اور طلب صبر کر اوپر اوسکے نہین مانگتے ہم تجھسے رزق بلکہ تجکو دیتے ہین اور عاقبت واسطے پرہیزگارون کے ہی آپکی عادت تھی کہ جب مال تقسیم کرتے اول حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تقسیم شروع کرتے ایکبار آپکے صاحبزادے عبداللہؓ نے عرض کیا کہ اولیت کا مین مستحق ہون اسلیے کہ آپ خلیفہ ہین اور مین آپکا لڑکا

اسقف عیسائی کا آپکی صورت دیکھکر پہچاننا

حضرت عمر فاروقؓ کے پاس سفیر روم کا آنا

کسی شخص کا آپکی تعریف کرنا

عادت شریفہ حضرت عمر فاروقؓ کی تقسیم مال

ہوں آپ نے فرمایا ھَاتِ لَکَ اٰبَا کَاَبِیْھِمَا وَجَدًّا کَجَدِّ ھِمَا حَتّٰی اُقَدِّ مَکَ بِالْعَطِیَّۃِ
یعنی لے آ اپنا باپ مثل باپ اون دونوں کے اور اپنا نانا مثل اونکے نانا کے یہانتک کہ مقدم
کروں میں تجکو ساتھ عطیہ کے حضرات حسنین رضی اللہ تعالی عنہما نے آکر یہ قصہ حضرت علی کرم اللہ
تعالی وجہہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جاکر اونکو
خوش کرو اور کہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت کا چراغ
ہی حضرات حسنین رضی نے آکر یہ حدیث آپکو سنائی حضرت عمر فاروق کو کمال خوشی حاصل ہوئی فرمایا
اپنے باپ سے یہ حدیث لکھوا لاؤ وہ جاکر لکھوا لائے وقت انتقال اپنے فرزند سے فرمایا کہ اسکو
میرے ساتھ دفن کردینا چنانچہ ایسا ہی کیا **حکایت** اوزاعی کہتے ہیں ایک رات تاریکی
شب میں عمر بن خطاب رضی باہر نکلے حضرت طلحہ رضی نے اونکو دیکھا وہ ایک گھر میں گئے پھر دوسرے
گھر میں جب صبح ہوئی حضرت طلحہ رضی اوس گھر میں گئے دیکھا ایک اندھی بڑھیا اپاہج ہی اوس سے
کہا یہ آدمی یعنی عمر فاروق رضی تیرے پاس آتا ہی اسکا کیا حال ہی اوس بڑھیا نے کہا یہ کتنے دنوں سے
میری خبرگیری کرتا ہی اور میرا کام کاج کرتا ہی اور میرا پاخانہ باہر لیجاتا ہی یہ سنکر حضرت طلحہ رضی نے
اپنی جانب خطاب کیا اور کہا ای طلحہ رضی روئے تجکو تیری ماں تو عمر کی لغزشیں تلاش کرتا ہی
سبحان اللہ اس حکایت سے کتنی بڑی کسر نفس اور عاجزی آپ کی ثابت ہی مناقب حسنہ
وسیرت مستحسنہ اور زہد اور شجاعت وہیبت آپکی فوق الوصف ہی بلکہ اسی قدر کافی ہی کہ آپ
وزیر اور نائب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ میں نے ہمراہ عمر فاروق رضی کے گیارہ حج کیے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تین
عمرہ کیے کاتب آپ کے عبد الرحمن بن خلف خزاعی وزید بن ثابت وزید بن ارقم تھے اور
قاضی آپ کے مدینے میں زید بن ابی النمر اور ابوامیہ شریح بن الحارث کندی کوفہ میں
اور قیس بن العاص سہمی مصر میں تھے بعد اونکے کعب بن یسار رہے اور حاجب آپ کے یرقی یا شیر
غلام آزاد آپ کے تھے اور حاکم آپکی طرف سے مصر میں عمرو بن العاص سہمی تھے پھر اونکو

بدلکر بجاے اونکے عبد اللہ بن ابی سرح عامری مقرر کیا اور شام میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ تھے

حلیۂ شریف

آپ دراز قد جسیم رنگ سپید مائل بسرخی سرخ چشم خفیف العارضین تھے اور اضبط تھے یعنی دونوں ہاتھوں سے برابر کام کرتے تھے آپکی صفت توریت میں یہ ہے جو وہب نے ذکر کی قرن من حدید امین شدید یعنی ایک پہاڑ خورد سخت امانت دار تھے

فصل ششم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بیان میں

ہجرت کا تیسواں سال تھا اور دسواں سال آپکی خلافت کا بعد فراغت حج آپ مکہ معظمہ میں آئے اور چت لیٹے ہوے تھے ناگہاں دونوں ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے اور دعا کی کہ خداوندا قوت میری ضعیف ہو گئی اور بوڑھا ہو گیا میں اور رعیت میری منتشر ہو گئی پس قبض کر روح میری اپنی جانب پھر نہ ختم ہوا وہ مہینہ ذالحجہ کا کہ آپ شہید ہو گئے معدان بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ آپ نے درمیان خطبہ کے فرمایا کہ مجھے خواب میں مرغ نے ایک یا دو ٹھونگ ماری ہیں پیچ اسکی تعبیر یہ کی ہے کہ اجل میری قریب ہے اور تم لوگ ارادہ کروگے کہ میں خلیفہ اپنا کسیکو کروں پس اللہ تعالی اپنے دین اور اپنے رسول کی خلافت کو ضایع نہیں کریگا اگر موت نے میری عجلت کی تو شوری خلافت کا چھ شخصوں کے درمیان میں ہے جن سے راضی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آپ سے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ چھ شخص کون ہیں فرمایا عثمان علی سعد طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین زہری نے کہا عمر فاروق کسی مشرک بالغ کو مدینے میں نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن شعبہ جو والی کوفہ تھے اونھوں نے آپکی خدمت میں تحریر کیا کہ یہاں ایک لڑکا کاریگر فیروز نام ہے کنیت اوسکی ابولولو ہے اور وہ بہت سے کاموں میں وقفیت رکھتا ہے مثل نجاری و نقاشی و سوداگری وغیرہ کے اگر آپ اوسکو بلا لیجئے تو لوگوں کو بہت نفع ہوگا آپ نے اوسکو آنے کا اذن دیا مغیرہ نے فی ماہ سو درہم ٹکس اوسپر لگایا اس وجہ سے کہ یہ مغیرہ کا غلام تھا فیروز نے اسکی شکایت حضرت عمر سے کی آپ نے

فرمایا احسن الی مولاک واتق اللہ احسان کر اپنے مالک کے ساتھ اور ڈر اللہ سے تو اتنے
کام جانتا ہی یہ ٹکس کچھ زیادہ نہیں ہی ابولولوہ کو اس جواب سے کمال غصہ ہوا اور دل مین کہا کہ انکا
عدل سوائے میرے سبکو شامل ہی کیا وجہ ہی کہ میرے ساتھ انصاف نہیں کرتے پس ارادہ آپکے
قتل کا کیا اور ایک خنجر دو سرا بنایا پھر اوسکو زہر مین بجھایا اور ہرمزان کو دکھایا کہ دیکھ یہ کیسا ہی
اوسنے کہا تو جسکو اس خنجر سے مار یگا وہ زندہ نہ رہیگا ایکدن حضرت عمر نے اوسکو بلوا کر فرمایا
کہ ایک ہوا چکی تیار کر جس سے تمام شہر کو آرام ہو اوسنے جواب دیا کہ آپ کے واسطے ایسی چکی بناونگا
کہ مشرق سے مغرب تک اوسکا ذکر ہو آپ نے فرمایا کہ یہ غلام میرے قتل کی خبر دیتا ہی طبری
کہتے ہین کعب احبار نے آکر کہا ای امیر المومنین تم وصیت کرو تین روز کے بعد تمہارا انتقال
ہوگا فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا عرض کیا مین آپکی صفت و حلیہ توریت مین پاتا ہون اب
اجل آپکی موجود ہوگئی ہی اس واقعہ کے بیان کے وقت آپ نہایت صحیح و تندرست تھے
پھر دوسرے دن کعب احبار آئے اور کہا ای امیر المومنین دو یوم گذر گئے اب صرف ایکدن
آپکی حیات کا باقی ہی صبح کو جب حضرت عمر فاروق نماز کے واسطے برآمد ہوے فرمایا کہ جو
شخص نماز کو ترک کرے اوسکو اسلام سے کچھ حظ حاصل نہین ہی اور حسب عادت صفونکو
برابر کرا کے خود بھی ملاحظہ کرنے لگے ناگہان صف مین ابولولوہ بھی تھا اوس شقی نے آپکو
اوسی خنجر مذکور سے تین ضربین لگائین اور ایک روایت مین چھ ضرب کا ذکر ہی منجملہ اوسکے
ایک ضرب زیر ناف لگائی اور اوسی سے آپکو قتل کیا آپ کے ہمراہ کلیب بن نصر بھی شہید
ہوے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ابولولوہ نے سات آدمیون کو مسجد مین شہید کیا اور
ایک جماعت کو زخمی تب عبدالرحمن بن عوف نے ایک خود اوسپر کھینچ مارا پھر اوسکو پکڑ لیا
جب اوسنے اپنے تئین گرفتار پایا اپنی چھری سے اپنا گلا کاٹ لیا حضرت عمر فاروق کو
جب گرمی لوہے کی معلوم ہوئی زمین پر گرے اور فرمایا لوگون مین عبدالرحمن بن عوف
ہین عرض کیا ہان ای امیر المومنین فرمایا کہو کہ لوگونکو آگے بڑھکر نماز پڑھائین پس ابن عوف نے

نماز پڑھائی اور عمر رضی اللہ عنہ زمین پر پڑے تھے پھر اونکو اوٹھا کر گھر میں لے گئے اپنے فرزند عبد اللہؓ یا ابن عباسؓ سے فرمایا کہ باہر جاکر دیکھو مجکو کس نے قتل کیا ہی عرض کیا ای امیر المومنین ابو لولو غلام مغیرہ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ قَتْلِيْ اِلَّا عَلٰى يَدِ رَجُلٍ لَمْ يَسْجُدْ لِلّٰهِ سَجْدَةً وَّاحِدَةً سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے جسنے نہیں مقرر کیا میرا قتل لیکن ہاتھ پر اوس مرد کے جسنے ایک سجدہ بھی اوسکا نہین کیا مطلب یہ ہی کہ مسلمانکو میرے مظلمہ سے بچایا اور فرمایا ای عبد اللہ عائیشہ رضی اللہ عنہا سے جاکر کہہ کہ آپ مجکو اجازت دیتی ہین کہ مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دفن ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اب صرف ایک قبر کی جگہ ہی وہ مین نے اپنے واسطے رکھی تھی لیکن عمر پر سے قربان کرتی ہوں آپ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے فرمایا جب جنازہ تیار ہو تو وہان لیجاکر پھر اذن طلب کرنا اگر اجازت دین تو سبحان اللہ ورنہ مقابر مسلمانان مین دفن کر دینا ای عبد اللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو ہمراہ اکثر کے ہونا اگرچہ نہین ہی آدمی ہوں اور لوگون سے کہدے کہ لاوین آپ مہاجرین و انصار آتے تھے اور روتے اور آپکی صفت بیان کرکے اوٹھے جاتے تھے شکم مبارک سیاہ چادر سے بندھا ہوا تھا اور خون ٹپکتا تھا لوگون نے وصیت طلب کی فرمایا کتاب اللہ پر عمل کرنا اگر اسکا اتباع نہ کروگے گمراہ ہو جاوگے اور مہاجرین کیواسطے تمکو وصیت کرتا ہون کہ وہ لوگ تھوڑے ہیں اور دوسرے بہت اور انصار کی بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ دین کے گھر ہین اور اعراب کی بھی وصیت کرتا ہون کہ تمہارا اصل اور مادہ ہین اور اہل ذمہ کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تمہارے طریق اور تمہارے کنبون کا رزق ہے اور وصیت فرمائی کہ کفن مین اسراف نہ کرنا اگر اللہ تعالی کو منظور ہے تو وہان مجکو بہتر کفن پہنایا جائیگا ورنہ یہ بھی چھین لیا جائیگا اور میرے جنازہ مین عجلت کرنا اگر مجکو اللہ کے نزدیک کچھ مرتبہ ہی تو وہ جلد میسر ہو گا ورنہ تمہارے کندھون سے بوجھ اوتریگا بعد اسکے سکرات موت لاحق ہوئے اور تیئیسوین سال ہجرت کے بروز پنجشنبہ اٹھائیس تاریخ ماہ ذی الحجہ کو آپ کی روح مقدس نے جنت الفردوس کو پرواز کیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ آپؓ کے

حضرت عمر فاروق کا وصیت فرمانا

صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی وفات سے پہلے دوسال پے در پے روزے رکھے عمر شریف
تریسٹھ برس کی تھی اور بعض روایت میں پینسٹھ برس کی خلافت آپ کی دس سال چھ ماہ ایکدن
کم ہوئی صہیب بن سنان رومی نے نماز جنازہ پڑھی اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دفن ہوئے مرویات آپ کے کتب احادیث میں پانچسو سینتیس
حدیثیں ہیں نقش خاتم آپکا یہ تھا کفی بالموت واعظا یعنی نصیحت کے واسطے موت
کافی ہے آپ کے انتقال کے روز آفتاب کو گہن لگا

فصل ہفتم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے بیان میں نو پسر چار لڑکیاں
تھیں **اول** حضرت عبداللہ جنکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی بچپن میں بمقام مکہ مکرمہ ہمراہ آپکے
اسلام لاے اور وقت ہجرت تیرہ برس کے تھے بدر اور احد کے سوا سب لڑائیوں میں حاضر
رہے چوراسی سال کی عمر میں بمقام مکہ مکرمہ انتقال ہوگیا اور موضع فخ میں دفن ہوے
اور آپکی نسل بھی باقی ہے اور مرویات آپ کے ایک ہزار چھ سو تیس احادیث ہیں اتباع سنت
میں ضرب المثل تھے مصنفی شرح موطا میں آپ کے فضائل مرقوم ہیں دوم عبدالرحمن اکبر
برادر عبداللہ ہیں ان دونو صاحبزادوں کی ماں زینب بنت مظعون جمحی تھیں انھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے لیکن کوئی روایت نہیں کی سوم زید اکبر ان کی
ماں حضرت ام کلثوم بنت علی مرتضیٰ بنت حضرت فاطمہ زہرا ہیں لکھا ہے کہ انکو ایک پتھر دو
قبیلون کی لڑائی میں لگا تھا اسی کے صدمہ سے انتقال ہوگیا انکی نسل باقی نہیں ہے چہارم
حضرت عاصم انکی ماں ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تھیں یہ وہی عاصم ہیں جنھون نے
اوس عورت کی لڑکی سے نکاح کیا تھا جو دودھ میں پانی ملاتی تھی اور اوسکی حکایت یون
ہے ابو وائل نے ذکر کیا کہ حضرت عمر فاروق کا گذر ایک بڑھیا پر ہوا وہ شیر فروش تھی سوق لیل میں
اوس سے فرمایا ای بڑھیا تو مسلمانون اور زائران بیت اللہ کو دھوکا نہ دیا کر اور دودھ میں پانی
ملاکر فروخت نکیا کر اوسنے کہا بہت اچھا پھر جب دوبارہ اودھر گذر ہوا فرمایا ای بڑھیا میں نے

اور رونا تھا محب طبری کہتے ہین کہ ایک شخص اوسکے بیٹے سے ناقل ہے کہ وہ مرد و دمجکو بھی شیخین رض کے برا کہنے پر حکم کرتا تھا اور مارتا تھا لیکن مین نے یہ کام نہین کیا نعوذ باللہ من ذلک ای اللہ برتر تو ہمکو توفیق عنایت فرما اپنے رسول مقبول اور اوسکے اصحاب کبار کی اطاعت اور محبت کی

اور بچا ہمکو اونکی نافرمانی اور بغض و عداوت سے

باب چہارم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفۂ سوم امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ مین

فصل اول حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور اسم مبارک و کنیت و اسلام وغیرہ مین آپ قریش مین عالی نسب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبد مناف مین اسطور سے مل گئے ہین کہ عفان بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے امیہ کے وہ عبد شمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے آپ کے اور عبد مناف کے درمیان چار پشتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد مناف کے درمیان تین پشتہین اس بنا پر آپ اقرب برسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین باہر چہار مین والدہ آپکی اروی بنت کریز ہین وہ بیٹی ہین ربیعہ کے وہ بیٹے حبیب کے وہ بیٹے عبد شمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے اور نانی آپکی ام حکیم عبد المطلب کی بیٹی ہین یہ قدیما اسلام لائین اور دوم تہم ہجرت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقام طائف مین بعد چھ سال عام الفیل کے پیدا ہوے مسلمان ہونے سے پیشتر آپ بڑے مالدار اور قریش مین معزز و ممتاز بڑے سخی بڑے شرم و حیا والے تھے بڑے سلیم الطبع افعال جاہلیت سے بہت محفوظ رہتے تھے اسی سبب سے آپکو تشبیہ ساتھ انبیا علیہم السلام کے دی گئی ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر آپ مسلمان ہوے اوسوقت عمر آپکی اونتیس یا تینتیس سال کی تھی آپکے اسلام کی خبر آپ کے چچا حکم بن العاص کو ہوئی وہ بہت ناراض ہوے اور آپکو رسی سے باندھا اور کہا کہ تو نے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اور نیا دین اختیار کیا جبتک اس نئے دین کو نہ چھوڑیگا ہرگز اس قید سے رہا نکرونگا آپ تو سچے دل سے پکے مسلمان ہو چکے تھے

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا بیان

کیا سمجھتے تھے اوس سختی کو اگر جان بھی جاتی رہتی ایمان جاتا فرمایا قسم ہی اوسی اللہ کی جسکا دین حق مین نے اختیار کیا ہی ہرگز نہ پھرونگا اس دین متین سے جب اس درجہ مضبوطی آپکی دیکھی عاجز آکر چھوڑ دیا اور آپ بعد حضرت ابوبکر و علی و زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے اول شخص ہین اسلام لانے والون مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ کے ساتھ کردی پھر جب اون بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا آپ نے دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کو بھی آپ کے ساتھ بیاہ دیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام کلثوم کو عثمانؓ کے ساتھ بیاہ دیا فرمایا ای کلثوم تیرا شوہر یعنی عثمانؓ بہت مشابہ ہی تیرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تیرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بزرگی تمام اولاد آدم مین سوا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے کسیکو میسر نہین ہوئی کہ کسی پیغمبر علیہ السلام کی دو لڑکیان اوسکے نکاح مین آئی ہون چونکہ دو صاحبزادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمنزلہ دو نور کے تھین اور وہ آپ کے نکاح مین آئین اسی واسطے آپکا لقب ذوالنورین یعنی دو نور والے ہوا پھر جب ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا بھی انتقال ہوگیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی بیٹیان عثمانؓ کے نکاح مین دو وَلَوْ اَنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ اِبْنَةً زَوَّجْتُكَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ اگر میری چالیس بیٹیان ہوتین تو یکے بعد دیگرے ای عثمانؓ تیرے نکاح مین دیدیتا یہانتک کہ ایک بھی باقی نہ رہتی اور ملا علی قاری رحمہ نے شرح فقہ اکبر مین تحریر کیا ہی رُوِیَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ مِائَةَ بِنْتٍ یَمُتْنَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ زَوَّجْتُكَ اُخْرٰی یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ اگر میری سو لڑکیان ہوتین اور یکے بعد دیگرے انتقال کرتی جاتین تو مین سبکو یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح مین دیتا

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے

مناقب مین وارد ہین **آیت** اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین پھر بعد خرچ کرنے کے احسان نہین رکھتے ہین ایذا نہین دیتے ہین واسطے اونکے اجر اونکا ہی اونکے رب کے پاس اور نہ اونپر ڈر ہی نہ وہ غم کھاوینگے **ف** کلبی مفسر نے کہا یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل ہوئی ہی روایت ہی کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نقد اور مال سے بخوشی خاطر و رضائے الٰہی مدد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے واسطے ایک شب صبح تک دعا کی یا رَبِّ رَضِیْتُ عُثْمَانَ فَارْضَ عَنْهُ ای رب مین عثمانؓ سے رضی ہون پس تو بھی اوس سے راضی ہو پس آیۂ کریمہ مذکورہ نازل ہوئی اور **آیت** یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ **ترجمہ** ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی ہی سود سے اگر تم مومن ہو **ف** عطاء بن ابی رباح اور عکرمہ نے فرمایا یہ آیت حضرت عثمان اور عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی شان مین نازل ہوئی ہی اور قصہ اسکا یہ ہی کہ ایک مرتبہ ان دونون صاحبون نے ایک شخص سے بطریق بیع سلم کچھ کھجورین خرید کین جب وقت کھجور توڑنیکا آیا صاحب کھجور نے بمنت عرض کیا کہ نصف حق اپنا اسوقت لے لیجیے اور بقیہ فلان وقت مع زیادتی کے ادا کرونگا اسوجہ سے کہ اگر کل قرضہ آپکا اسوقت مین دیدونگا تو میرے اہل و عیال کو اسقدر نہ بچیگا کہ اونکے خرچ کو کفایت کرے اونھون نے اس بات کو قبول فرمایا اور جب وقت ادائی کا آیا اوس زیادتی کو طلب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ نے اونکو سود سے منع فرمایا اور آیۂ مذکورہ نازل ہوئی اور یہ **آیت** وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا **ترجمہ** اور جو لوگ تابعداری اللہ اور رسول کی کرتے ہین پس یہی لوگ اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور اچھی ہی انکی رفاقت **ف**

عکرمہ نے کہا مراد شہداء سے حضرت عثمان و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور یہ **آیت** وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** اور جسوقت آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے
والے پس کہہ تو سلام ہے تم پر **ف** عطا ابن ابی رباح نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونھیں
لوگوں سے ہیں اور یہ **آیت** وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ
هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ **ترجمہ** اور بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہیں ایک گونگا کچھ کام نہیں کر سکتا
اور وہ بوجھ ہے اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچھ بھلا نہ کر لاوے کہیں برابر ہے وہ اور ایک
شخص جو حکم کرتا ہے انصاف پر اور ہے سیدھی راہ پر **ف** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
فرمایا کہ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں کہ اونکا ایک غلام تھا اور
وہ غلام اسلام کو مکروہ رکھتا تھا اور حضرت عثمان کو صدقات اور نفقات سے منع کرتا تھا اور یہ
آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ **ترجمہ**
فرمایا اللہ تعالی نے محمد رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں زیادہ سخت ہیں کافروں پر رحم
دل ہیں آپسمیں **ف** حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے عثمان بن
عفان رضی اللہ تعالی عنہ مراد ہیں اور یہ **آیت** وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ **ترجمہ**
اور رب تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جو پسند کرتا ہے **ف** جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میرے اصحاب کو لوگوں میں سے
چن لیا ہے اور صحابہ سے میرے واسطے چار شخص کو پسند فرمایا اور اونھیں چاروں میں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شمار کیا اور یہ **آیت** وَالْعَصْرِ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ **ترجمہ** قسم زمانے کی بیشک انسان بیچ نقصان کے ہے مگر جو یقین لائے
اور بھلے کام کیے اور آپسمیں وصیت کی دین حق کی اور وصیت کی صبر کی **ف** بعض

مفسرین نے فرمایا ہی کہ مراد تتواصو بالحق سے عثمان رضی اللہ عنہ ہین اور یہ آیت وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ
ترجمہ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے ایمان والے اور گواہ اپنے
رب کے پاس واسطے اونکے مزدوری ہی اونکی اور نور اونکا ف ضحاک مفسر نے فرمایا حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انھین لوگون سے ہین اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ
لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ترجمہ بیشک وہ لوگ کہ سبقت کرگئی اونکے
واسطے ہمارے نزدیک نیکی اونکی یہی لوگ دوزخ سے دور رہینگے ف حضرت علی
مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہین عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ انھین لوگون سے ہین

فصل سوم

اون احادیث مین جو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب
مین ثابت ہین آپکے فضائل و مناقب بکثرت وارد ہین سو وہ فضائل آپ کے جو شامل حضرات
خلفاے راشدین تھے اونکا ذکر مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مین گذرا
اب جو مخصوص آپکی ذات مجمع الصفات کو ہین لکھی جاتے ہین حدیث عثمان مَنْ جَھَّزَ
جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تنگی لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام
تھا شام کے ملک مین مدینہ منورہ سے سو۱۰ دن کی راہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہانکی لڑائی کا ارادہ
فرمایا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھہ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا اوسوقت حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر
کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوے اشرفیون کو دامن مین اوچھالتے تھے اور
فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا کمال فضیلت آپکی اس حدیث سے ثابت ہوئی
حدیث عثمان مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو رومہ کا کنوان کھدوا کر درست کر دے اوسکے
لیے بہشت ہی **ف** رومہ ایک کنوان تھا مدینہ منورہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہان
تشریف لائے تو میٹھا پانی سوا اوس کنوین کے کہین نہ تھا اور وہ کنوان بگڑ گیا تھا تو آپ نے اوسکے
درست کر دینے والے کو بہشت کا وعدہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو بنوا
دیا اور مستحق جنت کے ہو گئے اسی مضمون کی یہ دوسری حدیث ہی **حدیث** عثمان مَنْ يَشْتَرِي
بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونَ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کنوین کو مول لیوے پھر اوسکا
ڈول اوس کنوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے
اپنی ملکیت مین نرکھے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ مین
تشریف لائے تو وہان سوا ایک کنوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنوان بگڑ گیا تھا حضرت نے
فرمایا کہ جو اس کنوین کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملے گی حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ
نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب تیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے
روکا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار
اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین وقف کر دیا تاریخ الخلفاء مین ہی
أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ خَصْلَتَانِ لِعُثْمَانَ لَيْسَتَا لِأَبِي بَكْرٍ وَ
لَا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَبْرُ نَفْسِهِ حَتّٰى قُتِلَ وَجَمْعُ النَّاسِ عَلَى الْمُصْحَفِ یعنی عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت ہی کہ دو صفت حسنہ حضرت عثمانؓ مین ایسی تھین کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و
عمرؓ مین بھی پائی نہین گئین ایک صبر کرنا آپکا اپنے نفس پر یہانتک کہ شہید ہوئے دوسرے
جمع کرنا لوگونکا اوپر ایک قرآن کے **حدیث** عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّي خَشِيتُ
اَنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عثمانؓ نہایت

شرم و الامر دہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے

ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مین نے پوچھا یا حضرتؐ صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمانؓ کے آتے ہی کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنے عثمانؓ حیا کے سبب اپنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے اس حدیث سے کمال حیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی

حدیث ابن عمرؓ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ **قَالَهُ** لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب ور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمانؓ کی بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو بلکہ اپنی زوجہ کی تیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اون مین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا اور اوسی معرکہ مین جب بیعت رضوان تمام صحابہ نے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ پر عثمانؓ کی بیعت کی اور اپنے دست مبارک کو فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان کا ہے اس حدیث سے کمال درجہ بزرگی آپ کی پائی گئی

حدیث عائشۃؓ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہ شرم کرون مین جس سے فرشتے شرماتے ہین

یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ **ف** یہ حدیث امام مسلم کی روایت سے اوپر
گذر چکی ہی **حدیث** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد کا جنازہ آیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑھی لوگون نے عرض کیا کہ آپ تو کبھی کسی جنازے کی نماز ترک
نہین کرتے ہین آپ نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یعنی یہ
شخص عثمان رض سے بغض رکھتا تھا پس بغض رکھا اوس سے اللہ عزوجل نے **حدیث** عبد الرحمن
بن خباب سے روایت ہی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرت کا سامان تیار کر دیا او
تین سو اونٹ مع اونکے سامان کے اور ایک ہزار اشرفیان نذر کین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ یعنی اب کوئی چیز عثمان کو بعد اس عمل کے
ضرر نکریگی **حدیث** ایک مرتبہ کوہ ثبیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابو بکر و
عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے ناگہان اوس پہاڑ نے جنبش کی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُسْکُنْ ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ یعنی اے
ثبیر ساکن ہو جا تیرے اوپر سوائے نبی اور صدیق اور دو شہیدون کے اور کوئی نہین ہے
حدیث مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فتنون کا ذکر کیا جو آپ کے بعد ہونیوالے تھے اتنے مین اوس طرف سے عثمان رض کا گذر ہوا حضرت نے
اشارہ انکی طرف کر کے فرمایا ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی یعنی عثمان رض اوس روز اوپر حق کے
ہونگے **حدیث** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ
فَلَا تَخْلَعْہُ شاید کہ اللہ تعالے پہناویگا تجکو ایک قمیص پس اگر ارادہ کرین لوگ تجسے
اوسکے اوتارنے کا پس نہ اوتارنا تو اوسکو **ف** یہ حدیث اشارہ ہی طرف خلافت
حضرت عثمان رض کے **حدیث** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا پھر عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے حق مین فرمایا کہ یُقْتَلُ

هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا یعنی عثمانؓ مظلوم شہید ہونگے **حدیث** ابو سہلہ مولی حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے کان مین بات کہی
پس عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوگیا جس روز حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا ہم لوگون نے باغیون سے
مقابلہ کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے عہد لیا ہی مین اوسپر صبر کرونگا
ف معلوم ہوا کہ وہ سرگوشی حضرتؐ کی خبر تھی عثمانؓ کی شہادت کی **حدیث** حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ تمام مسلمانون سے اول حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع اہل وعیال کے
حبشہ کی طرف ہجرت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ عُثْمَانَ لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَى اللّٰهِ بِاَهْلِهٖ
بَعْدَ لُوْطٍ یعنی عثمانؓ پہلے شخص ہین جنھون نے ہجرت مع اپنے اہل کے کی بعد حضرت لوط علیہ السلام کے
اور آپ کے حالات مین لکھا ہی کہ جب زیارت قبور کو جاتے موت کو یاد کرکے اسقدر روتے کہ ریش مبارک
آنسوون سے تر ہوجاتی لوگ عرض کرتے کہ آپ ذکر جنت ونار سے اتنا نہین روتے ہین جتنا اس مقام پر
فرماتے کہ قبر اول منزل آخرت کی ہی اگر یہان خیریت ہی تو بعد اسکے بھی آسانی ہی اور اگر یہان تکلیف ہوئی
تو پھر مصیبت ہی مصیبت درپیش ہی صبر آپکا اس درجہ تھا کہ مظلوم شہید ہوے اور اف نکیا حیا
اور شرم اس مقدار تھی کہ تنہا مکان مین دروازہ بند کرکے بھی غسل کرتے شرم آتی تھی حسن بصریؒ سے
روایت ہی کہ شدت حیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مرتبہ تھی کہ تنہا مکان مین جاکر دروازہ بند کر دیتے
تھے اور کپڑون کو بھی بدن سے نہ اوتارتے تھے بلکہ کپڑون کے ساتھ ہی غسل کرتے تھے آپکی شان مین
کہا گیا ہی ؎ حیا بجز بیت کا نزاد یا ورنسبت ✤ ولی درو ہی بجز عثمانؓ گزیست ✤ ابی امامہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا حیاوالا اس امت مین بعد انبیاء علیہم السلام
کے عثمانؓ بن عفان ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر نبی کے واسطے جنت مین ایک
رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عثمانؓ کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی داخل جنت ہونگے

فصل چہارم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بیان مین

بعد وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بروز سہ شنبہ سنہ ۲۳ ماہ ذوالحجہ مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتفاق تمام صحابہ اور مسلمانون نے بیعت کی اور یہ شروع سال تھا سنہ ۲۴ کا بعض روایات مین بروز شنبہ غرہ محرم سنہ ۲۴ کو یہ بیعت ہوئی ہی مختصر مین لکھا ہی کہ جب وفات حضرت فاروق اعظم کو تین دن گذر گئے تب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار حمائل کیے ہوے اور وہ عمامہ باندھے ہوے تھے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا تھا مکان سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا اے لوگو مین نے تمسے تمہارے امام کو سر اور جہر اور دریافت کیا لیکن نہین پایا تمکو کہ برابر کرو تم کسی شخص کو ان دو مردون سے یعنی علی یا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پھر فرمایا اے علیؓ اوٹھو پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوٹھکر نیچے منبر کے کھڑے ہوے اور عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونکا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم مجھسے بیعت کروگے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے فعل پر حضرت علیؓ نے فرمایا اللّٰھُمَّ لَا وَلٰکِنْ عَلٰی جَھْدِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَطَاقَتِیْ یعنی اتنی قوت مین نہین رکھتا ہون ولیکن جسقدر میری کوشش اور طاقت ہوگی کرونگا عبد الرحمن نے ہاتھ علیؓ کا چھوڑ دیا پھر کہا اوٹھو اے عثمانؓ وہ اوٹھے اونکا ہاتھ پکڑ کے کہا مین تمسے بیعت لیتا ہون سو کیا تم میری بیعت کروگے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور فعل ابی بکرؓ و عمرؓ پر حضرت عثمانؓ نے کہا اللّٰھُمَّ نَعَمْ یعنی ہان مین مستعد ہون تب عبد الرحمن نے سر اپنا مسجد کی چھت کیطرف اوٹھا کر کہا اَللّٰھُمَّ اِسْمَعْ قَدْ خَلَعْتُ مَا فِیْ رَقَبَتِیْ مِنْ ذٰلِکَ فِیْ رَقَبَۃِ عُثْمَانَ یعنی اے اللہ تو سنتا ہی کہ تحقیق پہنا دیا ہمنے جو ہماری گردن پر تھا یعنی امر خلافت سے عثمانؓ کی گردن مین پھر تمام لوگ ازدحام کر کے حضرت عثمانؓ سے بیعت کرنے لگے اور عبد الرحمنؓ منبر پر اوس جگہ تھے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرت عثمانؓ اونکے نیچے کے درجہ مین تھے اور لوگ بیعت کرتے جاتے تھے اور عبد الرحمنؓ جسوقت بیعت کرنے کو اوٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّاسَ یَاْبَوْنَ اِلَّا عُثْمَانَ یعنی دیکھتا ہون مین آدمیون کو کہ انکار کرتے ہین بیعت سے سوائے عثمانؓ کے اور وہ اول تے

حاشیہ: [illegible]

عبدالرحمن بن عوفؓ سے کہا کہ تمنے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کی اور علی کرم اللہ وجہہ کو چھوڑ
دیا کہا میرا کیا قصور ہے مین نے تو علیؓ ہی سے ابتدا کی تھی اور کہا تھا اُبایعک علی کتاب اللہ و
سنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکرؓ وعمرؓ یعنی بیعت کرتا ہون مین تمسے ای علیؓ اوپر اللہ کی کتاب
اور سنت رسول اور سیرت ابی بکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا فیما استطعت
یعنی جسمین جیسی مین مجکو قوت ہوگی پھر مین نے اسیطرح حضرت عثمانؓ سے کہا اونھون نے
اس بات کو قبول کیا طبقات شعرانی مین ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ دن کو روزہ
رکھتے شب کو قیام کرتے تھے اور تھوڑا سا اول رات مین سو رہتے تھے اور بسا اوقات ایک
رکعت مین ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے اور لوگونکو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے ایک ازار
عدنی موٹی قیمتی چار یا پانچ درہم کی پہنے رہتے تھے اور لوگون کو عمدہ کھانے کھلاتے تھے خود
گھر مین جاکر سرکہ وتیل کھاتے تھے آپنے غلام کو اپنے پیچھے سوار کیا کرتے تھے اور اسکو عیب
نجانتے تھے آپکے ایام خلافت مین بہت فتوح ہوے جلال الدین سیوطیؒ نے اونکا ذکر اسطرح
کیا ہے مثل سابور اذربیہ سواحل اردن سواحل روم اصطخر اخری فارس اولی طبرستان سجستان
اساورہ رہی قبرس ارض خراسان نیشاپور طوس سرخس مرو بیہق جب اسقدر فتوحات ہوے
تو خراج کثیر اور مال وافر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پھر خزانے مقرر فرمائے لوگون کے
وظیفے جاری کیے گئے ایک ایک آدمی کو ایک ایک لاکھ بدرہ مرحمت فرماتے ہر بدرہ مین چار ہزار
اوقیہ ہوتے تھے پھر خوب غنا پھیلی یہانتک حضرت عثمانؓ غنی کی خلافت نے مسلمانون کو غنی
کردیا کہ صاحب زکوۃ ہوگئے اسی اسی ہزار درم زکوۃ کے نکالنے لگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی
ایسی وسعت اور فراخی ہوئی کہ بہت سے باغات اور عمارات اور زمین مزروعہ کے مالک ہوگئے
اور بسبب فتوحات مذکورہ کے اللہ تعالی کا دین مصداق ویکون الدین کلہ للہ کا ہوگیا اور
اطراف عالم کو گھیر لیا اور یہ تمام واقعات خلافت کے چھٹے سال تک ختم ہوگئے جیسا کہ تاریخ
الخلفا مین لکھا ہے قال الزہری ولی عثمان اثنتی عشرۃ سنۃ یعمل ست سنین لا ینقم الناس

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی عبادت اور زہد کا بیان

فتوحات زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور غنا کا بیان

عَلَيْهِ شَيْئًا وَ اَنَّهُ لَاَحَبُّ اِلٰى قُرَيْشٍ مِّنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِاَنَّ عُمَرَ كَانَ شَدِيْدًا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا وَلِيَهُمْ عُثْمَانُ لَانَ لَهُمْ وَ وَصَلَهُمْ یعنی زہری کہتے ہیں کہ بارہ سال تک خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی چھ برس تک کسینے اونکی خلافت پر حرف نرکھا اور قریش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے زیادہ اونکو محبوب رکھتے تھے بدینوجہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت اونکے اوپر تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نرمی اور صلہ رحم فرمایا اونکے ساتھ انتہی

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن شریف کو لغت قریش پر جمع کرنا

تفسیر اتقان اور شرح بخاری میں آپ کے کلام مجید جمع کرنیکے وجوہات طول اور بسط کے ساتھ مذکور ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ ابتدا میں قرآن شریف قریش کے لغت میں نازل ہوا بعد ازان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ دوسری قوموں کو اس لغت میں پڑھنا مشکل ہے جناب باری میں وسعت کی دعا کی یعنی حصر قرارت لغت قریش میں باقی نرہے وحی نازل ہوئی کہ ہر شخص موافق اپنے لغت کے تلاوت کرے یہی حکم خلافت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ تک باقی رہا لیکن جسوقت عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اہل شام و عراق اختلاف قرارت پر جھگڑتے ہیں اور نوبت فتنہ و فساد کی یہانتک پہونچی ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے اور ہرگروہ اپنی قرأت کو دوسرے سے بہتر اور صحیح کہتا ہے پس آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ قرآن شریف اوسی لغت قریش پر جسپر نازل ہوا تھا ایک جگہ جمع کردیا جاوے اور اوسی لغت میں تمام لوگ پڑھیں کیونکہ صرف بوجہ تکلف اور دشواری کے یہ صورت اختیار کیگئی تھی اور اب وہ تکلیف باقی نہیں ہے ہر شخص کو لغت قریش کے ساتھ مناسبت ہوگئی ہے اور اب اوس صورت کے باقی رکھنے میں یعنی ہر شخص اپنے لغت میں پڑھے فتنہ و فساد درپیش ہے اس ارادے کو آپ نے حضرت علیؓ اور دیگر صحابۂ کبار مہاجرین و انصار پر ظاہر کیا سبھون نے اس رائے کو پسند اور قبول کیا تب آپ نے وہ قرآن شریف جو حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بکوشش وسعی حضرت عمر فاروق جمع کیا گیا تھا اور حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا طلب فرمایا اور زید بن ثابت انصاری و عبداللہ بن
زبیر و سعد بن العاص و عبدالرحمن بن الحارث رضی اللہ تعالی عنہم کو حکم کیا کہ جو کچھ تمام مصاحف
میں آیات قرآنیہ ہیں ایک مصحف میں جمع کرو و لغت قریش پر اور گروہ ثلثہ قرشیین سے فرمایا کہ اگر
درمیان تمہارے اور زید بن ثابت کے خلاف پڑے تو موافق لغت قریش کی کرنا کیونکہ نزول
قرآن لغت قریش میں ہوا ہے تاکہ جمع کامل طور پر ہو جاوے اور تفرق صحائف اور تفرق لغات
کچھ بھی باقی نہ رہے اور ماورا اوسکے جو آیات قرآنیہ متفرق اور بلغات مختلفہ جابجا پراگندہ تھیں
سبکے جلادینے کا حکم کیا اسواسطے کہ سد باب خلاف و رفع منازعت ہو جاوے اور
قیامت تک اسکا نشان نہ ملے اگرچہ سوا جلادینے کے اور بھی صورتیں مثل غرق اور دفن
کردینے کے تھیں لیکن ان دونوں صورتوں میں ممکن تھا کہ کسیوقت کوئی جزو اسکا برآمد ہوجاتا
اور پھر مسلمانوں میں وہی تفرقہ پڑتا بعدہ پانچ نسخہ اوس قرآن شریف کے یا چار اور ایک روایت میں
سات نقل کرکے ایک مکہ مکرمہ اور ایک یمن اور ایک شام اور ایک بحرین ایک بصرہ ایک
کوفہ کو روانہ فرمائے اور ایک نسخہ مدینۂ منورہ میں پس اس صورت کی جمع سے معلوم ہوا کہ
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے جمع کرنیکے یہ معنی ہیں کہ تمام سورتوں کو ایک صحیفہ
میں بلغت قریش جمع کردیا نہ یہ مراد ہے کہ متفرق سورتوں کو اکٹھا کیا اور نہ یہ کہ ابتدا کتابت کرائی
اسی وجہ سے علماء نے تحریر کیا ہے کہ فرق جمع صدیقی اور جمع عثمانی میں یہی ہے کہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے باندیشہ فوت جمع کرایا تھا کہ آپ کے عہد میں سُوَر و
آیات یکجا نہ تھے بلکہ لوگوں کو زبانی یاد تھیں یا درخت کی چھال اور پتھر اور پوست وغیرہ پر متفرق لکھے
ہوئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے بہ نیت رفع منازعت فی القرأت یعنی
جھگڑے اور فساد دور کرنے کے لیے کہ ہر شخص اپنے لغت کو بہتر سمجھنے لگا تھا امر جمع کرنیکا فرمایا

فصل پنجم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے پند و نصائح کے بیان میں

فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے تاجروا اللہ تربحوا سوداگری کرو اللہ کے ساتھ فائدہ دیے جاؤگے یعنی ساتھ تلاوت قرآن و ادائے نماز و صدقات کے اور فرمایا آپ نے یکفیک من الحاسد ان یغتم وقت سرورک کفایت کرتا ہے تجکو حاسد سے یہی کہ غم کرتا ہے تیری خوشی کے وقت میں یعنی جو شخص تجپر حسد کرتا ہے تو اوسکی سزا کی کچھ فکر نکر اوسکو خود تجکو تیری خوشی کے وقت تکلیف پہونچتی ہے اور کلمات فصاحت آیات سے آپ کے یہ ہے العبودیة محافظة الحدود والوفاء بالعهود والرضا بالموجود والصبر عن المفقود بندگی حفاظت کرنا ہے اللہ تعالی کی حدوں کا اور پورا کرنا اقرار کا اور راضی ہونا موجود کے ساتھ اور صبر کرنا غیر موجود پر اور آپ کے مواعظ مرغوبہ سے ہے بادروا الیٰ اجالکم بخیر ما یقدرون علیه سبقت کرو اپنی موتون نیکی کے ساتھ جو کچھ قدرت رکھتے ہو تم ے بکوش امروز تا گندم بپاشی ہ کہ فردا بر جوے قادر نباشی ہ تو خود بفرست بر گ رفتن از پیش ہ کہ خویشان را نباشد جز غم خویش ہ اور فرمایا آپنے الا انما الدنیا طویت علی الغرور فلا یغرنکم الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور جانو اور آگاہ ہو کہ دنیا زیر پر لپیٹی گئی ہے پس نہ فریب میں ڈالے تمکو دنیا اور نہ فریفتہ کرے تمکو فریب دینے والا یعنی شیطان اور کلمات بابرکات آپ کے سے یہ ہے ہم الدنیا ظلمة فی القلب وهم الاخرة نور فیه غم دنیا ے دون کا دلکو سیاہ کرتا ہے اور غم آخرت کا دلکو روشن کرتا ہے ولنعم ما قیل ے غم دین خور کہ غم غم دین است ہ ہمہ غمہا فروتر از این است ہ اور فرمایا آپنے الهدیة من العامل اذا اعتزل کالهدیة منه اذا عمل ہدیہ لینا عامل سے حالت معزولی میں مثل ہدیہ غیر معزولی اوسکی کے ہے یعنی شبہہ حرمت سے خالی نہیں ہے اور آپ سے منقول ہے خیر الناس من عصم واعتصم بکتاب اللہ بہترین مردم وہ ہے کہ معصیت سے بچے اور مضبوطی کے ساتھ اللہ تعالی کی کتاب پر عمل کرے اور نصائح فصیحہ و مواعظ بلیغہ آپ کے سے ہے علامات العارف فی ثمانیة اشیاء قلبه مع الخوف والرجاء ولسانه مع الحمد والثناء وعیناه مع الحیاء والبکاء وارادته مع الترک والرضاء

عارف کی آٹھ نشانیان ہین دل مین اوسکے ڈر اور امید ہو اور زبان اوسکی حمد وثناء الٰہی کے ساتھ جاری ہو اور آنکھون مین اوسکی شرم او گریہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور ارادہ ترک دنیا اور رضائے مولا ہو اور فرمایا آپ نے مَنْ حَفِظَ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ لِوَقْتِهَا وَدَوَامَ عَلَيْهَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِتِسْعِ كَرَامَاتٍ اَوَّلُهَا اَنْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَيَكُوْنَ بَدَنُهُ صَحِيْحًا وَتَحْرُسُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَنْزِلَ الْبَرَكَةُ فِي دَارِهٖ وَيَظْهَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ سِيْمَاءُ الصّٰلِحِيْنَ وَيُلَيِّنُ اللّٰهُ قَلْبَهُ وَيَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ وَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ وَيُنْزِلُهُ اللّٰهُ فِيْ جِوَارِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جو کوئی نماز پنجوقتہ کی حفاظت کرے یعنی اونکے وقت پر پڑھے اور مداومت کرے اوسپر اللہ تعالیٰ اوسکو نو کرامتین عنایت فرماویگا اول یہ کہ اوسکو دوست رکھتا ہی اللہ دوم صحت جسمانی عطا ہوتی ہی سوم فرشتے اوسکی نگہبانی کرتے ہین چہارم اوسکے گھر مین برکت اوترتی ہی پنجم اوسکے چہرے سے نشانی صالحین کی ظاہر ہوتی ہی ششم اللہ تعالیٰ دل اوسکا نرم کردیتا ہی ہفتم پل صراط سے مثل برق کے اوتر جاویگا ہشتم اللہ تعالیٰ دوزخ سے اوسکو نجات دیگا نہم رکھے گا اوسکو اللہ تعالےٰ ہمسائگی مین اون لوگون کی کہ نہین خوف ہی اوپر اونکے اور نہ وہ غم کرینگے یعنی صالحین اور متقین اور فرمایا آپ نے اَضْيَعُ الْاَشْيَاءِ عَشَرَةٌ عَالِمٌ لَا يُسْئَلُ عَنْهُ وَعِلْمٌ لَا يُعْمَلُ بِهٖ وَرَأْيٌ صَوَابٌ لَا يُقْبَلُ وَسِلَاحٌ لَا يُسْتَعْمَلُ وَمَسْجِدٌ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ وَمُصْحَفٌ لَا يُقْرَأُ عَنْهُ وَمَالٌ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَخَيْلٌ لَا يُرْكَبُ وَعِلْمُ الزُّهْدِ فِيْ بَطْنِ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَعُمْرٌ طَوِيْلٌ لَا يَتَزَوَّدُ فِيْهِ لِسَفَرِهٖ بہت رائیگان دس چیزین ہین اول وہ عالم جس سے مسئلہ نہ پوچھا جاوے دوم وہ علم جسپر عمل نہ ہووے سوم وہ اچھی عقل جو قبول نہکیجاوے چہارم وہ ہتھیار جس سے کام نہ لین پنجم وہ مسجد جسمین نماز نہ پڑھین ششم وہ قرآن شریف جو پڑھا نہ جاوے ہفتم وہ مال جسکو خرچ نکرین ہشتم وہ گھوڑا جسپر سوار نہون نہم وہ علم زہد دنیا طلب کے شکم مین ہو دہم وہ عمر دراز جسمین زاد آخرت نہ جمع کیا جاوے اور فرمایا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا اَحَبَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ تَرَكَ الذُّنُوْبَ اَحَبَّهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ حَسَمَ

له منبہات ابن حجر کے باب [illegible]
له منبہات ابن حجر کے باب عشاری [illegible]
له منبہات کے باب [illegible] ۱۲

الطمعَ عنِ المسلمینَ احبّہُ المسلمونَ جسنے دنیا کو چھوڑا محبت کرتا ہی اوس سے اللہ برتر اور جو گناہوں سے بچا محبوب فرشتوں کا ہوتا ہی اور جسنے مسلمانوں سے طمع کو منقطع کیا دوست رکھتے ہیں اوسکو مسلمان اور فرمایا حُبّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنیا ثلٰثٌ اِشباعُ الجیعانِ وکسوۃُ العریانِ وتلاوۃُ القرآنِ تین چیزیں دنیا کی مجکو محبوب ہیں بھوکوں کو شکم سیر کرنا اور ننگوں کو کپڑا پہنانا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا اور فرمایا خمسٌ ھُنَّ علامۃُ المتقینَ اوّلُھا اَن لا یجلسُ الّا مَن یُصلِحُ الدِّینَ معہٗ ویَغلِبُ الفرجَ واللسانَ واِذا اصابہٗ شیءٌ عظیمٌ مِنَ الدُّنیا یَراہُ وَبالًا واِذا اصابہٗ شیءٌ قلیلٌ مِنَ الدِّینِ اِغتنمَ ذٰلکَ ولا یملأُ بطنَہٗ مِنَ الحلالِ خوفًا مِن اَن یُخالطَہٗ حرامٌ ویَرَی النّاسَ کُلَّھُم قد نجوا ویَرَی نفسَہٗ قد ھلکت پرہیزگاروں کی پانچ نشانیاں ہیں اول یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس جو اوسکے دین کے کام سنوارتا ہو دوم اپنی شرمگاہ اور زبان پر غالب ہو یعنی زنا نکرے خلاف شرع کلام نکرے سوم جبکوئی بڑی چیز دنیا کی اوسکو ملجاوے اوسکو وبال جان سمجھے اور جب کوئی تھوڑی سی چیز دین کی ملے اوسکو غنیمت جانے چہارم پیٹ بھرکر حلال چیز سے نکھاوے اس خوف سے کہ کہیں اسمیں حرام نہ مل گیا ہو پنجم تمام آدمیوں کو نجات پانے والا دیکھتا ہو اور اپنے نفس کو ہلاک ہونے والا اور فرمایا اِنَّ المؤمنَ فی ستّۃِ انواعٍ مِنَ الخوفِ احدُھا مِن قِبَلِ اللہِ تعالٰی اَن یّاخذَ منہُ الایمانَ والثانی مِن قِبَلِ الحفظۃِ اَن یّکتبوا علیہِ ما یفتضحُ بہٖ یومَ القیامۃِ والثالثُ مِن قِبَلِ الشیطانِ اَن یُّبطلَ عملَہٗ والرابعُ مِن قِبَلِ ملکِ الموتِ اَن یّاخذَہٗ فی غفلۃٍ بغتۃً والخامسُ مِن قِبَلِ الدُّنیا اَن یُّغترَّ بھا وتَشغلَہٗ عنِ الآخرۃِ والسادسُ مِن قِبَلِ الاھلِ والعیالِ اَن یّشتغلَ بھم فیَشغلونہٗ عن ذکرِ اللہِ تعالٰی مرد مومن چھ طرح کے خوف میں ہی ایک تو اللہ تعالی کی طرف سے اس بات کا کہ سلب کرلیوے اوسکا ایمان اور دوسرا کراماً کاتبین کی جانب سے اس بات کا کہ لکھ لیویں اوسکے نامۂ اعمال میں وہ چیز جو اوسکو رسوا کرے قیامت کے دن اور تیسرا خوف شیطان کی جانب سے اس بات کا ہی کہ اوسکے

اعمال باطل کرے اور چوتھا ملک الموت کی طرف سے یہ کہ ناگہان غفلت مین جان نکال
لیوین اور پانچوان خوف دنیا کی طرف سے اس بات کا ہی کہ اپنے اوپر اسکو فریفتہ کرلیوے
آخرت سے بازرکھے اور چھٹا اوسکے اہل و عیال کی طرف سے ہی کہ اونکے ساتھ مشغول ہو جاوے
پھر وہ اوسکو روک رکھین اللہ تعالی کے ذکر سے اور آپ نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین فرمایا
وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا قَالَ الْكَنْزُ لَوْحٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَعَلَيْهِ سَبْعَةُ
أَسْطُرٍ مَكْتُوبٌ فِي إِحْدٰهَا عَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْمَوْتَ وَهُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ
عَرَفَ الدُّنْيَا فَانِيَةً وَهُوَ يَرْغَبُ فِيهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ أَنَّ الْأُمُورَ بِقَدَرٍ وَهُوَ
يَغْتَمُّ لِلْفَوَاتِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْحِسَابَ وَهُوَ يَجْمَعُ الْمَالَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ النَّارَ وَهُوَ يُذْنِبُ وَعَجِبْتُ
لِمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ يَقِينًا وَهُوَ يَذْكُرُ غَيْرَهُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَقِينًا وَهُوَ يَسْتَرِيحُ بِالدُّنْيَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ
عَرَفَ الشَّيْطَانَ عَدُوًّا فَأَطَاعَهُ ترجمہ آیت کا اور تھا نیچے اوس دیوار کے ایک خزانہ اون
لڑکونکے واسطے اور باپ اون دونکا مرد صالح تھا ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کا
وہ کنز ایک تختی سونے کی ہی اوسپر سات سطرین تحریر ہین پہلی سطر مین لکھا ہی
تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے جسنے موت کو پہچانا اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس شخص سے کہ جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی اور پھر اسمین رغبت کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس سے جسنے یہ بات پہچان لی کہ تمام امور تقدیری ہین اور پھر غم کرتا ہی اوس چیز کا جو
فوت ہوگئی اور تعجب آتا ہی مجکو اوسپر جسنے محاسبہ قیامت کو جان لیا اور وہ جمع کرتا ہی مال کو
اور تعجب آتا ہی اوس شخص پر جسنے دوزخ کو پہچان لیا اور پھر گناہ کرتا ہی اور تعجب آتا ہے
مجکو اوس شخص پر جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اور اوسکے غیر کو یاد کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس شخص سے جسنے بہشت کو یقینی پہچان لیا اور وہ دنیا مین راحت کے ساتھ بسر
کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون اوس شخص پر جسنے شیطان کو دشمن سمجھا اور پھر اوسکی پیروی
کی یزید بن عثمان سے روایت ہی کہ آخری خطبہ ایک یہ تھا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا

اَعْطَاكُمُ الدُّنْيَا لِتَطْلُبُوْا بِهَا الْاٰخِرَةَ فَلَمْ يُعْطِكُمُوْهَا لِتَرْكَنُوْا اِلَيْهَا اِنَّ الدُّنْيَا تَفْنٰى وَالْاٰخِرَةَ تَبْقٰى لَا تُبْطِرَنَّكُمُ الْفَانِيَةُ وَلَا تَشْغَلَنَّكُمْ عَنِ الْبَاقِيَةِ اٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى فَاِنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ وَاِنَّ الْمَصِيْرَ اِلَى اللّٰهِ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ تَقْوَاهُ جُنَّةٌ مِّنْ بَاْسِهٖ وَوَسِيْلَةٌ عِنْدَهٗ وَاحْذَرُوْا مِنَ اللّٰهِ الْغِيَرَةَ وَالْزَمُوْا جَمَاعَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا انتہی یعنی اے لوگو بیشک اللہ تعالی نے تمکو دنیا اسواسطے دی ہے کہ اوسکی وجہ سے آخرت کو طلب کرو یہ نہیں بسبب کی تمکو اوسی دنیا کی کہ اوسکی طرف مائل ہو جاؤ تم بیشک دنیا فنا ہونے والی ہے اور آخرت کو بقا ہے نہیں بہت خوشی میں ڈالے تمکو یہ فنا ہونے والی اور نہ روک لیوے تمکو باقی رہنے والی یعنی آخرت سے اختیار کرو مٹ جانے والی چیز پر قائم رہنے والی کو پس تحقیق جان لو کہ دنیا منقطع ہو جاویگی اور بیشک اللہ کیطرف پھر جانا ہے ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ کا ڈر ڈھال ہے اوسکے عذاب سے اور وسیلہ نجات ہے نزدیک اوسکے اور ڈرو تم اللہ سے شرم کرکے اور لازم کرو اپنے اوپر جماعت کو اور یاد کرو اللہ تعالی کی نعمتوں کو اپنے اوپر جسوقت کہ تم دشمن تھے پھر الفت تمہارے دلوں میں ڈالدی پس ہوگئے تم اللہ تعالی کی نعمت کے سبب آپس میں بھائی

حلیہ شریف

آپ میانہ قد سفید رنگ اور ایک روایت میں گندم گون تھے چہرہ مبارک پر چند داغ چیچک کے تھے ریش مبارک گھنی ہوئی دراز تھی سر مبارک کلان تھا بازو طویل پنڈلیاں پر گوشت تھیں عبد اللہ بن حزم مازنی کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے خوبصورت زیادہ کسی مرد و عورت کو نہیں دیکھا روضۃ الاحباب میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں ایسے شخص کو دیکھنا جو مشابہ یوسف علیہ السلام کے ہو تو عثمان ؓ کی طرف نظر کیجیے ع یوسف ثانی بقبول مصطفا + بحر احسان و حیا کان وفا + اسامہ بن زید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو گھر واسطے بھونجانے ایک رکابی کے جسمین گوشت تھا بھیجا حضرت عثمان رضی اللہ اور آپکی
بی بی رقیہ رضی اللہ بھی تھیں مین بار بار دونون کی جانب نظر کرتا تھا جب مین واپس آیا تو حضرت نے
فرمایا تو دونون کے پاس گیا تھا مین نے عرض کیا ہان فرمایا ھل رأیت زوجا احسن منھما
کیا دیکھے ہین تو نے کوئی میان بی بی خوبصورت زیادہ ان دونون سے مین نے عرض کیا نہین اے رسول خدا

فصل ششم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بیان مین بعد گذرنے چھٹے سال
خلافت کے بمشیت ایزدی طرح طرح کے فتنہ و فساد ظاہر ہوئے منجملہ اون فسادات کے ایک
فساد عظیم عبد اللہ ابن سبا یہودی یمنی نے قائم کیا جسکا بہت مختصر حال یہ ہے کہ زمانہ خلافت
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین منافقانہ اسلام لایا اور بعد اسلام کے
یمن سے حجاز مین آیا اور وہان سے بصرہ گیا پھر کوفہ بعدہ شام مین داخل ہوا اور ارادہ کیا
کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین فتنہ اور فساد عظیم برپا کر کے مسلمانون کو راہ حق سے
گمراہ کردے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوسکی حالت دریافت کر کے ملک شام سے
اخراج فرمایا اوسوقت وہ مصر مین آیا اور اہل مصر کے دلون مین مسئلہ رجعت کو قائم کیا
اور یہ لوگ اوسکے مطیع اور منقاد ہوگئے بعد اسکے اہل مصر کے قلوب کو حضرت عثمان رضی کی طرف سے
پھیر دیا اور یہ عقیدۂ فاسد اونکے دلون مین جمایا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق
خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور خلفاء ثلثہ نے بغیر حق کے خلافت کر لیا اور حضرت عثمان کے
عمال اور حکام کی نسبت زبان طعن دراز کی اور وہ لوگ سب اوسکے شریک ہوئے مختصر یہ کہ اہل مصر جنکے
حاکم مصر عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح سے قبل اس فتنہ کے کسیقدر آزردہ تھے ہی اس منافق کے ورغلانے
سے اور بھی بد دل ہوگئے اور قریب نو سو آدمیون کے متفق ہوکر مصر سے روانہ ہوئے اور مدینہ طیبہ مین آکر
اونکی شکایت بیان کی اور تبدیلی چاہی اوسوقت حضرت عثمان رضی نے فرمایا کہ جس شخص کو تم پسند کرو مین اسکو
تمپر حاکم کردون لوگون نے محمد بن ابی بکر رضی کو پسند کیا آپ نے اونکے نام ولایت نامہ مصر کا تحریر کردیا جب
محمد بن ابی بکر کو اہل مصر لیکر روانہ ہوئے تیسری منزل مین ایک غلام حبشی اونٹ پر سوار مصر کیجانب جلد

جاتا ہو نظر آیا ان لوگون نے اوسکی حقیقت دریافت کی اوس غلام نے بیان کیا کہ امیر المومنین
عثمانؓ کا غلام ہون اور عامل مصر کے پاس جاتا ہون آنحضون نے کہا کہ یہ عامل مصر محمد بن ابی بکرؓ
ہمارے ساتھ ہین غلام بولا کہ عامل سابق ابن ابی سرح کے پاس جاؤنگا جب وسنے ایسا
کہا تو پکڑ لائے اوسکو محمد بن ابی بکر کے پاس اونھون نے دریافت کیا کہ تو کسکا غلام ہی تب
تو وہ جواب مذبذب دینے لگا کبھی حضرت عثمانؓ کا نام لیتا کبھی مروان کا حوالہ کرتا پھر
پوچھا اوس سے کوئی خط تیرے پاس ہی انکار کیا بعد تلاشی کے اوسکی چھاگل مین ایک خط
بنام ابن ابی سرح بر آمد ہوا محمد بن ابی بکرؓ نے مجمع مہاجرین وانصار مین جو اونکے ساتھ تھے
اوس خط کو پڑھا لکھا تھا کہ محمد بن ابی بکر اور فلان فلان آدمی جب تمہارے پاس پہونچین
اونکو قتل کرنا اور اپنے منصب پر قائم رہنا سنتے ہی اس مضمون کے تمام لوگ مع اوس
غلام کے مدینہ مکرمہ واپس آئے اور حضرت علیؓ اور طلحہؓ و زبیرؓ اور سعدؓ ودیگر اصحاب کو جمع
کیا اور وہ خط پیش کیا اور اوس غلام کے قصہ سے خبر دی پس ان صحابۂ کرام نے اوس خط کو پڑھا اور رنجیدہ
خاطر ہوکر پنے اپنے مکانونپر واپس گئے اور مصریون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے
گھر کو گھیر لیا اور محمد بن ابی بکرؓ نے مع اپنی قوم کے حملہ کیا جسوقت حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ نے یہ کیفیت دیکھی اپنے ہمراہ حضرت طلحہؓ زبیرؓ سعدؓ عمارؓ اور ایک گروہ صحابۂ بدر مع
غلام حبشی اور اوس خط کے حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور مخاطب ہوکر کہا یہ غلام
آپکا ہی امیر المومنین نے فرمایا ہان کہا یہ اونٹ آپکا ہی فرمایا ہان کہا آپ نے یہ خط لکھا تھا
حضرت عثمانؓ نے فرمایا قسم ہی خدا کی نہین لکھا مین نے یہ خط اور نہ اسکے لکھنے کا حکم دیا اور
نہ علم اسکا مجکو ہی پھر کہا حضرت علیؓ نے یہ مہر آپکی ہی فرمایا ہان کہا پھر کیونکر یہ غلام آپکا مع
شتر اور اس خط کے جسپر آپکی مہر ہی روانہ ہوا اوسوقت امیر المومنین نے قسم کھاکے
فرمایا ہرگز نہین لکھا مین نے یہ خط اور نہ امر کیا لکھنے کا اور نہ بھیجا مین نے اس غلام کو
مصر کی طرف کبھی جب آپ نے ایسا فرمایا تو لوگون کو یقین ہوا کہ یہ خط مروان کا ہی

عرض کی کہ مروان کو آپ ہمین دیدیجیئے حضرت عثمانؓ نے مروان کے دینے سے انکار کیا اور مروان
آپ کے مکان مین تھا اور فرمایا کہ اگر مروان کو مین تمھارے سپرد کردون تو تم ابھی بلا تحقیق اسکو
قتل کروگے اور ممکن ہی کہ یہ خط مروان نے نہ لکھا ہو بلکہ کسی دوسرے نے عمداً تا اس فعل کو کیا
ہو اور میرے غیب مین مہر میری ثبت کردی ہو اور اس غلام کو فریب دیکر شتر پر سوار کرکے روانہ کیا ہو
اس صورت مین بغیر ثبوت مروان کو نہ دونگا اور اسکی تحقیق میرے ذمہ ہی نہ تمھارے ذمہ اور مروان کا
یہ مقولہ تھا کہ اگر مین یہ مکتوب لکھتا تو براہ دریا روانہ کرتا تا کہ جلد پہونچتا اور غلام وشتر نشاندار حضرت
عثمانؓ کا کیون بھیجتا یہ ایک امر ہی کہ دشمنون نے ہمارے درمیان قائم کیا ہو پس صحابہ رضی اللہ
عنہم آپ کے پاس سے غصہ کھا کر چلے آئے اور شکایت کی آپ کے امر کی مگر یہ تو ضرور جان لیا کہ
امیر المومنین کی شان نہین ہی کہ جھوٹی قسم کھاوین اور ایک گروہ نے کہا کہ امیر المومنین کیطرف سے
ہمارے دل صاف نہونگے یہانتک کہ مروان کو ہمین دیدین پھر جب یہ خبر فتنہ پردازان کوفہ وبصرہ
کو ہوئی سنتے ہی مدینہ منورہ کو آئے اور قبیلہ بنو زہرہ بنو مخزوم ہذیل وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر
آمادہ فساد ہوے اور محمد بن ابی بکر نے بھی قبیلہ بنی تمیم سے مدد طلب کی اور ایک جماعت اوس
قبیلہ سے اونکی شریک ہوئی اور ایک گروہ اہل مدینہ سے بھی انکے ساتھ ہوا اور سب نے اتفاق
کرکے چالیس شبانہ روز یا ایک ماہ اونتیس یوم یا دو ماہ اور آٹھ یوم یا چھ ماہ علی اختلاف الروایات
محاصرہ حضرت عثمانؓ کے مکان کا کیا اور اتنی مہلت بھی نہ دی کہ مسجد نبوی مین آپ نماز پڑھتے
جب موذن آپ کے دروازہ پر آتا اور کہتا الصلوۃ یا امیر المومنین آپ بسبب معذور ہونے
کے عہدۂ امامت کو کبھی ابو ہریرہؓ اور کبھی عبد اللہ ابن عباسؓ کے سپرد کردیتے اور وہ نماز پڑھا دیتے
اور باغیون نے آب شیرین آپ کے مکان مین جانے سے روکا علی مرتضیٰؓ نے مفسدین کو
اس بات سے منع کیا اور فرمایا کہ جو کام تم لوگ کرتے ہو کفار بھی اس سے حذر کرتے ہین چنانچہ
کافران روم اگر کسیکو مقید کرتے ہین آب ودانہ اوسپر بند نہین کرتے ہین اور خلاف مروت سمجھتے
ہین مگر اون فتنہ پردازون نے آپکی بات کو ہرگز پذیرا نکیا اوسوقت آپ نے اپنے صاحبزادے

امام حسنؓ کو ایک جماعت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دروازہ پر نگاہبان مقرر کیا اور فرمایا کہ
کسی مفسد کو مکان کے اندر داخل ہونے دینا منقول ہے کہ اونھین ایام محاصرہ مین ایک روز
حضرت عثمانؓ اپنے کوٹھے پر چڑھے اور باغیون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا واللہ اللہ جل شانہ
اور اوسکے رسول مقبولؐ نے ہرگز میرے قتل کو مباح نہین کیا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے
محاصرین کو سلام علیکم فرمایا کسی نے جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگون سے مین سوال
کرتا ہون مجھکو جواب باصواب دینا جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف
لائے اور آب شیرین یہان سواے بیر رومہ کے نہ تھا پھر فقراے مہاجرین نے بے آبی کی شکایت
رسول اللہؐ سے کی آپ نے فرمایا کون ہی کہ چاہ رومہ کو اپنے خالص مال سے خرید کرے پھر اوسکا
ڈول اس کنوئین مین مثل دوسرے مسلمانون کے ہو یعنی وقف کر دے اور اوسکے تئین اسکے
بدلے مین بہشت ملے پھر مین نے بموجب اس حکم شریف کے اس کنوئین کو اپنے خالص مال سے
خرید کرکے وقف مسلمانان کر دیا آیس کیا اوسکا بدلہ یہی ہی کہ آج کے دن اوس کنوئین کا پانی مجھپر
تمنے بند کر دیا ہی اوس جماعت نے اس بات کا انکار نہ کیا اور تصدیق کی پھر آپ نے فرمایا کہ
جانتے ہو کہ مسجد نبوی تنگ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہی کہ فلان شخص کی
زمین کو خرید کرکے مسجد مین داخل کر دے اور اوسکے عوض مین اوسکے واسطے بہتر اس زمین سے
جنت مین ایک مکان بلند بنایا جاوے پس خرید کی مین نے وہ زمین پچیس ہزار درم کو اور مسجد نبوی
ملا دی اور صحن مسجد وسیع کر دیا اور آج کے دن تم لوگ اوسی مسجد سے مجھکو نماز سے روکتے
ہو قوم نے اس بات کو بھی قبول کیا پھر فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہمراہ مع ابی بکرؓ و عمرؓ کے جبل ثبیر پر کھڑا تھا ناگاہ اوس پہاڑ نے حرکت کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قدم مبارک اوسپر مارا اور فرمایا اُسْکُنْ یَا ثَبِیْرُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَصِدِّیْقٌ
وَشَہِیْدَانِ یعنی متحرک ہو اے ثبیر سواے اسکے نہین کہ تیرے اوپر اللہ کا نبی اور صدیق
اور دو شہید ہین قوم نے کہا سچ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر قسم رب کعبہ کی

فا

کہ گواہی میری شہادت کی تم نے دی اور تین مرتبہ اسی کلمہ کو فرمایا ابی امامہ بن سہیل کہتے ہین
کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا قتل مسلم کے تین سبب ہوتے ہین اول یہ کہ مرتد ہوجاوے دوم زنا
کرے سوم کسیکو قتل کیا ہو پس مجھین کوئی سبب ان اسباب سے نہین ہی کبھی مین نے زنا نہین
کیا قتل ناحق بھی نہین کیا پھر کیون مجکو قتل کرتے ہو اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھسے ایک عہد لیا ہی مین اوس اقرار پر ثابت ہون پھر جب کلام آپکا حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کمال رقت ہوئی اور تین مشک آب شیرین کی ایک جماعت خدام کے
ہمراہ آپ کے مکان کی جانب روانہ کین مفسدین اوسکے روکنے پر مستعد ہوے یہانتک کے
چند شخص موالی بنی ہاشم اور بنی امیہ سے بسبب اوسکے زخمی ہوے اور وہ پانی بشکل حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ تک پہونچا منقول ہی کہ ایک جماعت اہل مدینہ نے خفیہ حضرت عثمانؓ
سے اذن چاہا کہ اگر آپ فرماوین تو ہم باغیون سے مقاتلہ کرین آپ نے اونکے جواب مین
دعاء خیر دی اور فرمایا کہ تمھاری نصرت میرے اوپر ایک نعمت عظیم ہی ولیکن مین قتال ہر بین
سبب نہین پسند کرتا ہون کہ میرے واسطے مسلمانون کے مال اور جانین تلف اور ہلاک ہوین
اور روایت ہی کہ اوس روز آپ کے مکان مین سات سو غلام آپ کے اور حسنؓ بن علیؓ
اور عبداللہ بن زبیرؓ اور ایک جماعت صحابہ و اشراف مدینہ موجود تھے اور متفق اسبات پر
تھے کہ اگر آپ امر فرماوین تو ہم باغیونکو مارکر مدینہ سے اخراج کردیوین مگر آپ نے رخصت
مقاتلہ کی نہ دی اور سب کو قسم دیکر فرمایا کہ جو لوگ میرے تابع ہین اونکو چاہیے کہ ہرگز میری
جانب سے مقاتلہ نکرین اور مجکو میرے حال پر چھوڑ دین یہانتک کہ حق تعالی میرے ساتھ
کرے جو کچھ مقدر کیا ہی یہ بات ثبوت کو پہونچی کہ عبداللہ بن سلام نے ایام محاصرہ مین اہل
مدینہ سے کہا اے گروہ اسلام ہرگز قتل عثمانؓ کے درپے نہو اور ابواب فتن اپنے اوپر کشادہ
نکرو قسم خدا کی شمشیر فتنہ تم لوگون سے شریعت محمدیﷺ کے غلاف مین ہی اور قصد قتل امام
زمان کا خلاف طریق ہدایت ہی بموجب قول سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ مدینہ کے

دروازون پر جراءت کرتے ہین اور فتنون کو نہین داخل ہونے دیتے تم لوگ قتل سے خلیفہ وقت کے اون ملائکہ کو رنجیدہ نکرو اور ان افعال ناپسندیدہ سے اپنے شہر سے اونکو دفع نکرو اور شمشیر فتنہ کو غلاف سے نہ نکالو اور اختلاف کے زہر کو جام تفریق اہل اسلام سے نہ چکھو اور دوسری روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا کہ امم سابقہ مین اللہ تعالی کی عادت یون جاری تھی کہ جراءت اپنے پیغمبر کو قتل کرتی اللہ تعالی اوسکے قصاص مین ستر ہزار آدمیون کو اوس امت سے قتل فرماتا اور اگر خلیفہ پیغمبر کو قتل کرتے تو اوسکے بدلے مین پینتیس ہزار کو قتل کرتا پس تم لوگ اس مرد یعنی امیر المومنین خلیفہ وقت کے قتل سے باز رہو ورنہ دروازے فتنون کے تمہارے اوپر کھل جاوینگے اور ذلت کے ساتھ تم لوگونکا خون زمین پر گرایا جاویگا اور قسم خدا کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ جو شخص آپ کے قتل مین شریک ہوگا قیامت کے روز اوسکا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور اوسی حالت مین اللہ تعالے سے ملاقات کریگا اور خوب جان لو کہ حقوق اس شیخ یعنی امیر المومنین عثمانؓ کے تمہارے اوپر مثل حقوق تمہارے باپون کے ہین پس اونکی حق تلفی مثل فرزند ناخلف کے نکرو جماعت اوباش نے اس کلام کو سنکر عبد اللہ بن سلام کو گالیان دینا شروع کین اور کہا تو دروغ کہتا ہے اور یہودیت اور نفاق کے ساتھ اونکو منسوب کیا حاصل کلام یہ کہ ان تمام نصائح و پند نے اون سنگدلون کے دل مین کچھ اثر نکیا اور آخر کو پشت مکان سے پتھر پھینکنا شروع کیے اور مکان کی چھت پر چڑھکر اندر داخل ہوگئے حضرت عثمان مظلوم رضی اللہ تعالی عنہ نے اس بلوے اور ازدحام کو دیکھکر فرمایا اللہ تعالی نے جو امر میرے ساتھ مقدر کیا ہے مین اوس سے ضرور ملونگا اور اوسکے ساتھ راضی اور خوشنود ہون پھر مصداق اس قول کے ہو پیوستہ

رضائے دوست میدارم ؎ دوست ؎ من صبر و بلائے دوست میدارم دوست ؎ اگر جان طلبد زمن چہ تقصیر کنم ؎ من جان ز برائے دوست میدارم دوست ؎ ہوکر کلام مجید اوٹھا لیا اور تلاوت شروع کی آپکی زوجہ نائلہ بنت فرافصہ سے منقول ہے کہ ایام محاصرہ مین لباس تمام

آپ روزہ رکھتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آب شیرین بند کیا گیا تھا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ افطار کے لیے تو قدرے پانی آپکو پہونچا تا روز پنجشنبہ جسکے دوسرے روز آپ شہید ہو نگے روزہ دار تھے افطار کے واسطے آب شیرین اون بے مروتون سے طلب کیا گیا نہ دیا اور بطور استہزا جواب دیا کہ گھر مین تو کنوان پانی کا ہی حالانکہ اوسکا پانی ایسا شور تھا کہ کوئی پی نہ سکتا تھا پھر بغیر افطار آپ سو گئے قریب طلوع صبح مین کوٹھے کی راہ سے ایک ہمسایہ کے مکان مین گئی اور ایک کوزہ آب شیرین کا آپ کے واسطے لائی اور آپکو بیدار کیا تاکہ تھوڑا سا پانی نوش کرین آپ نے مطلع صبح کی طرف نظر کرکے فرمایا کہ فجر ہو گئی ہی اور مین نے نیت روزہ کی کر لی ہی اب یہ پانی نہین پی سکتا۔ اور دوسری روایت مین انھین بی بی صاحبہ سے ہی کہ مین نے عرض کیا شب کو آپ نے کچھ کھایا پیا نہین ہی روزہ پر روزہ رکھنے کی قوت کیونکر ہوگی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آج کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چھت کے اوپر رونق افروز ہوے اور آپ کے پاس ایک ڈول آب شیرین کا تھا اور مجھسے فرمایا کہ ای عثمان پانی پی لے مین نے وہ پانی پیا پھر آپ نے تین مرتبہ اسیطرح مجھسے فرمایا اور مین نے پیا یہانتک کہ سیراب ہو گیا بعد ازان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای عثمان کل کے روز یہ لوگ تیرے اوپر ہجوم کرینگے پس اگر انکے ساتھ تو مقاتلہ کریگا اللہ تعالیٰ تجکو ظفر و نصرت دیگا اور اگر ترک مقاتلہ کرکے اس بلا کے اوپر صبر کریگا تو کل شبکو میرے نزدیک تیرا روزہ افطار ہوگا پس مین نے اسی دوسری بات کو قبول کیا ہی انتہی کلامہ بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حالت تلاوت مین تھے اور سورہ بقر پڑھ رہے تھے پس اول جو شخص آپ کے اوپر داخل ہوا محمد بن ابی بکر تھے اور اونھون نے آکر آپ کی داڑھی پکڑلی آپ نے فرمایا واللہ اگر تیرا باپ ابو بکر رضی اللہ عنہ تجکو میرے ساتھ اس حالت پر دیکھتا تو کیا کہتا محمد کے دل مین اس بات سے رقت پیدا ہوئی اور پھر گئے بعدہ ایک دوسرا شخص آپ کے سامنے آیا آپ نے فرمایا میرے اور تیرے درمیان اللہ کی کتاب ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible]

اس بات کو سنکر وہ بھی چلا گیا پھر یسار بن عیاض اور سودان بن حمران آئے اور اونھون نے آپ کو شہید کیا اور نکل کر بھاگ گئے اور ایک روایت مین ہی کہ قاتل آپکا کنانہ بن بشر تھا دوسری روایت مین ہی کہ عمرو بن حمق آپ کے سینہ مبارک پر بیٹھا اور تلوار سے ذبح کیا اور عمیر بن صابی نے شکم کچلا یہانتک کہ دو پسلیان ٹوٹ گئین تعیین قاتل مین اسکے سوا اور بھی اقوال ہین سر مبارک شق ہو گیا قطرات خون آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر بھی پھر باواز بلند آپکی بی بی نے پکارا لیکن کسی نے اونکی آواز کو نہ سنا پھر بی بی صاحبہ بام خانہ پر چڑھین اور فریاد کی کہ امیر المومنین عثمانؓ مقتول ہو گئے پس حسنین رضی اللہ تعالی عنہما اور ایک جماعت صحابہ کی اس خبر کو سنکر مکان مین داخل ہوے اور آپکو مذبوح پایا سبھون نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا حضرت علیؓ نے حسنینؓ سے فرمایا کیونکر قتل ہو گئے امیر المومنین حالانکہ تم دونون دروازے پر تھے اور ایک طمانچہ حسنؓ اور ایک مکا حسینؓ کے سینہ پر مارا اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ ابن زبیر کو جھڑکا اور نہایت رنج اور غصہ کے ساتھ اپنے مکان مین تشریف لائے اور کلمہ استرجاع کو پڑھا اور کہا یا رخدایا عثمانؓ کے قاتل سے مین بیزار ہون اور اوسکو مستحق تیرے عذاب اور غضب کا جانتا ہون مروی ہی کہ جب آپکی روح پر فتوح نے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے انتقال فرمایا آپ کی دولتسرا کے چہار جانب سے چار آوازین سنی گئین ندای اول يَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِجِنَانِ ذَاتِ الْاَلْوَانِ دوم يَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ سوم يَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِنِعَمٍ غَيْرِ فَانٍ چہارم يَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ یعنی ای بیٹے عفان کے بشارت دیتا ہون تجکو باغون رنگا رنگ کی اور خوشی سناتا ہون مین تیرے تئین فرحت اور بوے خوش کی اور ای عثمان خوشخبری دیتا ہون تجکو اوس نعمت کی جو فنا نہو گی اور ای ابن عفان خوشی سناتا ہون تجکو ملاقات رب تیرے کی ایسی حالت مین کہ وہ تجسے خوش ہو گا سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی کہ یہ واقعہ اوسط ایام تشریق مین جمعہ کے دن

ف بعد شہادت حضرت عثمانؓ چار آواز ہاتف غیب سے سنی گئین

تاریخ ۱۸ ۔ ذیحجہ کو ہوا اور شب شنبہ کو درمیان مغرب اور عشا کے بمقام حش کوکب جنت البقیع
مین مدفون ہوے اور ایک روایت مین بروز چہارشنبہ یا دوشنبہ ۲۶ ۔ ذیحجہ کو شہید ہوے
عمر آپکی ۸۲ ۔ سال یا ۸۱ یا ۸۴ یا ۸۶ یا ۸۹ یا ۹۰ سال کی تھی علی اختلاف الروایات حضرت زبیرؓ
نے نماز جنازہ پڑھی اور اونھین خون آلودہ کپڑون کے ساتھ مدفون ہوے اور آپ کے جنازے پر
ملائکہ حاضر ہوے جن لوگون نے آپ پر چڑھائی کی تھی اکثر اونمین کے مجنون ہو گئے حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فتنہ اول تھا اور فتنہ آخر خروج دجال ہوگا جسکے دل مین رائی کے دانہ برابر
حضرت عثمانؓ کے قتل کی خوشی ہوگی وہ دجال کا تابع ہوگا اور اگر خروج دجال سے پیشتر مر گیا تو قبر مین
اوسپر ایمان لاویگا آپؓ کے خزانے مین ایک صندوق مقفل پایا گیا اوسکے اندر ایک ڈبا نکلی
اوسمین ایک کاغذ تھا اور یہ عبارت تحریر تھی هٰذِهٖ وَصِيَّةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ عَلَيْهَا نَحْيَا وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ
وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰمِنِيْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ یہ وصیت ہے
عثمان بن عفانؓ کی گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود سوائے اللہ کے نہین ہے اکیلا ہے وہ
کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد بندہ اور رسول اوسکے ہین اور بیشک جنت دوزخ حق ہین اور
بیشک اللہ مردونکو قبرون سے اوٹھاویگا قیامت کے دن جسکے ہونے مین کچھ شک نہین ہے بیشک
اللہ تعالی وعدہ خلافی نہین کرتا ہے اسی عقیدہ پر زندہ ہون اور اسی پر مرونگا اور اسی پر قبر سے
اوٹھونگا انشاء اللہ تعالے اور اون لوگون سے ہونگا جو امن پانے والے ہین آپکی
انگشتری پر کھدا تھا اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى اور آپ کے ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی انگوٹھی تھی اوسیکو کاغذات پر لگایا کرتے تھے پھر وہ چاہ اریس مین گر گئی ۔

ذکر آپ کے اولیات کا

سب سے اول بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگون کو جاگیرین دین حمی مقرر کیا تکبیر کو پست

آواز سے کہلوایا مسجد میں خلوق ملا جمعہ کی نماز میں پہلی اذان قائم کی موذنوں کے واسطے تنخواہ مقرر کی نماز عید سے اول خطبہ پڑھا مسجد میں مقصورہ بنوایا قریش کے لغت پر قرآن شریف کو جمع کیا

فصل ہفتم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے بیان میں آپکے نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں **اول** عبد اللہ اصغر والدہ انکی حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور بعض نے کہا ماں انکی فاختہ بنت غزوان تھیں ایام خردسالی میں انکا انتقال ہوگیا **دوم** عبد اللہ اکبر انکا انتقال منیٰ میں ہوا **سوم** آبان کنیت انکی ابو سعید ہے آنسے احادیث بھی مروی ہوے ہیں خلافت عبد الملک بن مروان میں والی مدینہ رہے ہیں اور یزید بن عبد اللہ کی خلافت میں انتقال ہوا انکی نسل اندلس میں ہی **چہارم** خالد انکے پاس وہ قرآن شریف تھا جسپر حضرت عثمانؓ کا خون ٹپکا تھا انکا انتقال اپنے والد کی خلافت ہی میں ہوا انھیں کو کبیر بھی کہتے ہیں اور انکی اولاد بھی باقی ہی **پنجم** عمرو والدہ انکی بنت جندب قبیلہ ازد کی تھیں انکی بھی نسل موجود ہی **ششم** سعید **ہفتم** ولید ان دونوں صاحبزادوں کی ماں فاطمہ بنت ولید تھیں سعید کی کنیت ابی عثمان تھی عہد حضرت معاویہؓ میں خراسان کے والی رہے اور اوسی جگہہ مقتول ہوگئے **ہشتم** عبد الملک انکی والدہ کا نام ملیکہ ام البنین تھا صغر سن ہی میں انتقال کر گئے **نہم** کا ذکر مذکور نہیں ہوا اور لڑکیوں میں **اول** مریم **دوم** ام سعد انکے شوہر عبد اللہ تھے **سوم** عائشہ شوہر انکے حارث بن الحکم بن العاص تھے بعدہ ابن زبیرؓ کے نکاح میں آئیں **چہارم** ام ابان شوہر انکے مروان بن الحکم ابن العاص سے تھے **پنجم** ام عمرو والدہ انکی رملہ بنت شیبہ تھیں **ششم** مریم صغریٰ انکی ماں نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ تھیں شوہر انکے عمرو بن الولید بن عقبہ تھے انتہی

حکایت ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام شام میں مع اپنے رفقا کے تھا ناگہاں ایک آدمی کو سنا کہتا ہی وا ویلاہ مِنَ النَّارِ یعنی خرابی اوسکی ہی آتش دوزخ سے میں نے جاکر دیکھا کہ ایک شخص ہی اور اوسکے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوے ہیں اندھا ہی اوندھے منھ پڑا ہوا چلاتا ہی میں نے پوچھا تیرا

کیا حال ہی اوسنے کہا مین اونھین لوگونکے ساتھ تھا جو حضرت عثمانؓ کے اوپر محاصرہ کرکے ان پر حملے
ہوے تھے اور جب مین حضرت عثمانؓ کے قریب گیا اونکی بی بی چلائین مین نے اونکو ایک طمانچہ
مارا حضرت عثمانؓ نے فرمایا مَا لَكَ قَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ وَاَعْمٰى عَيْنَيْكَ وَاَدْخَلَكَ
النَّارَ یعنی کیا ہی واسطے تیرے کاٹ ڈالے اللہ تعالے تیرے دونون ہاتھ اور دونون پیر اور اندھا
کردے تجھکو اور داخل کرے تجھکو آگ مین مجھکو ایک سخت لرزہ ہوا اور مین بھاگا اور یہ حالت
میری ہوگئی عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْهَا الحمد للہ والمنہ کہ ختم ہوا ذکر خلیفہ ثالث کا اب شروع
کرتا ہون حال خلیفہ رابع کا بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ

باب پنجم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ چہارم امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مین

فصل اول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کی ولادت و نام وکنیت وغیرہ مین

حضرت علی مرتضیٰ کے نسب کا بیان

آپ بیٹے ہین ابی طالب کے اور نام ابی طالب کا عبد مناف ہی وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے
اور نام اونکا شیبہ ہی جو دادا ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبد المطلب بیٹے
ہاشم کے ہین اور نام اونکا عمرو ہی وہ بیٹے ہین عبد مناف کے اور نام انکا مغیرہ ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی کنیت ابو الحسن و ابو تراب رکھی ہی اور مان آپکی فاطمہ اسد کی بیٹی
ہین جو بیٹے ہین ہاشم کے اور وہ اول ہاشمیہ تھین جنکے شکم سے ہاشمی لڑکا تولد ہوا اور
اسلام لائی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی ہی اور آپ چچازاد

حضرت علی مرتضیٰ کی ولادت کا بیان

بھائی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور داماد بھی ولادت آپکی مکہ مکرمہ بیت اللہ
کے اندر ہوئی آپ سے قبل کوئی مولود درمیان بیت الحرام کے نہین ہوا تاریخ ولادت
بروز جمعہ ۱۳ محرم یا رجب ۳۰ ؁ میں عام الفیل سے ہی اور ہجرت نبوی سے ۲۵ یا ۲۴
برس قبل لکھا ہی کہ ایام حمل مین جب والدہ آپکی بت کو سجدہ کرنا چاہتین آپ اپنا پاؤن اونکی
پیٹ سے بھڑا دیتے اور اپنی پشت کو اونکی پشت سے لگا دیتے وہ بت کی جانب

جھک سکتین اور سجدہ سے محفوظ رہتین اسیوجہ سے آپ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کہتے
ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے منہ کو مکرم کیا کہ شکم مادر مین اور نیز ایام طفولیت مین بت کیجانب منہ نہین
کیا پرورش آپکی سایۂ عاطفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور وجہ اسکی یہ لکھی ہی کہ ایک
مرتبہ اہل مکہ قحط مین گرفتار ہوے بسبب خشک سالی کے اوسوقت جو لوگ اہل مروت و عیال دار
تھے زیادہ مصیبت مین آگئے مثل ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا
حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی ابوطالب لڑکے بالے بہت رکھتے مین چلو ہم تم
کچھ اونکی کفالت کرین اور حضرت عباسؓ اوسوقت مین مالدار تھے پھر ابوطالب کے یہان گئے
اور حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عباسؓ نے حضرت جعفر کو لے لیا۔
اور پرورش کی حضرت علیؓ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے یہانتک
کہ حضرت کو پیغمبری ہوئی اور حضرت علیؓ ایمان لائے اوسوقت عمر انکی تیرہ برس کی تھی اور ایک روایت میں
دس برس اور آٹھ و نو برس مذکور ہین اور آپ ہی سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو نبوت بروز دوشنبہ ہوئی اور مین سہ شنبہ کو ایمان لایا اور اس بات پر اجماع ہوا ہی کہ لڑکون مین
سب سے اول آپ ہی مشرف باسلام ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل بلوغ
کے آپ نے نماز پڑھی ہی

حلیۂ شریف

آپ ایک شخص فربہ بدن میانہ قد مائل بقصر بزرگ شکم سخت گندم گون کلان و سیاہ چشم نہایت
خوبصورت گویا ماہ شب چہار دہم تھے موے سر کثرت مگر پیش سر کم تھے ریش مبارک دراز سفید
براق تھی اور مابین ہر دو دوش کو پر کرلیا تھا اور دوش مبارک نرم اور درمیان مین جوڑ سے تھے
کلائی سے جدا نہ تھے بلکہ یکسان تھے گردن شریف گویا چاندی کی ڈولچی تھی لطیفہ ابوسعید
تیمی کہتے ہین کہ ہم ایام طفولیت مین اپنے کندھون پر کپڑے لادے ہوے بازارون مین بیچتے
پھرتے تھے اور جب حضرت علیؓ کو آتے ہوے دیکھتے تھے کہتے بزرگ شکم آپ فرماتے یہ فرماتے

کیا کہتے ہیں لوگ کہتے یَقُولُونَ عَظِیْمُ الْبَطْنِ یعنی آپکو بڑا شکم والا کہتے ہیں آپ فرماتے اَجَلْ
اَعْلَاہُ عِلْمٌ وَاَسْفَلُہٗ طَعَامٌ یعنی ہاں اوپر اسکے علم ہے اور نیچے طعام ہے ابو رافع سے روایت ہے
کہ حضرت علی نے قلعہ خیبر کا ایک کواڑا وکھیڑ کر بجائے ڈھال ہاتھ میں لے لیا او رمقاتلہ کے وقت تک
لیے رہے پھر پھینک دیا اور میں نے اوس کو اٹھا کو دیکھا کہ آٹھ آدمی پلٹ نہ سکے اور ابن عساکر
کی روایت میں ہے کہ چالیس شخص نہ اوٹھا سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ آپ کو
مسجد میں لیٹا ہوا اور جسم مبارک پر خاک لگی ہوئی دیکھکر جھاڑنے لگے اور فرمایا قم یا اَبَاتُرَاب
قُمْ یَا اَبَاتُرَاب اوٹھ اے مٹی کے باپ یعنی تم خاک کو ایسا پسند کرتے ہو گویا اوسکے باپ ہو
اوسوقت سے آپکی یہ کنیت مشہور ہو گئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوتے تھے ایکبار
آپ نے ایکدرہم کی کھجور خرید کی اور اپنی چادر میں باندھکر لیچلے بعض اصحاب نے عرض کیا
ہمکو دیجیے ہم لیچلیں فرمایا اَبُو الْعِیَالِ اَحَقُّ بِحَمْلِہٖ صاحب عیال ہی حق ہے اوسکے اوٹھانیکا
اس قول سے آپ کے کمال کسر نفس ثابت ہے جب قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
قتل پر آمادہ ہوے تو آپ نے علی کرم اللہ وجہہ کو حکم فرمایا کہ تم میرے بستر پر سو رہو آپ کمال
بے فکر اور نے خوف ہو کر سو رہے اللہ تعالے نے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کو اوس رات
آپکی نگاہبانی کا حکم فرمایا اور یہ دونوں فرشتے معظم آپکے پاس گئے اور کہتے تھے بَخٍ بَخٍ
مَنْ مِثْلُكَ یَا عَلِیُّ قَدْ بَاھَی اللّٰہُ بِكَ مَلَائِكَتَہٗ واہ واہ نہیں ہے مثل تیرا اے علی تحقیق فخر کیا
اللہ تعالی نے تیرے ساتھ فرشتوں پر یہ قصہ کمال شجاعت پر دال ہے غزوہ بدر میں ستر مشرک
مارے گئے از انجملہ اونتیس مشرک حضرت علی نے قتل کیے اور اوسوقت آپکی عمر ۲۰ سال کی تھی اور
جنگ احد میں تمامی لشکر مسلمانوں کا واپس چلا گیا صرف سات سو نفر باقی رہگئے اور لڑائی کا
بازار خوب گرم ہوا مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا اوسوقت حضرت علی نے سات آدمی
سرداران کفار سے قتل کیے از انجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ کو جو نشان بردار مشرکین تھا قتل کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام مسلمان بہت خوش ہوے اور فرمایا حضرت علی

رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ احد کے دن سولہ ضربین مجکو لگین بعد چار ضرب کے مین زمین پر
گر پڑا ناگہان ایک جوان خوبصورت خوشبودار نے میرا بازو پکڑکے مجکو کھڑا کر دیا اور کہا حملہ کر تو
مخالفین پر اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اور وہ دونون تجہے راضی ہین مین نے اسکا
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اَقَرَّ اللّٰہُ عَیْنَکَ ذَاکَ جِبْرَئِیْل
عَلَیْہِ السَّلَامُ تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اللہ یہ جبریل تھے سلامتی ہوا و نکے اور غزوہ
خندق مین دس ہزار مشرک تھے اور مسلمان تین ہزار اوسوقت عمرو بن عبدود نے
جو سرداران کفار سے تھا مع عکرمہ بن ابی جہل کے لب خندق آکر لڑائی طلب کی حضرت
علی نے چاہا کہ اوسکا مقابلہ کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب عمرو نے
کہا کوئی میرے مقابلہ مین نہین نکلتا ہے حضرت علی نے پھر اذن طلب کیا رسول اللہ نے
اپنا عمامہ اوتار کر آپ کے سر پر رکھا اور اذن جنگ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ عمرو کے
مقابل ہوے اور ایک تلوار اوسکے دوش پر ایسی لگائی کہ اوسکا ہاتھ اوڑ گیا اور وہ
ہوکر گرا پھر آپ نے اوسکے لڑکے حنبل کو بھی قتل کیا اور عکرمہ اپنا نیزہ پھینک کر بھاگا
اور مسلمانون کو فتح نصیب ہوئی آپکی شجاعت کی نسبت مدارج النبوۃ مین لکھا ہے
کہ ایکدن مین حضرت علی اور زبیر بن العوام نے سات سو آدمی بنی قریظہ کے قتل کیے
آپکی سخاوت کے ذکر مین واحدی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک وقت حضرت
علی کے پاس چار درہم کے سوا کچھ نہ تھا اور اون چارون درہمونکو فی سبیل اللہ اس طرح پر
کہ ایک درہم رات کو اور ایک درہم دن کو ایک چھپا کر ایک ظاہر خرچ کر ڈالا اللہ تعالے
کو یہ صدقہ پسند آیا اور آپ کی شان مین فرمایا اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ
وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین رات کو اور
دن کو پوشیدہ اور ظاہر پس اونکے واسطے اجر اونکا ہی اونکے رب کے پاس اور

اور نہین ڈر ہوا اُنکے اوپر اور نہ وہ غم کھاوینگے اور آپ ہی سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
آیہ کریمہ وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ کے بارہ مین فرمایا سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ فَفَعَلَ یعنی
حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان اور کشتی مین سوار ہونے کے ذکر مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ قصہ
واسطے نصیحت اور عبرت کے ہی اور اسلیے کہ یاد رکھے اس نعمت ہماری کو یعنی سلامتی طوفان سے
کان سننے والا انکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا
کہ وہ کان یاد رکھنے والا علیؓ کا کان کر دے پس ایسا ہی کر دیا اوسی وقت سے جو کلام مین نے
حضرتؐ سے سنا مجکو یاد رہا اور کبھی فراموش نہین ہوا یہ حدیث اور آیت آپ کے کمال حافظہ پر
دال ہین اوصاف آپ مین کمال کے تھے جب غصہ آتا تحمل کرتے جب بات کرتے سچ بولتے جب
حکم کرتے عدل فرماتے علامہ ابن حجر مکی نے زواجر مین تحریر کیا ہی کہ حضرت معاویہؓ نے ضرار سے بہت
اصرار کے ساتھ کہا کہ تم صفات حضرت علیؓ کے بیان کرو جب وہ اصرار سے معذور ہوے بیان کرنا
شروع کیا کہ حضرت علیؓ کا علم وسیع تھا اور اعرف باللہ تھے دین کی تائید مین سخت تھے کلام آپکا
حق کو باطل سے جدا کرتا تھا انصاف کے ساتھ حکم کرتے تھے دنیا کی زیب و زینت آپکو پسند نہ آتی تھی
رات اور اوسکی تاریکی سے محبت رکھتے تھے اکثر بخوف خدا رویا کرتے تھے بسا اوقات متفکر رہتے
تھے اور کف دست کو حسرت سے پھیرا کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے موٹا کپڑا
پسند فرماتے تھے اور جو کھانا موجود ہوتا پسند کرتے تھے ذائقہ اور لذت کا خیال نہ فرماتے تھے ہم
لوگون مین مثل ہمارے رہتے تھے اور اپنے مراتب عالی کا کچھ لحاظ نہ کرتے تھے اور جو شخص بلاتا تھا
اوسکے پاس جاتے تھے اور ہم لوگ باوجود کمال تقرب اور نزدیکی کے آپ سے بوجہ کمال ہیبت کے
کلام نہین کر سکتے تھے دینداروں کی آپ عظمت فرماتے تھے غریب محتاجونکو دوست رکھتے
تھے اور کوئی زبردست آدمی اگر ناحق پر ہوتا تو اوسکو یہ امید آپ سے نہوتی کہ آپ ہماری کچھ
رعایت کرینگے اور نہ کسی ضعیف حقدار کو مایوسی ہوتی تھی اس بات کی کہ آپ بسبب اوسکے
ضعف کے اوسکا کچھ خیال نہ کرینگے اور قسم کھا کر ضرار نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے حضرت علیؓ کو

بہ پچھلی رات مین جبکہ سیاہی اوسکی تمام عالم مین پھیلی تھی اور ستارے چھپ گئے تھے کہ آپ محراب
مسجد مین ریش مبارک کو پکڑے ہوے اس طرح مضطرب تھے جیسا کہ کسیکو سانپ وغیرہ نے کاٹا
ہوتا ہی اور وہ اضطراب کرتا ہی اور روتے تھے آپ مثل رونے غمگین کے اور کہتے تھے ربنا ربنا
اور عاجزی کرتے تھے اللہ تعالے کی جناب مین اور فرماتے تھے ای دنیا ای دنیا متوجہ ہوئی تو میری
طرف یا مشتاق ہوئی دور ہو دور ہو کسی اور کو فریب دے مین نے تجکو تین طلاق بائن دیے
یعنی مین تجسے کنارہ کشی کرتا ہون کیونکہ تیری عمر کم ہی اور عیش تیرا ذلیل اور خوف تجھین بہت ہی
آہ افسوس کرتے تھے اپنے اوپر بسبب کمی زاد آخرت اور درازی سفر کے اور وحشت و نا دانستگی
راہ پر یہ سنکر حضرت معاویہ رضی کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور داڑھی تک بہ آئے اور اس حد کو
پہونچے کہ اونکو روک نسکے آخر آستین سے پوچھنے لگے اور تمام حاضرین پر یہی حالت طاری
ہوئی پھر کہا حضرت معاویہ رضی نے کہ رحم فرماوے اللہ جل شانہ حضرت علی پر قسم خدا کی وہ
ایسے ہی تھے جیسا تمنے بیان کیا اور پانچسو چھیاسی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونسے روایت کی ہین

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ کے مناقب مین
نازل ہوئی ہین **آیت** اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن
باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ الخ ترجمہ کیا گردانتے
ہو تم پانی پلانا حاجیونکا اور تعمیر مسجد حرام کی مانند اوس شخص کے جو ایمان لایا ہی اللہ اور
قیامت پر اور جہاد کیا اللہ کی راہ مین نہین وہ لوگ برابر ہین نزدیک اللہ کے **شان نزول**
طلحہ بن شیبہ نے کہا مین صاحب البیت ہون کنجی خانہ کعبہ کی میرے پاس ہی حضرت عباس نے
فرمایا مین صاحب سقایہ ہون حاجیون کو پانی پلاتا ہون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
مین نے سب لوگون سے چھ ماہ قبل نماز پڑھی ہی اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہی پس یہ آیت
نازل ہوئی جس سے آپکی کمال فضیلت ثابت ہوئی اور آپکی عبادت اون لوگون پر سبقت کر گئی
آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون

الزکوٰۃ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ترجمہ تمہارا رفیق وہی اللہ ہی اور اوسکا رسول اور مومنین جو نماز
پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ اللہ کے سامنے جھکے ہوے ہیں **شان نزول** ابوذر رضی
غفاری سے مروی ہی کہ حضرت علی رضی نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی ایک سائل کو دیدی
اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی مناقب میں یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ
بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ اسکا ترجمہ اور فائدہ آپکی سخاوت کے ذکر میں بیان ہوچکا ہی **آیت** اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کیے وہ لوگ سب خلق میں بہتر ہیں **شان نزول** ابن عباس رضی سے مروی ہی
جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی سے فرمایا اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ
یعنی مصداق اس آیت کا ای علی تو ہی اور تیرے فرمانبردار **ف** طبرانی نے ضعیف سند سے
بیان کیا کہ حضرت علی رضی نے کہا میرے خلیل نے مجھسے فرمایا یا علی اِنَّکَ سَتَقْدَمُ عَلَی اللّٰہِ اَنْتَ
وَشِیْعَتُکَ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَتَقْدَمُ اَعْدَاؤُکَ غِضَابًا مُقْمَحِیْنَ ای علی تو اور تیرے
تابعدار لوگ اللہ کے سامنے لائے جائینگے درانحالیکہ وہ راضی ہونگے اللہ سے اور اللہ اونسے
اور لائے جائینگے دشمن تیرے اللہ تعالے کے سامنے درانحالیکہ وہ سخت غضب الٰہی میں ہونگے
اور اونکے ہاتھ اونکی گردنوں میں پڑے ہونگے پھر حضرت علی رضی نے اپنا ہاتھ اپنی گردن سے ملاکر
اقماح کی صورت دکھلائی **نور الابصار** میں ہی شِیْعَتُہٗ ھُمْ اَھْلُ السُّنَّۃِ لِاَنَّھُمْ ھُمُ
الَّذِیْنَ اَحَبُّوْہُ کَمَا اَمَرَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ لَا الرَّوَافِضُ وَاَعْدَاؤُہُ الْخَوَارِجُ مطیع ومحب
وگروہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اہل سنت ہیں اس سبب سے کہ یہ وہ لوگ
ہیں جو دوست رکھتے ہیں حضرت علی کو جسطرح حکم کیا ہی اللہ اور اوسکے رسول نے آپکی
دوستی کا نہ رافضی لوگ جو حد سے بڑھ گئے اور نہ خارجی جو آپ کے دشمن ہیں اس مقام پر
یہ **لطیفہ** مناسب ہی کہ لفظ سُنّی اور حبّ علی کے عدد برابر ہیں اور اس آیت کی نسبت وَنَعِیْمًا

اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ حضرت علیؓ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے سے
مین نے سوال کیا کہ وہ اُذُن جسکا اس آیت مین ذکر ہی علیؓ کا کر دے پس اللہ تعالے نے
ایسا ہی کیا یعنی حضرت کی دعا مقبول ہوئی اس آیت کا ترجمہ اور فائدہ آپ کے حافظہ کے
بیان مین گذر چکا اور جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ترجمہ
سوا اسکے نہین کہ تو ای محمد ڈرانیوالا ہی اور ہر قوم کو راہ دکھانیوالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْھَادِیْ وَبِکَ یَا عَلِیُّ یَھْتَدِیْ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی مین ڈرانیوالا
ہون اور علیؓ ہادی ہی اور بسبب تیرے ای علیؓ ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے

فصل سوم اون احادیث مین جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مناقب مین
وارد ہین **حدیث** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی
اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ای علی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت روانگی جنگ تبوک حضرت
علیؓ کو اپنے اہل و عیال مین خلیفہ کیا علی مرتضیٰؓ نے عرض کیا کہ مین کسی غزوہ مین پیچھے نہین
رہا ہون کیا ہی کہ اس مرتبہ آپ مجھکو لڑکون اور عورتون مین چھوڑتے ہین تب آپنے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے کمال رتبہ حضرت علیؓ کا ثابت ہوا مگر اہل شیعہ کا یہ قول کہ اس حدیث سے
خلافت حضرت علیؓ کی بعد نبیؐ کے ثابت ہوتی ہی اور سوائے آپ کے کوئی لائق خلافت
نہین خلاف ہی اسواسطے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے سامنے ہی انتقال کر گئے اور اونکے
خلیفہ حضرت یوشعؑ ہوے اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے اور حضرت موسی علیہ السلام کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال صادق آتی اس حدیث سے صرف جنگ تبوک سے واپس
آنے تک کی خلافت ثابت ہی اور یہی مثال حضرت ہارونؑ کے ساتھ صادق بھی آتی ہے
کہ جسوقت تک حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے واپس نہین آئے وہ خلیفہ رہے **حدیث**

سہل بن سعد لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ یعنی علیا
رضی اللہ عنہ قالہ یوم خیبر سہل بن سعد سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مقرر مین کل کے روز علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا دوست رکھتا ہی
وہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبتک فرمایا تو صحابہ مین تذکرہ ہوتا رہا کہ دیکھئے یہ دولت
کسکو نصیب ہوتی ہی صبح کے وقت حضرت نے فرمایا علی کہان ہین عرض کیا کہ اونکی آنکھین
درد کرتی ہین آپ نے اونکو بلا کر لعاب دہن لگا دیا آنکھین اچھی ہوگئین پھر حضرت نے آپکو
علم دیا اور آپ ہی کے دست مبارک پر فتح ہوئی **حدیث** سہل بن سعد لان یہدی اللہ
بک رجلا واحدا خیر لک من ان تکون لک حمر النعم سہل بن سعد کہتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت کرنا اللہ کا ایک مرد کو بسبب تیرے بہتر ہی تجکو سرخ
اونٹ ملنے سے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر مین وقت علم دینے کے
حضرت علی کو یہ فرمایا تھا عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی ای علی اگر تیرے سبب سے
ایک آدمی مسلمان ہوجاوے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا ہی اور اس
مال کو فنا **حدیث** البراء بن عازب انت منی وانا منک قالہ لعلی رضی اللہ
عنہ برا ابن عازب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی تو میرا ہی
اور مین تیرا ہون **ف** کمال اتحاد اور بے تکلفی کا قول ہی اور کمال قرب اور فضیلت حضرت
علی کی اس حدیث سے ثابت ہی **حدیث** من کنت مولاہ فعلی مولاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام غدیر خم علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا جسکا مین مولا ہون بس علی
اوسکا مولا ہی **ف** نور الابصار مین مولا کے چند معنی لکھے ہین اور قرآن شریف اون معانی کے
ساتھ وارد ہوا **اول** بمعنی اولی جیسا کہ منافقین کی شان مین آیا ہی مولاکم یعنی آگ تمہارے
واسطے بہتر ہی **دوم** معنی ناصر جیسا کہ فرمایا ان الکافرین لا مولی لہم یعنی کافرون کے

لیے کوئی مددگار نہیں ہے اور بمعنی **وارث** لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ یعنی ہر شخص کے واسطے ورثا مقرر کیے ہیں اوس چیز میں کہ چھوڑ جاویں والدین اور بمعنی **عصبہ** وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي یعنی ڈرتا ہوں میں اپنے عصبہ پر پیچھے اپنے اور بمعنی **صدیق** يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا یعنی بروز قیامت بے پروا نہیں کریگا کوئی دوست دوست کو اور بمعنی **سید** بھی آیا ہے اور یہ ظاہر ہے پس جو معنی مناسب اس مقام کے ہیں وہی مراد لیے جائینگے ظاہر ہے کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مولا سے اولی نہیں ہے اگر یہ مراد ہوتی تو حضرت ابوبکر کو امر امامت وخلافت نہ فرماتے اور نہی بحث سید میں ہے اور وارث وعصبہ تو مراد ہو ہی نہیں سکتے پس حدیث کے معنی یہ ہونگے جس شخص کا میں مددگار یا دوست یا حمایتی ہوں پس اوسکا مددگار اور حمایتی اور دوست علی ہے **حدیث** أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ حضرت علی نے قسم کھاکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد فرمایا کہ نہیں دوست رکھیگا مجکو مگر مومن اور نہیں بغض رکھیگا مجھسے لیکن منافق الحمد للہ کہ تمام گروہ اہل سنت محب علی ہی **حدیث** أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ کرایا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ روتے ہوے آئے کہ آپنے تمام صحابہ میں مواخات کرائی اور میری مواخات کسی سے نکرائی آپ نے فرمایا تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں **حدیث** جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ طائف میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو بلاکر عرصہ تک کان میں باتیں کیں لوگوں نے عرض کیا آپنے آج اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی جواب دیا میں نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالے نے کی **حدیث** اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا ام عطیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اوسمیں حضرت علی بھی تھے پھر دست

مبارک بلند کرکے یہ دعا کی ای اللہ میرے نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھلا دے علیؓ کے تئین **حدیث**
مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ فرمایا آنحضرتؐ نے جسنے علیؓ کو گالی دی پس تحقیق مجکو گالی دی **حدیث**
حضرت علیؓ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تیری مثال مثل عیسیٰ علیہ السلام کے
ہی یہود نے اونسے دشمنی کی یہانتک کہ اونکی والدہ پر بہتان لگایا اور نصاری نے حضرت عیسیٰ کو
دوست رکھا اور اوس دوستی کو یہانتک پہونچایا جو لائق نہ تھی یعنی ابن اللہ کے قائل ہوگئے پھر
فرمایا کہ میرے مقدمہ مین دو مرد ہلاک ہونگے ایک وہ شخص کہ میری محبت مین افراط کریگا اوس چیز کے
ساتھ جو مجھمین نہین ہی دوسرا وہ شخص کہ میری دشمنی اوسکو آمادہ کریگی میرے اوپر بہتان باندھنے
کو پس مصداق اس حدیث کے دو گروہ ہین اول روافض دوم خوارج اللہ تعالی نے اہل سنت وجماعت
کو محبت غیر جائز اور بغض مطلق سے محفوظ رکھا ہی فللہ الحمد والمنہ انھون نے خلفاے اربعہ اور
جملہ صحابہؓ کو اونکے مراتب رفیع پر قائم رکھا ہی نہ مثل روافض کے ہین کہ محبت حضرت علیؓ مین خلفاے
ثلثہ و دیگر صحابہ کو معاذ اللہ برا کہین اور نہ مانند خوارج کے ہین کہ خلفاء ثلثہ وغیرہ کے دوست بنکر
دشمن علیؓ واہلبیتؓ ہون **حدیث** بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ مین چار شخصونکو دوست رکھون اور مجھے خبر دی ہی کہ اللہ
بھی اونکو دوست رکھتا ہی عرض کیا اون چار شخصون کے نام بیان فرمایئے آپ نے فرمایا علی
منجملہ اونکے ہی تین بار اسیطرح فرمایا اور پھر ابوذر و مقداد و سلمانؓ کا نام لیا **حدیث** اَنَا
مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین شہر ہون علم کا اور علیؓ اوسکا
دروازہ ہی اس حدیث سے کمال علم آپکا ظاہر ہوا حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ کو تین خصلتین ایسی دی گئین کہ اگر
اونمین کی ایک بھی مجھمین ہوتی تو میرے نزدیک بہت محبوب اور بہت دوست ہوتی وہ شتران
سرخ رنگ سے آپ سے پوچھا گیا کہ وہ خصلتین کیا ہین فرمایا ایک تو زوجہ ہونا حضرت فاطمہؓ کا
دوسرے جائز ہونا آپکے لیے دخول مسجد نبوی مین بحالت غسل تیسری عطا ہونا علم لشکر آپکو

ملنا جنگ خیبر میں آبو عمر ابو الطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی کو خطبہ میں فرماتے تھے سَلُوْنِیْ عَنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ مَا مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَاَنَا اَعْلَمُ اَبِلَیْلٍ نَزَلَتْ اَمْ بِنَہَارٍ اَمْ فِیْ سَہْلٍ اَمْ فِیْ جَبَلٍ سوال کرو مجھسے اللہ کی کتاب سے یعنی جس آیت کی تحقیق چاہو کرلو قسم اللہ کی کوئی آیت نہیں ہی لیکن میں اوسکو جانتا ہون کہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو نرم زمین پر نازل ہوئی ہی یا پہاڑ پر اس روایت سے کمال علم و کمال حفظ آپکا ظاہر ہوا **حدیث** عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ خصائص نسائی میں زید بن ارقم سے روایت ہی کہ پہلے جس شخص نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی تھے **حدیث** عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَہُنَّ غُفِرَ لَکَ عَلٰی اَنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو امی علی چند کلمے کہ جسوقت کہے تو اونکو بخشش ہو جاوے تیری باوجودیکہ تو مغفور ہی پھر آپ نے لا الہ سے رب العلمین تک پڑھا یعنی وہ کلمے یہ ہیں اس حدیث سے آپکا مغفور ہونا ثابت ہوا **حدیث** عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ وَاَنَا شَابٌّ حَدِیْثُ السِّنِّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَہْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجکو بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف اور میں اوسوقت جوان نئی عمر والا تھا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا پھر شمین شک کیا میں نے درمیان فیصلے دو آدمیوں کے **ف** جب حضرت نے ارادہ بھیجنے کا علی کو یمن کیجانب کیا آپنے عرض کیا میں نوجوان ہون اور آپ مجکو ایسی قوم کی طرف بھیجتے ہین جو مجھسے عمر میں زائد ہین اور عقلمند ہین کیونکر فیصلے کرونگا اونکے درمیان میں تب آپنے فرمایا اللہ حق تیرے دل میں ڈالیگا اور تیری زبان کو حق کے ساتھ ثابت رکھے گا

کبھی لغزش نہ ہوگی بھول چوک سے محفوظ رہیگا حضرت علیؓ کہتے ہین کہ اوسوقت سے مجکو کبھی دو آدمی جھگڑے مین شبہہ نہین واقع ہوا جو فیصلہ کیا سو حق ہوا حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ مال تقسیم فرمارہے تھے یکایک ذوالخویصرہ منافق نے آنکر کہا یارسول اللہ انصاف کے ساتھ تقسیم کیجیے آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری اگر مین انصاف نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عدل کریگا پس حضرت عمرؓ نے عرض کی یارسول اللہ اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن مارون فرمایا آگاہ ہو اس شخص کے ایسے لوگ تابعدار ہونگے کہ اونکی نماز اور روزے کے مقابلہ مین تمھارے گروہ کا آدمی اپنی نماز اور روزے کو حقیر جانے گا یعنی ریا اور سمعہ کے واسطے خوب ارکان کے ساتھ ادا کرینگے اور وہی لوگ دین سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے یہانتک کہ اگر تمھارا کوئی اوسکی گانسی دیکھے تو خون کا نشان مطلق نہ پاوے پھر اوسکے پاڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اوس تیر کی لکڑی پر نظر کرے کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے کچھ اثر نہ پاوے اور تیر پار نکل گیا شکم کے خون اور لید سے اور جو لوگ افضل ترین مردم ہونگے اونکے اوپر یہ گروہ خروج کریگا اور نشانی اوسکی یہ ہے کہ اونمین ایک شخص ہوگا ناقص الخلقت ایک ہاتھ اوسکا مثل پستان عورت یا مانند مضغہ گوشت کے ہوگا ہلتا ہوا ابو سعید راوی حدیث کا قول ہے کہ مین گواہی دیتا ہون اس حدیث کے سننے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس امر کی کہ مین حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جسوقت آپ نے اس گروہ کو قتل کیا پس اون مقتولون کی خبر کسیکو آپ نے روانہ کیا اور وہ لایا گیا اسی شکل پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اس حدیث مین خصوصیت ہے حضرت علیؓ کی قتل خوارج پر اور خوارج کے علامات اور نشان ہین دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ ہے کہ وہی لوگ یعنی خارجی قرآن شریف کی تلاوت مین مبالغہ کرینگے یعنی ادای مخارج کے ساتھ حالانکہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اوترے گا یعنی دل پر اثر نہوگا صرف ظاہری قرأت ہوگی آپ کے فضائل اور مناقب لاتعد ولاتحصی ہین اس مختصر رسالے مین صرف تبرکا تھوڑے سے تحریر کیے گئے چنانچہ جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ

اپنے رسالے ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین فضائل وے کرم اللہ وجہہ زیادہ است از آنکہ احصاے آن در منقد در آید اور امام ہمام احمد بن حنبل و قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق و ابو علی نیسابوری و نسائی صاحب سنن رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے مَا جَآءَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْفَضَائِلِ بِمَا جَآءَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یعنی جسقدر فضائل حضرت علیؓ کے مروی ہین کسی صحابی کے منقول نہین ہوے اور وجہ اسکی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین کہ زمانۂ خلافت علی مرتضیٰؓ مین چند در چند اختلاف واقع ہوے اور آپ کی جانب سے لوگون کو تنفر ہوا اور مخالفین و مفسدین آپکی تحقیر کے درپے ہوے اوسوقت بقیۂ صحابہؓ اس فتنہ کے دور کرنے پر آمادہ ہوے اور آپ کے مناقب و فضائل اظہار کرنے لگے اور یہی وجہ آپکے فضائل کے انتشار اور پھیلنے کی ہوئی اور چونکہ بخصوص خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے موجب انتشار فضائل کا فقدان رہا تھا اونکے فضائل کا شیوع کم ہوا چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ توشیح تعلیق صحیح بخاری مین فرماتے ہین قَالَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا لَمْ يَرِدْ فِيْ حَقِّ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ بِالْاَسَانِيْدِ الْجِيَادِ اَكْثَرُ مَا جَاءَ فِيْ عَلِيٍّ وَكَانَ السَّبَبُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ تَاَخَّرَ وَوَقَعَ الْاِخْتِلَافُ فِيْ زَمَانِهٖ وَكَثُرَ مُحَارِبُوْهُ وَالْخَارِجُوْنَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ كَانَ سَبَبًا لِانْتِشَارِ مَنَاقِبِهٖ لِكَثْرَةِ مَنْ كَانَ يَرْوِيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ رَدًّا عَلٰى مَنْ خَالَفَهٗ وَاِلَّا فَالثَّلَاثَةُ قَبْلَهٗ لَهُمْ مِّنَ الْمَنَاقِبِ مَا يُوَازِيْهِ اَوْ يَزِيْدُ عَلَيْهِ انتہی فرمایا امام احمد اور نسائی اور دوسرے محدثون نے نہین وارد ہوا کسی صحابی کے حق مین مضبوط سندون کے ساتھ جو علیؓ کے حق مین وارد ہوا اور سبب اسکا یہ ہے کہ علیؓ موخر ہوے اور آپ کے زمانۂ خلافت مین اختلاف واقع ہوا اور کثرت ہوئی لڑنیوالونکی اونسے اور خوارج کی اور یہی سبب ہوا آپ کے مناقب کے انتشار اور پھیلنے کا بسبب کثرت راویون کے صحابہ سے جو ان فضائل کو واسطے رد کرنے مخالفین کے بیان کرتے تھے ورنہ خلفاے ثلاثہ قبل حضرت علیؓ کے ہین اور اونکے واسطے وہ مناقب ہین کہ جنکا مقابلہ نہین ہوسکتا اور اوس سے

بھی زائد ہیں **فائدہ عظیمہ** آپ کے فضائل میں جو اس مقام پر بحث طویل کیگئی منشا اوسکا صرف تنبیہ منکرین فضائل مرتضوی و اظہار شان حیدری ہی جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانے کے لوگونکا حال دیکھکر ضرورت لکھنے کتاب خصائص علی کی ہوئی تھی ورنہ عقیدہ تمام اہل سنت والجماعت کا حق ہیں خلفائے راشدین و دیگر صحابہ کے موافق نصوص قرآن وحدیث کے ہو یعنی بہتر اور بزرگ تمام آدمیوں میں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق اور آپ کے بعد حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ذی النورین پھر علی مرتضیٰ ہیں بعد ازان بقیہ عشرۂ مبشرہ یعنی حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح حضرت سعید بن زید پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تفصیل اس امر کی تمامی کتب اہل سنت میں مذکور ہی چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں اِتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى اَنَّ اَفْضَلَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ جُمْهُوْرُهُمْ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بِتَقْدِيْمِ عَلِيٍّ عَلٰى عُثْمَانَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ تَقْدِيْمُ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ اَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ عَلٰى اَنَّ اَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَذْكُوْرِ ثُمَّ تَمَامُ الْعَشَرَةِ ثُمَّ اَهْلُ بَدْرٍ ثُمَّ اُحُدٍ ثُمَّ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ انتہی اجماع ہی اہل سنت کا اس بات پر کہ افضل صحابہ حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر کہا جمہور اونکے نے پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی اور بعض اہل سنت کوفے والوں سے قائل ہیں تقدیم حضرت علی کی عثمان پر اور صحیح مشہور مذہب تقدیم حضرت عثمان ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور کہا ابو منصور بغدادی نے ہمارے اصحاب کا اجماع ہی اس بات پر کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہیں اوپر ترتیب مذکور کے پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ پھر اہل بدر پھر احد والے پھر بیعت رضوان والے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

فائدۂ عظیم

عقیدہ اہل سنت والجماعت کا خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کے بارے میں

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین انتہی یعنی افضل مردم بعد آنحضرت کے ابوبکر صدیق پھر عمر بن الخطاب
پھر عثمان بن عفان پھر علی بن ابیطالب ہیں رضی ہو اللہ تعالیٰ اون سبھوں سے اور حضرت
غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں نعتقد اہل السنۃ
ان امۃ محمد علیہ السلام خیر الامم وافضلہم العشرۃ الذین شہد لہم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ وہم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ وزبیر
وعبدالرحمن بن عوف وسعد وسعید وابو عبیدۃ بن الجراح وافضل ہؤلاء
العشرۃ الابرار الخلفاء الراشدون الاخیار وافضلہم الاربعۃ ابوبکر ثم عمر ثم
عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم انتہی عقیدہ اہل سنت کا اس بات پر ہے کہ بیشک امت
محمدیہ سب امتوں سے افضل ہے اور تمام امت محمدیہ میں عشرہ مبشرہ جنکے واسطے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے افضل ہیں اور وہ دس شخص جنت کی بشارت دیے گئے
حضرت ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف سعد سعید ابوعبیدہ بن جراح
ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور افضل ہیں ان دسوں میں خلفاء راشدین
اور افضل ہیں ان چاروں میں ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے

فصل چہارم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پند و نصائح کے بیان میں

فرمایا آپ نے یا حملۃ القرآن اعملوا بہ فانما العالم من علم ثم عمل بما علم
ووافق علمہ عملہ وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیہم و
یخالف سریرتہم علانیتہم ویخالف عملہم علمہم یجلسون حلقا فیباہی
بعضہم بعضا حتی ان الرجل لیغضب علی جلیسہ ان یجلس الی غیرہ ویدعہ
اولئک لا تصعد اعمالہم فی مجالسہم تلک الی اللہ ای صاحبان قرآن عمل کرو
قرآن پر عالم وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور موافق ہو علم اوسکا اوسکے عمل پر اور قریب ہے
کہ چند گروہ ہونگے کہ سیکھینگے علم کو لیکن وہ علم اونکے حلق سے نیچے نہ اوترے گا

یعنی عمل نکرینگے اور باطن اونکا ظاہر کے خلاف ہوگا اور عمل اونکے علم کے برعکس ہونگے حلقہ باندھکر بیٹھینگے
اور ایک دوسرے پر فخر کرینگے یہانتک کہ ایک شخص اپنے ہمنشین پر غصہ کریگا اس سبب سے کہ بیٹھا
وہ اپنے غیر کے پاس اور چھوڑ دیگا اوسکو یہی لوگ ہین کہ انکے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف انکی مجلسوں سے
صعود نکرینگے اور مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا اَخبِرنی عَنِ القَدرِ فَقالَ طَرِیقٌ
مُظلِمٌ لا تَسلُکہُ قالَ اَخبِرنی عَنِ القَدرِ قالَ بَحرٌ عَمِیقٌ لا تَلِجہُ قالَ اَخبِرنی عَنِ القَدرِ فَقالَ
سِرُّ اللہِ قَد خَفِیَ عَلَیکَ فَلا تُفَتِّشہُ قالَ اَخبِرنی عَنِ القَدرِ قالَ یا اَیُّہا السّائِلُ اِنَّ اللہَ خَلَقَکَ
لِما شاءَ اَو لِما شِئتَ قالَ بَل لِما شاءَ قالَ فَیَستَعمِلُکَ لِما شاءَ یعنی تبلایئے مجکو تقدیر کیا شی ہے فرمایا
آپ نے اس مسئلہ مین فکر کرنا اندھیری راہ مین چلنا ہے اوس طرف نجا پھر کہا اوسنے خبر دیجیے مجکو تقدیر سے
فرمایا آپ نے یہ ایک دریاے عمیق ہے نہ داخل ہو اسمین پھر کہا اوسنے تبلایئے تقدیر کیا چیز ہے فرمایا یہ
بھید ہے اللہ کا تحقیق کہ پوشیدہ کیا گیا ہے تیرے اوپر پس اوسکی تفتیش نکر کہا اوسنے خبردار کیجیے مجکو
مقدر سے فرمایا آپ نے اے پوچھنے والے بیشک اللہ نے تجکو پیدا کیا اوس چیز کے واسطے
کہ ارادہ کیا اوسنے یا واسطے اوس چیز کے کہ تو چاہے کہا اوسنے ہان اوسیکے واسطے جو اوسنے
چاہا فرمایا پس وہی کام تجسے کراویگا جو اوسنے چاہا ہے اور جسوقت ابن ملجم نے آپکو زخمی کیا امام حسن رض
روتے ہوے آپکے پاس آئے آپ نے اونسے فرمایا یا بُنَیَّ اِحفَظ عَنِّی اَربَعاً وَ اَربَعاً قالَ وَما ہُنَّ
یا اَبَتِ قالَ اَغنَی الغِنَی العَقلُ وَ اَکبَرُ الفَقرِ الحُمقُ وَ اَوحَشُ الوَحشَۃِ العُجبُ وَ اَکرَمُ الکَرَمِ حُسنُ
الخُلُقِ قالَ فَالاَربَعُ الاُخَرُ قالَ اِیّاکَ وَ مُصاحَبَۃَ الاَحمَقِ فَاِنَّہُ یُرِیدُ اَن یَنفَعَکَ فَیَضُرُّکَ
وَ مُصاحَبَۃَ الکَذّابِ فَاِنَّہُ یُقَرِّبُ عَلَیکَ البَعِیدَ وَ یُبَعِّدُ عَلَیکَ القَرِیبَ وَ اِیّاکَ وَ مُصادَقَۃَ
البَخِیلِ فَاِنَّہُ یَقعُدُ عَنکَ اَحوَجَ ما تَکُونُ اِلَیہِ وَ اِیّاکَ وَ مُصادَقَۃَ الفاجِرِ فَاِنَّہُ یَبِیعُکَ
بِالتّافِہِ اے میرے فرزند چار باتین میری یاد رکھ اور سواے انکے اور چار باتین ہین امام حسن نے عرض
کیا وہ کیا ہین اے پدر بزرگوار فرمایا بہت بڑی غنا عقل ہے اور بہت بڑا فقر حمق ہے اور بہت بڑی وحشت
غرور ہے اور بہت بڑی بخشش حسن خلق ہے پھر امام حسن رض نے عرض کیا وہ دوسری چار باتین کیا ہین

فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے احمق کی صحبت سے پرہیز کر کیونکہ وہ تیرے نفع کا قصد کرتا ہی پس ضرر پہونچتا ہی
تجکو یعنی بسبب اوسکے نے عقل ہونے کے اور جھوٹے کی صحبت سے بچ کیونکہ وہ دور کو تجھسے نزدیک اور
بعید کو قریب کر دیگا اور بخیل کی محبت سے احتراز کر اسلیے کہ وہ تیرے پاس زیادہ حاجتمند ہوکر بیٹھے گا
اوس چیز کی طرف جسکی تجکو حاجت ہی اور فرمایا آپ نے لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ
کلام کرنیوالیکی طرف نہ دیکھ بلکہ اوسکے کلام کو دیکھ **ف** یعنی واعظ کی طرف نہ دیکھ کہ وہ اپنی
ذات سے بھلا یا برا ہی بلکہ اوسکے سخن کو دیکھ اگر لائق قبول کے ہو قبول کر ورنہ چھوڑ دے اور
فرمایا آپ نے لَا ظَفَرَ مَعَ الْبَغْيِ لَا ثَنَاءَ مَعَ الْكِبْرِ لَا شَرَفَ مَعَ سُوْءِ الْاَدَبِ لَا رَاحَةَ مَعَ
الْحَسَدِ لَا سُؤْدَدَ مَعَ الْاِنْتِقَامِ لَا صَوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمَشْوَرَةِ لَا شَرَفَ اَعْلٰى مِنَ الْاِسْلَامِ لَا
لِبَاسَ اَجْمَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ لَا دَاءَ اَعْيٰى مِنَ الْجَهْلِ لَا مَرَضَ اَضْنٰى مِنْ قِلَّةِ الْعَقْلِ بغاوت کے
ساتھ ظفر نہیں ہی غرور کے ساتھ تعریف نہیں ہی بے ادبی کے ساتھ بزرگی نہیں ہی راحت
حسد کے ساتھ نہیں ہی سرداری انتقام کے ساتھ نہیں ہی یعنی یہ چیزین ایک دوسرے کے ساتھ
جمع نہیں ہوسکتین ترک مشورہ کے کام مین بھلائی نہیں ہی کوئی بزرگی اسلام سے زیادہ نہیں ہی
کوئی لباس خوبصورت زیادہ تندرستی سے نہیں کوئی مرض دردناک زیادہ جہالت سے نہیں ہی
کوئی مرض سخت زیادہ قلت عقل سے نہیں ہی اور فرمایا آپ نے اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ الْوَضِيْعَ وَالْجَهْلُ
يَضَعُ الرَّفِيْعَ علم پست مرتبہ والے کو بلند رتبہ کرتا ہی اور جہل بلند مرتبہ والے کو پست مرتبہ کرتا ہی
اور فرمایا آپ نے مَنْ كَانَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِيْ طَلَبِهٖ وَمَنْ كَانَ فِيْ طَلَبِ الْمَعْصِيَةِ
كَانَتِ النَّارُ فِيْ طَلَبِهٖ جو شخص طالب علم ہو جنت اوسکی طالب ہی اور جو شخص گناہ کی طلب کرتا ہی
دوزخ اوسکی طلب مین ہی اور مروی ہی آپ سے اِنَّ مِنْ نِعَمِ الدُّنْيَا يَكْفِيْكَ الْاِسْلَامُ نِعْمَةً
وَاِنَّ مِنَ الشُّغْلِ يَكْفِيْكَ الطَّاعَةُ شُغْلًا وَاِنَّ مِنَ الْعِبْرَةِ يَكْفِيْكَ الْمَوْتُ عِبْرَةً دنیا کی
نعمتون سے مسلمان ہونا تیرا کافی ہی تجکو کہ یہ بڑی نعمت ہی اور تمام اشغال سے شغل بندگی پروردگار
تجکو بس ہی اور عبرت والی چیزون سے کافی ہی تجکو موت کی عبرت اور آپ سے روایت ہے

مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ لَا سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ وَسُنَّةُ اَوْلِيَائِهٖ فَلَيْسَ فِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قِيْلَ لَهٗ مَا سُنَّةُ
اللّٰهِ قَالَ كِتْمَانُ السِّرِّ وَالْعَيْبِ وَقِيْلَ مَا سُنَّةُ الرَّسُوْلِ قَالَ الْمُدَارَاتُ بَيْنَ النَّاسِ وَقِيْلَ مَا سُنَّةُ
اَوْلِيَائِهٖ قَالَ اِحْتِمَالُ الْاَذٰى عَنِ النَّاسِ وَكَانُوْا مَنْ قَبْلَنَا يَتَوَاصَوْنَ بِثَلٰثِ خِصَالٍ وَيَتَكَاتَبُوْنَ
بِهَا مَنْ عَمِلَ لِاٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ اَمْرَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ وَمَنْ اَحْسَنَ سَرِيْرَتَهٗ اَحْسَنَ اللّٰهُ عَلَانِيَتَهٗ
وَمَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ جس شخص کے پاس طریقہ
اللہ اور اوسکے رسول اور اوسکے اولیا کا نہین ہی تو اوسکے ہاتھ مین کوئی شی نہین ہی آپ سے
پوچھا گیا کیا ہی طریق اللہ کا فرمایا پوشیدہ کرنا بھید کا او عیب کا اور پوچھا گیا سنت رسول کیا ہی
فرمایا حقوق اسلامیہ کا برتاؤ لوگون سے کرنا پھر پوچھا گیا طریقہ اولیا کا کیا ہی فرمایا آدمیون سے
جو ایذا اور تکلیف پہونچے اوسکی برداشت کرنا اور فرمایا جو لوگ ہمسے پیشتر تھے تین باتون کی وصیت
کرتے تھے اور اوسکو لکھ رکھتے تھے پہلی بات جسنے اپنی آخرت کیواسطے کام کیا اللہ اوسکے
دین او ردنیا کے کامونکو کافی ہوگیا اور دوسری بات جسنے اپنے باطن کو درست کیا اچھا کردیا اللہ نے اوسکے
ظاہر کو اور تیسری بات جس شخص نے اصلاح کی اوس چیز کی جو اوسکے اور اللہ کے درمیان مین ہی یعنی عبادت
درست کردیا اللہ نے اوس چیز کو جو اسکے اور مخلوق کے درمیان مین ہی یعنی حقوق اور فرمایا آپنے كُنْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرَ النَّاسِ
وَكُنْ عِنْدَ النَّفْسِ شَرَّ النَّاسِ وَكُنْ عِنْدَ النَّاسِ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ اللہ تعالی کے نزدیک بہتر ہوجا تمام آدمیون
اور نزدیک اپنے نفس کے بدتر ہوجا تمام آدمیون مین اور آدمیون کے نزدیک مثل ایک آدمی کے ہو اور آپ سے
منقول ہی مَنِ اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ سَارَعَ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَمَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ نَهٰى عَنِ الشَّهَوَاتِ
وَمَنْ تَيَقَّنَ بِالْمَوْتِ اِنْهَدَمَتْ عَلَيْهِ اللَّذَّاتُ وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ
الْمُصِيْبَاتُ جو شخص جنت کا مشتاق ہی نیکیون مین جلدی کرتا ہی اور جو ڈرا دوزخ سے باز رہا
نفس کی خواہشون سے اور جسکو موت کا یقین ہوگیا لذات اوس سے فانی ہوجاینگی اور
جسنے دنیا کو پہچان لیا مصائب دنیا اوسپر آسان ہونگے اور فرمایا لَوْ لَا خَمْسُ خِصَالٍ لَصَارَ
النَّاسُ كُلُّهُمْ صَالِحِيْنَ اَوَّلُهَا الْقَنَاعَةُ بِالْجَهْلِ وَالْحِرْصُ عَلَى الدُّنْيَا وَالشُّحُّ بِالْفَضْلِ

وَالرِّیَاءُ فِی الْعَمَلِ وَالْاِعْجَابُ بِالرَّاْیِ اگر پانچ خصلتیں نہوتیں تمام آدمی نیک ہوجاتے پہلی خصلت قناعت کرنا جہل کے ساتھ دوسری خصلت دنیا کی چیزوں پر حرص کرنا تیسری خصلت بزرگی کے ساتھ بخیلی چوتھی خصلت دکھلانے کے واسطے کام کرنا پانچویں خصلت اپنی ہی راے کو پسند کرنا اور فرمایا آپ نے اَلْبُهْتَانُ عَلَی الْبَرَایَا اَثْقَلُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْحَقُّ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَقَلْبُ الْقَانِعِ اَغْنٰی مِنَ الْبَحْرِ وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ اَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ وَالسُّلْطَانُ الْجَائِرُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ وَالْحَاجَةُ اِلَی اللَّئِیْمِ اَبْرَدُ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ وَالصَّبْرُ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ لوگوں پر بہتان باندھنا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے اور حق بات زمین سے زیادہ وسیع ہے اور قناعت کرنے والے کا دل دریا سے زیادہ غنی ہے اور منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے اور بادشاہ ظالم آگ سے زیادہ گرم ہے اور بخیل کے پاس حاجت لیجانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے اور صبر کرنا زہر سے زیادہ کڑوا ہے اور مروی ہے آپ سے لَا خَیْرَ فِیْ صَلٰوةٍ لَا خُشُوْعَ فِیْهَا وَلَا خَیْرَ فِیْ صَوْمٍ لَا امْتِنَاعَ فِیْهِ عَنِ اللَّغْوِ وَلَا خَیْرَ فِیْ قِرَاءَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِیْهَا وَلَا خَیْرَ فِیْ عِلْمٍ لَا وَرَعَ فِیْهِ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَالٍ لَا سَخَاوَةَ فِیْهِ وَلَا خَیْرَ فِیْ اُخُوَّةٍ لَا حِفْظَ فِیْهَا وَلَا خَیْرَ فِیْ نِعْمَةٍ لَا بَقَاءَ لَهَا وَلَا خَیْرَ فِیْ دُعَاءٍ لَا اِخْلَاصَ فِیْهِ اوس نماز میں بہتری نہیں جو عجز اور انکسار سے ادا نہو اور وہ روزہ اچھا نہیں ہے جسمیں لغو باتوں سے اجتناب نہو اور اوس تلاوت میں خوبی نہیں ہے جو فکر اور غور سے نہو اور وہ علم بہتر نہیں جسمیں پرہیزگاری نہیں یعنی عمل نہو اور اوس مال میں خیر بیت نہیں جس سے سخاوت نکیجاوے اور اوس بھائی چارہ میں بھلائی نہیں جو حفاظت کے ساتھ نہو اور جس نعمت کو بقا نہو اوسمیں بہتری نہیں اور جو دعا خلوص کے ساتھ نکیجاے اوسمیں بھلائی نہیں ہے اور فرماتے تھے آپ قُلْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تکلف کہہ تو ہر سختی کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تیری سختی کو یہ کلمات دفع کرینگے اور فرمایا قُلْ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَزِدْ مِنْهَا وقت ملنے نعمت کے الحمد للہ کہہ تو اوسمیں برکت ہوگی اور فرمایا اِذَا اَبْطَاَتْ عَلَیْكَ الْاَرْزَاقُ

اَستغفِرِ اللہ یُوسّعْ عَلَیْکَ جسوقت رزق کی تنگی تیرے اوپر ہو تو استغفار مانگ اللہ سے یعنی
اَستغفِرُ اللہ پڑھا کر اور کلمے استغفار کے پڑھ کشادگی کیجائیگی اور فرماتے تھے تَرْکُ الْخَطِیْئَۃِ اَھْوَنُ
مِنَ التَّوْبَۃِ وَعَدُوٌّ عَاقِلٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدِیْقٍ جَاھِلٍ ترک گناہ توبہ سے آسان ہے اور عقلمند
دشمن جاہل دوست سے بہتر ہے

فصل پنجم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بیان مین بعد شہادت

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے اہل مصر طلبگار بیعت حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے ہوے اور آپکی حالت بعد اس حادثہ عظیمہ کے یہ ہوئی کہ خانہ نشینی اختیار
کی اور لوگون سے اختلاط کم کردیا اور بیعت سے انکار فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ اہل مصر نے
مدینہ والون سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چلکر منصب امامت پر انکو راضی
کرین پھر سب متفق ہوکر آپ کے در دولت پر حاضر ہوے اور عرض کیا کہ مخلوق بغیر امام اور
سردار کے رہ نہین سکتی اور آج کے دن سوائے آپ کے اس امر کا کوئی مستحق نہین ہے آپ نے
فرمایا مجکو اس امر کی مطلق خواہش نہین ہے دوسرے جس شخص پر تم لوگ اتفاق کرو مین بھی
اوسکی بیعت کرونگا سبھون نے کہا کہ جب تک ہمارے درمیان آپ زندہ ہین کس شخص کو اس
امر کا دعوی اور دم مارنے کی مجال ہے اور اگر آپ منصب خلافت کو قبول نفرمائینگے ہم لوگونکے
امورات پراگندہ اور پریشان ہوجائینگے جناب امیر المومنین نے جب ونکا اصرار اس درجہ دیکھا فرمایا
کہ تم لوگ مستحق اسکے نہین ہو کہ کسیکو امام بناؤ بلکہ اس امر کا تعلق صحابۂ بدریین سے ہے جو
صاحبان حل و عقد ہین جس شخص کو یہ لوگ خلافت کے واسطے قبول فرمائینگے وہ خلیفہ ہوگا
پس جسوقت آپکی اس تقریر کو ان لوگون نے اون اصحاب تک پہونچایا وہ سب معاً حاضر ہوے
اور امیر المومنین حضرت علی باہر تشریف لائے اور متوجہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوے
اور مسجد مین پہونچکر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ مین بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا کہ اے لوگو تم راضی ہو
کہ مین تمہارا امیر و خلیفہ ہون سبھون نے عرض کیا ہم راضی ہین اور سب سے اول حضرت طلحہ نے

بیعت کی پھر اہل بصرہ نے پھر حضرت زبیر ؓ نے پھر بقیہ مہاجرین و انصار نے بعدہ اور آدمی مشرف آپکی بیعت سے ہوئے سوائے چند آدمیوں کے اور یہ بیعت بروز جمعہ تاریخ ۲۵ ذیحجہ ۳۵ ہجری کو ہوئی منقول ہے کہ بعد ختم ہونے بیعت کے حضرت طلحہ ؓ اور زبیر ؓ مع چند صحابہ کے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قاتلان امیر المومنین عثمان ؓ سے کیونکر قصاص لیا جاوے آپ ؓ نے فرمایا ایک جماعت کثیر اس گناہ کے ساتھ متہم ہے بغیر گواہ اور دلیل کے سب کیونکر قتل کیے جائیں اور اگر یقینی قاتل کو تم جانتے ہو میں قصاص لینے میں تمہارے ساتھ متفق ہوں صبر کرو تاکہ صاحب قصاص ظاہر ہو اور میں اوسکے قتل کا حکم دوں بعدہ آپ نے زوجۂ حضرت عثمان ؓ نائلہ سے استفسار کیا کہ قاتل کو تم پہچانتی ہو جواب دیا کہ دو شخص محمد بن ابی بکر کے ساتھ میرے مکان میں داخل ہوئے اور حضرت عثمان ؓ کو اونھیں دونوں نے قتل کیا صورت اونکی میں نے دیکھی لیکن پہچانا نہیں امیر المومنین حضرت علی ؓ نے محمد بن ابی بکر ؓ کو بلوایا اور اس حال کو دریافت فرمایا اونھوں نے قسم کھا کر عرض کیا کہ میں بقصد قتل حضرت عثمان ؓ داخل ہوا لیکن جب اونھوں نے میرے باپ کو یاد کیا میں شرمندہ ہو کر وہاں سے پھرا اور قتل سے باز رہا اور دوسرے شخص نے اس کام کو کیا ہے پھر بی بی نائلہ نے اونکے قول کی تصدیق کی مگر قاتل کا سراغ نہ لگا اور بعد چار ماہ کے حضرت طلحہ ؓ اور زبیر ؓ مکہ مکرمہ کو چلے گئے اور نعمان بن بشیر کرتا خون آلودہ حضرت عثمان ؓ کا اور آپکی زوجہ کی اونگلیاں کٹی ہوئی لیکر حضرت معاویہ ؓ کے پاس ملک شام کو روانہ ہوئے امیر المومنین نے اپنے عمال شہر بشہر روانہ کیے اور بعض عاملین حضرت عثمان کو تحریر فرمایا کہ یہاں حاضر ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی بلوایا اس میان مغیرہ بن شعبہ نے آکر آپ کو مشورہ دیا کہ حضرت معاویہ ؓ سے اسوقت آپ مخاطب نہو جیے اونکو بلاد شام کی حکومت حاصل ہے اور وہ حضرت عثمان ؓ کے چچازاد بھائی ہیں پھر دیکھا جاویگا مگر امیر المومنین حضرت علی ؓ نے اونکی رائے قبول نفرمائی اور حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ نے بھی آپکو اس بات سے روکا مگر اونکی بات بھی مسموع نہ ہوئی بلکہ ارادہ فرمایا کہ بجائے امیر معاویہ ؓ کے

اونھیں کو عامل شام کریں مگر ابن عباسؓ نے قبول نکیا اور عرض کیا کہ معاویہؓ مجکو قتل کر ڈالینگے پہلے ایک خط اس مضمون کا تحریر فرمایئے دیکھیے کیا جواب ملتا ہے آپ نے پروانہ لکھا جواب خلاف منشاء کے ملا اوسوقت آپ نے خود لشکرکشی شام کا ارادہ فرمایا اتنے مین یہ خبر ملی کہ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ آپ کے خلاف ہوگئے ہین اور خروج کرنا چاہتے ہین پھر حضرت عائشہؓ مع تیس ہزار آدمیون کے مکہ مکرمہ سے بصرہ کو روانہ ہوئین اور وہان پہونچکر بعد قتال شدید کے عثمان بن حنیف عامل بصرہ سے بصرہ لے لیا اور اسطرف امیر المومنین حضرت علیؓ مدینہ منورہ سے مع اپنے لشکر بیس ہزار آدمی کے بقصد شام روانہ ہو چکے تھے راہ مین قاصد ملا اوسنے حضرت عائشہؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کی خبر سنائی تب آپ نے خطبہ پڑھا اور بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا کہ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يُصْلِحُ اِلَّا بِمَا صَلَحَ اَوَّلُهٗ فَانْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُصْلِحْ اَمْرَكُمْ یہ امر نہین درست ہوگا مگر اوس چیز کے ساتھ جس سے اسکا اول درست ہوا ہے پس اللہ کے دین کی مدد کرو تمھاری مدد وہ کریگا اور تمھارے کام کی اصلاح فرمائیگا انتہی اور شام کا قصد موقوف کرکے بصرہ کا ارادہ فرمایا اور قعقاعؓ کو قبل روانہ کیا کہ وہ بصرہ پہونچکر حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو صلح پر آمادہ کرین پھر آپ بصرہ مین داخل ہوے اور صلح پر وہ لوگ بھی راضی ہوے اور اس خبر سے طرفین کے مسلمان خوش ہوے مگر جو لوگ قصاص امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے خواہان تھے تمام رات نہ سوے اور مشورہ کیا کہ فجر ہوتے ہی جنگ شروع کردو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس طور پر جنگ شروع ہوگئی کہ کسیکو معلوم نہوا کہ یہ لڑائی کیونکر ہوئی اوسوقت حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ دونون جانب کی صفون کے درمیان تشریف لیگئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پکارا وہ آئے آپ نے فرمایا یہ کام تمنے کیون کیا جواب دیا کہ ہم طالب خون حضرت عثمانؓ ہین فرمایا اگر تم انصاف کرو تو تم ہی نے اونکو قتل کیا ہے مین تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو یاد نہین کہ فلان روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے فرمایا تھا اَمَا اِنَّكَ سَتَخْرُجُ عَلَيْهِ وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَّهٗ یعنی تو خروج کریگا اوسپر اور تو ظالم ہوگا واسطے اوسکے حضرت زبیر نے کہا اَللّٰهُمَّ بَلٰی یعنی سچ ہے پھر حضرت علیؓ نے یاد دلایا کہ فلان روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمسے

ف حضرت علیؓ کا شام کی راہ مین خطبہ پڑھنا

ف حضرت علیؓ کا حضرت زبیرؓ سے بہنگام جنگ کلام کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد دلانا

فرمایا تھا لَتَخْرُجَنَّ عَلَيْهِ وَاَنْتَ ظَالِمٌ البتہ خروج کریگا تو اوپر اوسکے اور تو ظالم ہوگا حضرت زبیرؓ نے کہا
ہان سچ ہی مگر مین بھول گیا اگر آپ پہلے سے یہ حدیث مجکو یاد دلاتے تو مین ہرگز خروج نکرتا لیکن
یہ فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوئی حضرت زبیرؓ نے وہانسے رخصت ہوکر مکہ
معظمہ کی راہ لی اور ایک قوم پر آپکا گذر ہوا وہان قیام کیا اور نماز پڑھتے تھے کہ حالت سجدہ مین
عمرو بن جرموز نے آپکو قتل کر ڈالا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پھر وہ شقی آپکی تلوار اور مہر لیکر پاس
امیر المومنین حضرت علیؓ کے حاضر ہوا آپ نے فرمایا اُبَشِّرُكَ بِالنَّارِ خوشخبری دیتا ہون تجکو دوزخ کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے بَشِّرُوْا قَاتِلَ الزُّبَيْرِ بِالنَّارِ زبیرؓ کے قاتل کو نار دوزخ
کی بشارت دو اور دوسری روایت مین ہی کہ عمرو بن جرموز بعد قتل کرنے حضرت زبیرؓ کے اونکا سر
مع انگشتری اور تلوار اور اسپ کے لیکر امیر المومنین کیخدمت مین حاضر ہوا اور جو کچھ آپکے ساتھ کیا تھا
اوسکو بیان کیا جسوقت آپکی نظر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شمشیر پر پڑی غلاف سے نکالکر دیکھنے لگے
اور فرمایا یہ وہ تلوار ہی کہ جسنے بہت سے کرب اندوہ کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کیا اور
بہت سے دشمنان دین کا خون مین پرگرایا لیکن حکم قضا وقدر اسی طرح پر جاری تھا کہ زبیرؓ اپنے
دوست واحباب سے جدا ہونگے اور اسطور پر مقتول ہونگے پھر آپ نے عمرو بن جرموز سے فرمایا
کہ تو نے یہ حرکت کیون کی کہا کہ مین سمجھا تھا کہ آپ اس فعل سے میرے خوشنود اور راضی ہونگے
آپ نے فرمایا وَيْحَكَ خرابی ہو تیری مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
پسر صفیہ یعنی زبیرؓ کے قاتل کو نار جہنم کی خوشخبری سناد و عمرو بن جرموز اس کلام کے سنتے ہی
کود کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا واللہ مین نہین سمجھتا ہون کہ آپ کے ساتھ کیونکر
معاملہ کرون یعنی آپکا یار ہون یا دشمن بنکر مقابلہ کرون یا آپ کے دشمنون کا دوست بنون
یا دشمن ہوکر اونسے لڑون اور اس مضمون کا ایک شعر کہا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسنے
کہا کہ عجب معاملہ مجکو درپیش ہی کہ آپکی موافقت ومخالفت دونون موجب دخول نار ہین اور
درمیان اسی غم اور غصہ کے وہی تلوار جس سے حضرت زبیرؓ کو شہید کیا تھا لیکے ادل اور مرگیا

پھر لشکر حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ مین قتال شدید ہوا یہانتک کہ جانبین سے ۱۸۔ ہزار آٹھ سو ستائیس آدمی شہید ہوے اور حضرت عائشہؓ کے لشکر کو شکست ہوئی امیر المومنین نے مقتولون پر نماز پڑھی اور حضرت طلحہؓ کو مقتول دیکھکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا پھر شہر مین داخل ہوے اور بصرے والون نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عائشہؓ کو سامان سفر دیا اور اپنی اولاد کو ہمراہ کر کے مدینہ طیبہ کو روانہ فرمایا اور ابن عباسؓ کو عامل بصرہ کیا پھر خود کوفہ مین تشریف لاکر وہیں انکا انتظام کیا عراق و مصر و یمن و حرمین و فارس و خراسان سب پر قبضہ ہوگیا سواے ملک شام کے کہ وہان حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور یہ بھی بسبب خطاے اجتہادی کے اپنے تئین مستحق خلافت جانتے تھے اور اجتہاد انکا چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جنسے کسیوقت مین آپکا حاکم اور خلیفہ ہونا پایا جاتا ہے فـ پس بسبب اس اجتہادی خطا کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنا اور طعن کرنا عقائد اہل سنت کے خلاف ہے اور برا کہنے والا خود برا ہے اور مثل روافض کے ہے جیسا کہ یہ لوگ خلفاء راشدین کو برا کہتے اور اوسکے سبب سے خود ملعون ہوتے ہین اور اہل شام انکے مطیع و معتقد تھے پھر امیر المومنین حضرت علیؓ نے جریر کو حضرت معاویہؓ کے پاس اپنی بیعت لینے کے واسطے روانہ فرمایا حضرت معاویہؓ نے اس امر مین تامل کیا یہانتک کہ عمروؓ بن عاص فلسطین سے اونکے پاس آگئے اور اہل شام کو طالب خون حضرت عثمانؓ پایا اون لوگون سے کہا کہ تم حق پر ہو اور حضرت معاویہؓ سے کہا کہ اگر تمھاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کر دینا یہ بیان تتمۃ المختصر سے نقل کیا گیا جب حضرت معاویہؓ کسی طرح بیعت حضرت علیؓ پر راضی نہوے مجبوراً آپ آمادۂ جنگ ہوے اور موضع صفین مین دونو جانب سے لشکر جمع ہوا اور ماہ ذیحجہ ۳۶ھ کو امیر المومنین نے بشیر بن عمرو انصاری وغیرہ کو حضرت معاویہؓ کے سمجھانے کے واسطے بھیجا لیکن اونھون نے کسیکی نہ سنی حتی کہ لڑائی شروع ہوگئی اور تمام ماہ بازار جنگ گرم رہا پھر شروع ۳۷ھ مین جانبین سے صلح کے پیغام جاری ہوے لیکن بسبب اختلاف شرائط کے آخر محرم تک صلح نہوئی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجبور ہوکر بذات خاص مبارزہ کیا اور بہت سے بہادران حضرت

معاویہ کو قتل کیا تفصیل اس مبارزہ کی نور الابصار مین نام بنام تحریر ہے حسب شمار مقتولین کا ۷۰ ہزار کو پہونچا اور عمرو بن العاص نے علامات شکست لشکر شام پر پاے حضرت معاویہ کو صلح پر آمادہ کیا اوسوقت لشکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بعض شخص آپکو صلح سے مانع ہوے اور کہا کہ یہ وقت در گذر کرنیکا نہین ہی اور اکثر لوگون نے صلح کو پسند کیا اوسوقت بذریعہ پنچایت صلح ہوگئی الحمد للہ والمنہ اور صلحنامہ بروز چہارشنبہ ۱۳ صفر ۳۷ھ کو لکھا گیا اور اس خانہ جنگی مین دونو جانب سے ستر ہزار آدمی شہید ہوے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ انمین ۲۵ آدمی اہل بدر سے تھے اور جسوقت عمار بن یاسر شہید ہوے عمرو بن العاص نے جو حضرت معاویہ کے وزیر تھے جنگ کو روکدیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عمار کو ایک گروہ باغی قتل کریگا پس معلوم ہوا کہ ہم لوگ باغی ہین بعد اس صلح کے امیر المومنین کوفہ کو واپس آکے اوسوقت خارجیون نے مخالفت پر کمر باندھی اور موضع حروره مین آکر قیام کیا اور یہ لوگ بارہ ہزار تھے عبد اللہ بن عباس بحکم امیر المومنین اس گروہ کے پاس تشریف لیگئے اور فہمایش کی مگر جب یہ لوگ راہ راست پر نہ آئے تو انکی سرکوبی کو امیر المومنین کی جانب سے غازیونکا لشکر بھیجا گیا اور واسطے حجت ختم کرنے کے آپ کا یہ حکم سنایا گیا کہ جو کوئی کوفہ اور مدائن کی جانب لوٹ جاوے اوسکو امن ہی اس بات کو سنکر فروہ بن نوفل پانسو سوار لیکر چلاگیا اور ایک گروہ کوفہ کو واپس ہوا اور ایک مدائن کو اور یہ جماعت متفرق ہوگئی صرف چار ہزار آدمی رہگئے اور وقت مقابلہ کے انھون نے بھی شکست کھائی اور سب قتل کیے گئے اور سواے نو نفر کے کوئی نہ بچا للہ الحمد اور امیر المومنین کے لشکر سے صرف دو شخص شہید ہوے اور یہ واقعہ ۳۸ھ مین واقع ہوا آپکی خلافت راشدہ مین بسبب انہین خانہ جنگیون اور قلیل مدت کے کچھ فتوحات نہین ہوے اور اگر یہ واقعات واختلافات مذکورہ درپیش نہوتے تو انشاء اللہ تعالے فتوحات کثیرہ واقع ہوتے اور رونق اسلام اضعافاً مضاعفہ ہوجاتی کیونکہ آپکی شجاعت اور جرأت ضرب المثل ہی اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے کم نہ تھی مگر تقدیر الہی نے کیا جاری ہی جو وہ

چاہتا ہی وہی ہوتا ہی وَمَا تَشَاۤءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ بشر کی کیا تاب طاقت ہی کہ اوسکے امر مین دم مار سکے و شیطان دشمن قوی ہی اوسکو ہرگز یہ بات پسند نہین آتی کہ مسلمان یکدل ہو جاوین اور اللہ تعالے کے دین کی مدد اور نصرت کرین ہمیشہ مسلمانون کے درمیان مین اختلاف و نفاق و عداوت ڈالنے کا در پے رہتا ہی پس وسنے ابتدا اس امر کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے کی اور وہی باعث اونکی شہادت کا ہوا اور اوسی جھگڑے کو آپ کی خلافت مین پیش کر دیا جسکے سبب سے مسلمانون کا تمام کام ابتر اور پریشان ہوگیا فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

فصل ششم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی شہادت کے بیان مین

مروی ہی کہ تین آدمیون نے گروہ خوارج سے باہم عہد و اقرار تین شخصون کے قتل پر کیا عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا اور برک بن عبد اللہ تمیمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور عمرو بن بکیر تمیمی نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور یہ ہر سہ شخص مکہ معظمہ مین جمع ہوے اور عہد مذکور بتاریخ ۱۷ رمضان وقت شب ہوا اور دوسری روایت مین ہی کہ ابن ملجم ایک زن خارجیہ قطام نام پر عاشق تھا اور وہ کسیطرح اوس سے راضی نہین ہوتی تھی لیکن اس بات پر کہ اگر تو حضرت علی کو قتل کرے اس شقی ازلی نے اس اقرار کو منظور کر کے اوس سے نکاح کیا اور مہر وہی قتل حضرت علی مع تین ہزار درہم قرار پایا بعدہ یہ بدبخت اور برک و عمرو اپنے اپنے عہد کے پورا کرنے پر آمادہ ہوے اور برک نے دمشق مین جا کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور اونکا سرین زخمی ہوگیا مگر جان بچ گئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوسکو گرفتار کر کے اوسکے دست و پا کاٹکر چھوڑ دیا اور عمرو بن بکیر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے قتل کے واسطے مصر کو روانہ ہوا اور جسوقت یہ مصر مین داخل ہوا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کی اوس شب پاشکم مین درد تھا اونھون نے بجاے اپنے سہل عامری یا خارجہ کو نماز پڑھانے کے واسطے بھیجدیا تھا ابن بکیر نے سہل عامری کو عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سمجھکر شہید کر ڈالا فصول مہمہ مین مرقوم ہی کہ جسوقت سہل عامری مقتول ہوے جماعت کے لوگ ابن بکیر کو پکڑ کر عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کے حضور مین لیگئے اونھون نے فرمایا تو نے کسکو قتل کیا ہی لوگ کہتے ہین کہ خارجہ مقتول ہوے

یعنی ان الملعونوں کا تین صحابہ جلیل القدر کے قتل پر آمادہ ہونا

اوسنے جواب یا اَرَدْتُ عَمْرًا وَاَرَادَ اللّٰهُ خَارِجَةَ مین نے ارادہ قتل عمرو کا یعنی آپکا کیا تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے خارجہ کا ارادہ کیا آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا اور ابن ملجم نے کوفہ مین آکر اپنے اصحاب خوارج سے ملاقات کی اور امیر المومنین کے قتل کی فکر کی تاریخ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ شب جمعہ تھی جسکی سحر کو امیر المومنین علی بیدار ہوے اور امام حسنؓ اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ مین نے آج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا لَقِيْتُ مِنْ اُمَّتِكَ مِنَ الْاَوَدِ وَاللَّدَدِ آپکی امت سے مجکو بہت تکالیف اور سختیان پہونچین آپ نے فرمایا اُدْعُ اللّٰهَ لَهُمْ بد دعا کر انپر اللہ سے مین نے کہا اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِيْ بِهِمْ خَيْرًا لِّيْ مِنْهُمْ وَاَبْدِلْهُمْ لِيْ شَرًّا لَّهُمْ مِنِّيْ ای اللہ میرے اونکی نیکیو نکو میری برائیون سے بدلدے یعنی میری برائیان اونکو دیدے اور اونکی نیکیان مجکو اسی ذکر مین آپ تھے کہ ابن نباح موذن نے نماز کی خبر دی پس آپ اوس دروازے سے نکلے جس سے لوگونکو نماز کے واسطے پکارتے تھے تقریب عزیزی مین ہے کہ آپ مسجد مین داخل ہوے اور ابن ملجم شقی ستون کے پیچھے چھپا ہوا کھڑا تھا آپ پر حربہ کیا اور تلوار زہر آلود لگائی پیشانی سے سر تک زخم لگا اور دماغ تک پہونچا اوسوقت نماز جعدہ بن ہبیرہ نے پڑھائی اور ہر طرف سے لوگ اوسپر دوڑ پڑے اور گرفتار کرکے تلوار اوسکی چھین لی اور آپ کے سامنے لائے فرمایا اَحْبِسُوْهُ وَاَطِيْبُوْا طَعَامَهٗ وَاَلِيْنُوْا فِرَاشَهٗ فَاِنْ اَعِشْ فَاَنَا وَلِيُّ دَمِيْ عَفْوًا اَوْ قِصَاصًا وَاِنْ مِتُّ فَاَلْحِقُوْهُ بِيْ اُخَاصِمْهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قید کرو اوسکو اور اچھا کھانا دو اوسکو اور بستر نرم تیار کرو اوسکے لیے اگر مین زندہ رہا تو مختار ہون اپنے خون کا معاف کرون یا قصاص لون اور اگر مر گیا تو اوسکو بھی میرے ساتھ ملا دینا یعنی قتل کرنا اور جھگڑا کرونگا اوس سے رب العالمین کے نزدیک پھر حضرات حسنین کو وصایا کیے یہ واقعہ شب جمعہ بوقت سحر واقع ہوا سنیچر تک آپ زندہ رہے اور شب یکشنبہ کو انتقال ہو گیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ حضرات حسنینؓ اور عبد اللہ بن جعفرؓ نے غسل دیا کفن مین تین کپڑے تھے جسمین قمیص اور عمامہ تھا امام حسنؓ نے نماز پڑھی مدفن مین آپ کے اختلاف ہے ایک قول ہے کہ دار الامارہ کوفہ مین وقت شب

دفن ہوے **دوسرا قول** شریک کا ہی کہ حضرت امام حسنؓ آپکی نعش کو مدینہ منورہ لیگئے **تیسرا قول** سعید بن عبد العزیز کا ہی کہ آپ کے جنازہ کو مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کے واسطے لیے جاتے تھے کہ ناگہان راہ مین اونٹ بچلکر بھاگا پھر اوسکا پتا نہ ملا کہ کہان غائب ہوگیا بعض علما کا قول ہی کہ وہ اونٹ بلاد طی کی طرف چلا گیا اور وہین آپ دفن ہوے **چوتھا قول** ابوبکر بن عیاش کا ہی کہ آپکی قبر مخفی کردی گئی تاکہ خوارج کھود نہ ڈالین **پانچوان قول** عزی جو ایک مشہور مقام ہی وہان دفن ہوے بلکہ اوسکی زیارت ابتک ہوتی ہی **چھٹا قول** نجف مین مدفون ہوے **ساتوان قول** درمیان مکان اور مسجد کے رکھے گئے پھر جب دفن سے فارغ ہوے حضرت امام حسنؓ نے ابن ملجم کے قتل کا حکم فرمایا لوگون نے اوسکی لاش کو آگ مین جلادیا عمر شریف آپکی علی اختلاف الاقوال ۷۰-یا ۶۴-یا ۶۵-یا ۵۷-یا ۵۸ سال کی تھی مگر ارجح یہ ہی کہ ۶۳-برس کو آپ پہونچے تھے مثل عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرات ابوبکرؓ وعمرؓ کے سبحان اللہ عجب طرح کی موافقت ہوئی ہی زہریؓ سے منقول ہی کہ روز شہادت آپ کے کوئی سنگریزہ بیت المقدس نہین اوٹھایا گیا لیکن اوسکے نیچے خون تازہ اور سرخ تھا مدت خلافت آپ کی بہت کم ہوئی صرف چار سال اور نو ماہ

فصل ہشتم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی ازواج اور اولاد کے بیان مین

تعداد اولاد مین اختلاف ہی ابو القاسم اسمعیل نے لکھا ہی کہ بتیس اولاد آپکی تھین منجملہ اونکے سولہ صاحبزادے اور سولہ صاحبزادیان اور یعمری نے ۲۹-تحریر کیے محب طبری نے بھی مثل ابو القاسم کے بتیس کہے اور بغیۃ الطالب مین مرقوم ہی کہ بالاتفاق آپکی اولاد مین ۱۵-لڑکے اور اٹھارہ لڑکیان تھین لڑکون مین صاحبزادہ اول حضرت امام حسنؓ دوم حضرت امام حسینؓ سوم محسنؓ تھے اور ان تینون صاحبون کی والدہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہراؓ تھین اور محسنؓ کا انتقال طفولیت ہی مین ہوا اور یہ جو بعض روافض کا بہتان حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اوپر ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھین اور حضرت محسنؓ شکم مبارک مین تھے اور حضرت

عمر نے آپ کے مکان میں آکے آپکے پہلوے مبارک پر اپنی شمشیر سے ایسا صدمہ پہونچایا کر وضع حمل ہوگیا اور مکان کو بھی جلادیا یہ قصہ برابر جھوٹ اور غلط ہے اسی وجہ سے خود اکثر صاحبان شیعہ اسکے قائل نہیں ہیں اور چہارم محمد اکبر ہیں انکی ماں خولہ بنت جعفر حنفیہ تھیں یہ وہی ہیں جنکو محمد حنیف اور محمد بن حنفیہ کہتے ہیں اور بعض جہلا شیعہ انکو مہدی کہتے ہیں یہ بڑے بہادر اور سخی اور خوش تقریر تھے انکا انتقال سنہ ہجری میں بمقام مدینہ منورہ ہوا اور بعض نے کہا طائف میں پنجم عبد اللہ انکو مختار بن ابی عبید نے قتل کیا ششم ابو بکر جو معرکہ کربلا میں شہید ہوے اور ان دونوں صاحبزادوں کی ماں لیلی بنت مسعود تھیں اور ہفتم اکبر سقا ہشتم عثمان نہم جعفر دہم عبد اللہ یہ بھی ہمراہ امام حسین کے شہید ہوے اور انکی والدہ ام البنین بنت حرام تھیں یازدہم محمد اصغر والدہ انکی ام ولد تھیں دوازدہم یحیی سیزدہم عون انکی ماں بنت عمیس تھیں چہارم عمر اکبر ماں انکی ام حبیب تھیں پانزدہم محمد اوسط انکی ماں امامہ بنت ابی العاص تھیں یہ امامہ وہی تھیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں کبھی اپنی پشت مبارک پر چڑھا لیتے تھے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی صاحبزادی تھیں اور صاحبزادیوں میں اول ام کلثوم کبری یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں شوہر انکے حضرت عمر بن خطاب تھے اور انسے زید اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں اور یہ مع زید کے وقت واحد میں انتقال کر گئیں اور نماز جنازہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھی دوم زینب کبری بنت حضرت فاطمہ زہرا سوم رقیہ بنت ام حبیبہ چہارم ام الحسن پنجم رملہ کبری ان دونوں صاحبزادیوں کی ماں ام سعد بنت عروہ تھیں ششم ام ہانی ہفتم میمونہ ہشتم رملہ صغری نہم زینب صغری دہم ام کلثوم یازدہم فاطمہ دوازدہم خدیجہ سیزدہم ام الخیر چہاردہم ام سلمہ پانزدہم ام جعفر شانزدہم جمانہ ہفدہم نفیسہ ان سب صاحبزادیوں کی مائیں متفرق تھیں اور منقول ہے کہ آپکے صاحبزادوں سے صرف پانچ کی نسل باقی رہی حضرات امام حسن و حسین اور عباس اور محمد بن حنفیہ اور عمر اور صاحبزادیوں سے صرف ایک کی نسل موجود رہی یعنی زینب جو حضرت فاطمہ کی صاحبزادی تھیں اور وقت انتقال کے

حضرت چار بیبیاں آپکی موجود تھیں آمامہ لیلی اسماء بنت عمیس ام البنین اور دس امہات الاولاد تھیں بحیات حضرت سیدۃ النسا کوئی دوسرا نکاح آپ نے نہیں کیا تھا واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب شکر ہے اوس اللہ کا جسکی مدد اور اعانت سے ذکر حضرت خلفاء راشدین عہد ہین اختتام کو پہونچا سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

باب ششم مناقب اصحاب رسول اللہ بقیہ عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین مین

فصل اول مناقب مین حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبدالرحمن حضرت ابو عبیدہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے انس[1] اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حضرت انسؓ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور ہمارا امانت دار ای امت میری ابو عبیدہ ہے جرّاح کا بیٹا **ف** حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون دس یارون مین سے ہین جنکو آپ نے جنتی فرمایا ہے اور آپکی صفت مین فرمایا کہ اس امت کے امین ہین ہر چند کہ تمام صحابہ امانت دار تھے لیکن جس صحابی مین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسیکے ساتھ اوسکی تعریف فرماتے تھے جیسے صدیق اکبرؓ کو رحم دل اور فاروق اعظمؓ کو اللہ کی راہ مین سخت اور ذو النورینؓ کو بڑا حیاوالا اور حضرت علی مرتضیؓ کو قاضی اور حضرت زبیرؓ کو ولی جان نثار فرمایا **حدیث**[2] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خلیفہ کرتے تو کسکو کرتے فرمایا ابوبکرؓ کو کہا پھر فرمایا عمرؓ کو عرض کیا بعد اونکے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو **حدیث**[3] جابرؓ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ حضرت جابرؓ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار زبیرؓ ہے **ف** حضرت زبیرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی

تھے وقت جنگ خندق کے کافرون کے گروہ متفرق ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کون ہی کہ مجکو انکی خبر معتبر لا دے حضرت زبیرؓ نے کہا یا حضرتؐ مین جاتا ہون تب آپ نے یہ
حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون
ہی کہ بنی قریظہ کی خبر مجکو لا دے حضرت زبیرؓ گئے اور جب پھر کر آئے حضرت نے فرمایا فِدَاكَ
اَبِي وَاُمِّي میرے مان باپ اے زبیرؓ تیرے اوپر فدا ہون اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت
زبیرؓ کی ثابت ہوئی **حدیث** عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي
حضرت علیؓ اور حضرت سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعدؓ تیر مار
میرے مان باپ تجہپر فدا ہون **ف** حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ بہتر انداز تھے جسوقت جنگ احد مین
کفار نے ہجوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت سعدؓ سے یہ فرمایا اور لوگون سے تیر لیکر حضرت سعدؓ کو دیتے تھے حضرت علی مرتضیٰؓ سے
مروی ہی کہ مین نے آپکی زبان مبارک سے کسیکے حق مین سوا سعدؓ کے یہ کلمہ نہین سنا کہ میرے
مان باپ تجہپر قربان ہون اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی
ثابت ہوئی **لطیفہ** اس مقام پر اللہ تعالے کی قدرت رنگا رنگ کا نمونہ دیکھنا چاہیے
کہ سعد بن ابی وقاصؓ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جان نثار دوست تھے جنکے
حق مین آپ نے یہ حدیث فرمائی اور اونکا بیٹا عمر بن سعد ایسا سنگدل نکلا جسنے لخت جگر
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے امام حسینؓ کو شہید کیا سبحان اللہ یہ اوسی کی شان ہی
کہ شیطان سے ولی اور ولی سے شیطان ظاہر کرتا ہی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ **حدیث**
اَبُو هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ
بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَيُرْوٰى اُحُدُ اُو عَلَيْهِ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا

اسی کوہ حرا تجھ پر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین ہی اور اوس پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تھم جا ای پہاڑ اور اوسپر حضرات
ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا اظہر من الشمس ہی باقی
صحابہؓ جو اوس پہاڑ پر تھے سب شہید ہوے سوائے حضرت سعدؓ ابن ابی وقاص کے کہ اونکا انتقال
عارضہ اسہال مین ہوا بنا ئ علیہ وہ بھی شہید ہوے کیونکہ حدیث مین آگیا ہی **حدیث** قیس
بن ابی حازم کہتے ہین کہ مین نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا وہ خشک ہو گیا تھا اونھون نے جنگ احد
مین اوسی ہاتھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ کی تھی **حدیث** حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین بعض غزوات سے پھر کر
آئے تو بوقت شب بیدار رہے اور فرمایا کاش کوئی مرد صالح آجکی رات میری حراست کرتا
کہ دفعتہ ہتھیار کی آواز آئی فرمایا یہ کون ہی کہا مین سعدؓ ہون فرمایا کدھر آئے عرض کیا میرے
جی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوف آیا مین نگاہبانی کرنے کو آیا ہون آپنے اونکو دعا دی
اور سو رہے **حدیث** أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ
فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ
وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابوبکر جنتی ہین اور عمر جنتی ہین اور عثمان جنتی ہین اور علی جنتی ہین اور طلحہ جنتی ہین اور زبیر
جنتی ہین اور عبد الرحمن بن عوف جنتی ہین اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہین اور سعید
بن زید جنتی ہین اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہین **حدیث** حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھکر فرمایا جو شخص چاہے کہ دیکھے
طرف ایک شخص کے جو روے زمین پر چلتا ہی اور اپنا کام پورا کر چکا ہی وہ طرف اس شخص کے
دیکھے یعنی حضرت طلحہ کیطرف اور ایک روایت مین ہی کہ جسکو خوش معلوم ہو دیکھنا شہید کا جو زمین

چلنا ہی پس چاہیے کہ طلحہؓ بن عبید اللہ کو دیکھے یعنے شہید فی سبیل اللہ مین حدیث حضرت
علیؓ فرماتے ہین کہ میرے کانون نے زبان مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے
طلحہؓ اور زبیرؓ بہشت مین میرے ہمسایہ ہین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاکَ اے اللہ میرے سعدؓ کی دعا قبول فرما جسوقت تجکو پکارے
حدیث حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ حضرت سعدؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ میرا ماموں ہے اب کوئی شخص اپنا ماموں مجکو دکھلائے یعنے مثل میرے ماموں کے سبحان اللہ
ان احادیث سے کمال فضیلت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ظاہر ہوئی **ف** حضرت سعدؓ
قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ مین سے تھین
اسیواسطے آپ نے انکو ماموں فرمایا حدیث حضرت سعدؓ کہتے ہین مین نے دیکھا کہ مین
تیسرا شخص ہوں اسلام مین اور اسلام نہ لایا کوئی مگر اوسی دن کہ مین اسلام لایا اس حدیث سے
حضرت سعدؓ کی بڑی فضیلت ظاہر ہوئی **ف** دہ یار بہشتی اند قطعی ابوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ
طلحہؓ است و زبیرؓ و بو عبیدہؓ سعدؓ است سعیدؓ و عبد رحمٰن

باب ہفتم مناقب مین حضرات اہل بیت اطہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فصل اول ذکر مین بعض اون آیات کریمہ کے جو مناقب مین اہلبیت اطہار کے نازل ہوئین قبل اسکے
جاننا چاہیے کہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہین جنکی فضیلت اور منقبت
اور طہارت اللہ تبارک وتعالے نے بیان فرمائی ہے پھر کس بشر کو مجال اور قوت ہے کہ اونکے
مناقب اور فضائل کا حصر اور احاطہ کر سکے لیکن بحکم مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ
تھوڑا سا ذکر ان حضرات کا واسطے برکت اور طلب ثواب کے کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّمَا
یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ترجمہ نہین چاہتا اللہ
مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب طاہر **ف** بیان اس امر کا

کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہین منجملہ کتاب ہین گذرا اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ اہل بیت سے
جملہ گھر والے ازواج اور اولاد مراد ہین اور لفظ رجس جو آیت مین ہی اوسکے معانی کی نسبت
تفسیر معالم التنزیل مین مرقوم ہی کہ اراد بالرجس الاثم الذی نھی اللہ النساء عنہ
قالہ مقاتل وقال ابن عباس یعنی عمل الشیطان وما لیس للہ فیہ رضی وقال قتادۃ
یعنی السوء وقال مجاھد الرجس الشک انتہی یعنی ارادہ فرمایا اللہ تعالے نے رجس سے
اوس گناہ کا جس سے کہ عورتون کو منع کیا ہی یہ قول مقاتل کا ہی اور فرمایا ابن عباسؓ نے مراد اوس
عمل شیطان اور وہ چیز ہی جسمین اللہ تعالے کی رضا نہو اور قتادہؒ نے کہا منشا رجس سے
برائی ہی اور مجاہدؒ نے کہا رجس کے معنی شک اور شبہہ کے ہین انتہی اور خلاصۃ التفاسیر مین
لفظ یطہر اور تطہیر کے معانی اور تفسیر مین عمدہ تقریر کیگئی ہی جو بیان لکھی جاتی ہی یطہر صیغہ
مبالغہ ہی شامل ہی جمیع اوصاف طہارت کو مثل معرفت حق و تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق
و صفائے قلب حیات روح و طہارت ظاہر و تنفر معاصی وغیرہ کے اور مراتب طہارت
دو ہین ایک یہ کہ خبث و نجاست زائل ہوجاوے دوسرا یہ کہ صفا اور جلا بھی آوے پس مبالغے
سے اسی دوسرے مقام کیطرف اشارہ ہی اور تطہیر سے تاکید پر تاکید اور مبالغے پر مبالغہ
ثابت ہوا تاکہ اس سے اعلے درجہ طہارت کا متصور نہو سکے انتہی پس حاصل مطلب اس آیہ
کریمہ کا حسب تحقیق مفسرین معتبرین کے یہ ہوا کہ اللہ جلشانہ کی غرض موعظت و نصیحت و امر
بالتقوی سے دور کرنا گناہ کی نجاست کا ہی اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آراستہ
کرنا ہی اون حضرات کو زیور تقوی اور طہارت سے پس اس آیت سے کمال فضیلت اہلبیت
اطہار کا اور نہایت درجہ فضل آلہی کا متوجہ حال سعادت مآل اون حضرات کے رہنا ثابت
ہوا اور انصاف یہی ہی کہ یہ آیہ کریمہ فضل اہلبیت پر کافی و وافی شافی ہی اور فرمایا اللہ تعالے نے
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ترجمہ اور پکڑو رسی اللہ کی سب کے سب
اور نہ جدا جدا ہو ف حبل اللہ سے مراد اسلام قرآن سنت پیغمبر اور اہلبیت نبوی صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم مراد ہین فرمایا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین نَحْنُ حَبْلُ اللّٰہِ یعنی حَبْلُ اللّٰہ ہمین ہین یعنی لوگ اہلبیت ہین اور فرمایا اللہ جلشانہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے مقرر کریگا اللہ اونکے واسطے دوست **ف** حضرت محمد بن حنفیہ نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا کہ لَا یَبْقٰی مُؤْمِنٌ اِلَّا وَ فِیْ قَلْبِہٖ وُدٌّ لِعَلِیٍّ وَّ اَہْلِ بَیْتِہٖ یعنی کوئی مومن باقی نہ رہیگا مگر اوسکے دل مین محبت علیؑ اور اونکے اہلبیتؑ کی ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت اہلبیت کی شان مین نازل ہے اور فرمایا جل جلالہ وعم نوالہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے وہی لوگ تمام خلق کے بہتر ہین **ف** حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق مین نازل ہوئی ہے پس اس آیت کا نزول بھی اہلبیت کے حق مین ثابت ہوا کیونکہ حضرت علیؑ بھی اہل البیت ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ترجمہ تو کہہ اے رسول اپنی قوم سے مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت **ف** اس آیہ کریمہ سے وجوب محبت اہلبیت اور کمال فضیلت اونکی ثابت ہوئی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین اس آیت کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ و ہمچنین اختلاف است در کریمہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی روایت کردہ شدہ است کہ چون نازل شد این آیہ گفتند صحابہ مَنْ اَہْلُ قَرَابَتِکَ فرمود آنحضرت ہٰٓؤُلَآءِ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَ اَبْنَاہُمَا و صواب آنست کہ شامل ہست تمامہ مردم را کہ قرابت دارند با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این چہار تن نخبہ آن جماعت اند یعنی اختلاف ہے اس آیہ کریمہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ الآیۃ مین مروی ہے کہ جسوقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی صحابہ نے عرض کیا حضور کے قرابت والے کون ہین فرمایا یہی لوگ علیؑ اور فاطمہؑ اور دونو لڑکے اون

دونون کے اور صواب یہ ہی کہ قرابت شامل ہی تمام اون لوگون کو جو آپ سے قرابت رکھتے ہین اور قریش اور یہ چار تن عمدہ اور برگزیدہ اوس جماعت کے ہین انتہے

فصل دوم ذکر مین بعض اون احادیث کے جو فضائل اور مناقب مین اہلبیت اطہار کے

مروی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ النُّورُ وَالْهُدَى فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دونون مین اول تو خدا کی کتاب یعنی قرآن شریف ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب مضبوط پکڑو اوسکو یعنی عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز اہل بیت میرے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمہ مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جسنے اوسکو لیا اور مضبوط پکڑا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت یون ہی کہ قرآن شریف اللہ تعالے کی رسی ہی یعنے اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** یہ حدیث

شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نوین سال وقت واپسی حجۃ الوداع کے مقام
غدیر خم مین فرمائی تھی اور یہ حدیث ایک معجزہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوا چونکہ آپ کو
بالہام غیبی معلوم ہوگیا تھا کہ بعد میرے میری امت مین اختلاف پڑیگا اور قرآن شریف کے
مضمون اور اہل بیت کی محبت اور تعظیم سے لوگ غفلت اور سستی کرینگے چنانچہ ویسا ہی
واقع ہوا کہ فرقۂ خارجی اور ناصبی اہلبیت کے سخت دشمن ہوگئے اور اہل شیعہ اگرچہ آپکو محب
اہلبیت کہتے ہین لیکن ازواج مطہرات کو اوس سے خارج کیے دیتے ہین اور صرف حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اولاد کو اہلبیت مین گنتے ہین بلکہ اون مین بھی کتنے امام زادونکو
تبرا کہتے ہین تو حقیقت مین یہ لوگ بھی دوستدار اہلبیت نہ ٹھہرے کیونکہ دین مین طبعی
محبت کا کچھ اعتبار نہین کہ جسکو ہمارا دل چاہے اوسکے دوست بنجاوین اور جسکو نچاہے اوسکے
دشمن بنجاوین اسکی مثال ایسی ہے کہ قرآن شریف کی بعض سورت کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا بار
الحمد للہ والمنہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن شریف کے موافق ہے اوسکے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم
واجب جانتے ہین اور فرمایا آپ نے **حدیث** خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ مِنْ بَعْدِیْ
ترجمہ بہتر تمھارے وہ لوگ ہین جو بھلائی کرین بعد میرے میرے اہل سے یہ حدیث کمال
تعظیم اہل بیت پر دلیل ہے اور فرمایا آپ نے **حدیث** مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُؤْذُوْنَنِیْ
فِیْ نَسَبِیْ وَذَوِیْ رَحِمِیْ اَلَا وَمَنْ اٰذٰی نَسَبِیْ وَذَوِیْ رَحِمِیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ
فَقَدْ اٰذَی اللہَ **ترجمہ** کیا حال ہے قومون کا کہ ایذا دیتی ہین مجکو میرے نسب اور میرے
قرابتی کے بارہ مین خبردار ہوجاؤ جسنے ایذا دی میرے نسب اور قرابتی کو پس تحقیق کہ ایذا
دی اوسنے مجکو اور جسنے مجکو ایذا دی تو بیشک اوسنے اللہ تعالے کو تکلیف دی **ف**
ابولہب کی بیٹی جسوقت ہجرت کرکے مدینے مین آئین لوگون نے اونسے کہا یہ ہجرت تمھارے
کچھ کام نہ آویگی تم دختر حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ یعنے ابی لہب کی ہو اونھون نے یہ ذکر آنحضرت
آگ کی لکڑی لانیوالی ۱۲

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا آپکو کمال ملال و غصہ آیا اوس وقت آپنے یہ حدیث فرمائی جس سے دو مسئلے
مستنبط ہوے اول یہ کہ والدین کا مشرک اور کافر ہونا اولاد کو اور اولاد کا والدین کو مطلق
ضرر نہیں کرتا دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبی اور قرابتی کو از روے نسب
برا کہنا کفر ہے البتہ اگر اونکے اعمال خلاف طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوں تو
اونکی اتباع اور تعظیم درست نہیں اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
حدیث وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ
لَا یُعَذِّبَهُمْ ترجمہ وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجھسے میرے اہلبیت کے بارہ میں جو
شخص میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کریگا اوسکو عذاب نکرونگا ف معلوم ہوا کہ
مغفرت کے لیے اللہ تعالے کا واحد جاننا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیغمبر ماننا
شرط ہے اور فرمایا آپ نے حدیث اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ ثُمَّ الْاَقْرَبُ
فَالْاَقْرَبُ مِنْ قُرَیْشٍ ثُمَّ الْاَنْصَارُ ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَنِیْ مِنَ الْیَمَنِ ثُمَّ سَائِرُ
الْعَرَبِ ثُمَّ الْاَعَاجِمُ وَمَنْ اَشْفَعُ لَهٗ اَوَّلًا اَفْضَلُ ترجمہ اول جس شخص کی شفاعت
کرونگا میں اپنی امت سے وہ اہل بیت میرے ہیں پھر اونکی جو اونسے قریب ہیں پھر جو
اونسے قریب ہونگے قریش سے پھر انصار پھر وہ شخص جو ایمان لایا اور اتباع میری کی
اہل یمن سے پھر تمام عرب پھر عجم کی اور جسکی اول شفاعت کرونگا وہ افضل ہے ف
یہ حدیث اہل بیت رسالت کے افضل امت ہونے پر دلیل ہے اور فرمایا سرور عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حدیث لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَ
تَكُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَاَهْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ
ذَاتِهٖ ترجمہ نہیں کوئی بندہ مومن ہوگا یہانتک کہ زیادہ محبوب ہوجاؤں میں
اوسکی طرف اوسکی جان سے اور میرے اقارب احب ہوجاویں اوسکو اپنے اقارب سے
اور میرے اہلبیت دوستتر ہوجاویں اوسکی طرف اوسکے اہلبیت سے اور میرا نسب

احب ہوجاوے اوسکی جانب اوسکے نسب سے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر محبت اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ ایماندار نہیں ہوتا ہے اور فرمایا آپ نے حدیث عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الاخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو تحقیق میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو چیز کہ اگر تمسک کروگے تم ساتھ اوسکے ہرگز نہ گمراہ ہوگے بعد میرے اور ایک ان دونوں کی اعظم ہے دوسرے سے اللہ کی کتاب ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک اور عترت میرے یعنی اہلبیت ہرگز نہیں جدا ہونگی وہ دونوں اپس میں یہانتک کہ وارد ہونگی میرے پاس حوض کوثر پر پس تامل کرو تم کہ کیونکر مخالفت کروگے تم میری اون دونوں کے مقدمہ میں ف یہ حدیث کمال عظمت اہلبیت پر دال ہے الحمد للہ والمنة کہ جیسا عمل اس حدیث پر گروہ اہل سنت سے ہوا کسی دوسرے سے نہیں ہوا مراد تمسک اہل بیت سے یہ ہے کہ اونکی پیروی کرنا اونکی روایات کو قبول کرنا اونکی محبت کرنا اونکی عظمت کرنا

فصل سوم مناقب میں ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حدیث ما تزوجت شیئا من نسائی ولا زوجت شیئا من بناتی الا بوحی جاءنی جبریل عن ربی عز وجل ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں میں نے نکاح کیا کسی عورت سے اپنا اور نہیں نکاح کیا کسی مرد سے اپنی بیٹیوں کا لیکن کہ جبرئیل میرے رب کے پاس سے اوسکا حکم لیکر ف اس حدیث سے کمال فضیلت تمام ازواج مطہرات اور دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت ہوئی حدیث عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائها مریم بنت عمران وخیر نسائها خدیجة بنت خویلد ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے

کہ اپنے زمانے کی عورتوں میں مریم عمران کی بیٹی سب سے افضل اور اپنے زمانے کی یعنی امت محمدی کی
عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ خویلد کی بیٹی ہے ف اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت
خدیجہ ام المومنین کی ثابت ہوئی حدیث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَطَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا
السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ
روایت ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آئے جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا یارسول اللہ یہ خدیجہ آتی ہیں اور اونکے پاس ایک ظرف ہی کہ اوسمیں
سالن اور کھانا ہی پس جسوقت وہ آجاوین آپ کے پاس تو اونکو اونکے رب کی طرف سے سلام
پہونچائیے اور میری طرف سے بھی اور بشارت دیدیجیے اونکو ایک مکان جنت کی جو ایک
موتی سے بنا ہیگا اور اوس جنت میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ رنج وحزن ہوگا ف جس زمانے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں تشریف لیجاکر عبادت کیا کرتے تھے ایک روز حضرت
خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے واسطے اوسی غار کی جانب کھانا لیے جارہی تھیں اور ہنوز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہونچی تھیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آکر
بی بی صاحبہ کے آنے کی اور اللہ تعالیٰ کے سلام وغیرہ کی خبر دی سبحان اللہ اس حدیث سے
کمال درجہ فضل اللہ تعالیٰ کا شامل حال حضرت خدیجہ ثابت ہوا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
ف مروی ہی کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ اور
جبرئیل علیہ السلام کا سلام پہونچایا آپ نے اوسکے جواب میں کہا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ
وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰى مَنْ سَمِعَ السَّلَامَ
اِلَّا الشَّيْطَانَ یعنی بیشک اللہ سلامت ہی اور اوسی سے سلامتی ہی اور جبرئیل پر سلام ہو اور آپ پر
یارسول اللہ سلام اور رحمت اور برکتیں اللہ کی ہوں اور اوس شخص پر جو سنے سلام کو سوائے
شیطان کے ف علماء نے کہا ہی کہ یہ قصہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمال علم اور فقہ کی

دلیل ہی ہے بیوجہ کہ نہیں کہا علی اللہ السلام یعنی اللہ پر سلامتی ہو جیسا کہ بعض صحابہ نے حالت تشہد میں کہا السلام علی اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کہنے سے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی خود سلام ہی اور التحیات کے کلمات تعلیم فرمائے پس حضرت خدیجہؓ نے اپنی جودت طبع سے دریافت کیا کہ سلام اللہ تعالے پر مثل مخلوق کے بھیجنا نچاہیے اسلیے کہ سلام ایک نام ہی اللہ تعالی کا یا دعا ہی سلامتی کی اور اللہ تعالی کیطرف ان دونوں معانی کو صلاحیت پھرنے کی نہیں ہے کیونکہ سلامتی تو خود اوسی سے طلب کیجاتی ہی اور دوسری دلیل آپ کے تفقہ کی یہ ظاہر ہوئی کہ آپ نے حضرت اور جبرئیلؑ کو بھی جواب سلام میں شامل کیا کیونکہ جب کوئی شخص کسیکے ذریعہ سے کسیکو سلام بھیجتا ہی تو جواب دینے والا اوس پیغامبر کو بھی سلام کے ساتھ شریک کرلیتا ہی **حدیث**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہی کہ میں نے کسی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا رشک نہیں کیا جیسا کہ رشک آتا تھا مجکو خدیجہؓ پر حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا یعنے وہ میرے زمانے میں نہ تھیں لیکن آنحضرت اونھیں کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے اور اکثر اوقات آپ گوسفند ذبح کرتے پھر اوسکے پارچے کرکے اون عورتوں کو بھیجدیتے تھے جو حضرت خدیجہؓ سے دوستی رکھتی تھیں پس اس رجہ الفت آپکی دیکھکر میں کہا کرتی کہ کیا سوائے خدیجہؓ کے کوئی عورت ایسی دنیا میں نہیں ہی اوسکے جواب میں آپ فرماتے وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں یعنی اونکے اوصاف مثل صلوۃ اور صوم اور اطاعت و محبت کے بیان فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ میری اولاد بھی اونسے ہی **ف** اس حدیث سے کمال درجہ فضیلت اور بزرگی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تمام ازواج مطہرات پر ثابت ہوئی **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

افضل زنان اہل بہشت مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہووینگی **مختصر حال حضرت خدیجہؑ کا** آپ دختر ہین خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب کی اور قصی مین آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل گئے ہین اور قصی کی اولاد سے سوائے آپ کے اور ام حبیبہؓ کے کسی دوسری عورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح نہین کیا اور کنیت آپکی ام ہند ہی اور والدہ آپکی فاطمہ بنت زایدہ بن الاصم قبیلۂ بنی عامر بن لوے سے تھین اور نکاح اول آپکا عتیق بن عائذ سے ہوا تھا اور اونسے ایک فرزند اور ایک دختر آپکی تھی اور بعد عتیق کے ابو ہالہ بن نباش کے نکاح مین آپ آئین اور اونسے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کی تربیت کی ہی اور منقول ہی ہند سے کہ اَنَا اَکْرَمُ اَبٍ وَّاُمٍّ وَّاَخٍ وَّاُخْتٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاُمِّیْ خَدِیْجَۃُ وَاَخِی الْقَاسِمُ وَاُخْتِیْ فَاطِمَۃُ مین بزرگ ہون ازروے باپ اور مان اور بھائی اور بہن کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مان میری خدیجہ اور بھائی قاسم اور فاطمہ بہن ہین اور حضرت خدیجۃ الکبریؓ بڑی عقلمند اور بزرگ اور مالدار تھین ایام جاہلیت مین آپکو طاہرہ کہتے تھے بعد انتقال ابو ہالہ سرداران قریش نے طلب نکاح آپ سے کی لیکن آپنے قبول نہین فرمایا اور وجہ عدم قبول کی یہ تھی کہ آپ نے خواب مین دیکھا تھا کہ آفتاب آسمان سے اوترکر آپ کے گھر مین آگیا ہی اور اوسکا نور آپ کے مکان سے مکہ مکرمہ کے تمام مکانات مین پھیل گیا حتی کہ کوئی مکان نور کے باقی نرہا بعد بیداری کے اس خواب کو ورقہ بن نوفل سے جو بڑے معبر اور آپکے چچا کے بیٹے تھے بیان کیا اونھون نے کہا کہ تعبیر اسکی یہ ہی کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے شوہر ہونگے حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ وہ پیغمبر کس شہر اور کس قبیلہ اور کسکی نسل سے ہونگے اور کیا نام ہوگا ورقہ نے جواب دیا کہ شہر مکہ قبیلہ قریش نسل بنی ہاشم سے ہونگے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام ہوگا پس حضرت خدیجہؓ اوسوقت سے اس تعبیر کی منتظر ہین یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین آئین اور خواب

انکا سچا ہوا اور زوجہ اول سرور عالم بھی ہوئین اوسوقت آپکی عمر چالیس سال اور رسول اللہ کی پچیس کی تھی اور تمام اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوائے حضرت ابراہیم کے آپ ہی سے ہوئی ہے اور سب سے اول جس شخص نے تصدیق رسالت اور صرف مال برضائے خدا کیا وہ حضرت خدیجہ تھین انتقال آپکا بعمر پینسٹھ سال ماہ رمضان نبوت کے دسوین سال بین واقع ہوا اور مقبرہ حجون مین دفن کی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بنفس نفیس آپ کو قبر مین اوتارا اور دعائے خیر کی اور نماز جنازہ اوسوقت تک فرض نہ ہوئی تھی آپ کی وفات شریف سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال رنج والم ہوا حتی کہ اوس سال کا نام آپ نے عام الحزن یعنی غم کا سال رکھا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث** عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اِبْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَهُ عِنْدَ اِنْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عائشہ رض ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرت نے وقت حمایت حضرت عائشہ بمقابلہ حضرت زینب کے فرمائی تھی **ف** صحیح بخاری مین مروی ہے کہ صحابہ کا قاعدہ تھا کہ حضرت عائشہ رض کی باری کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیے اور تحفے بنجیال خوشی خاطر آنحضرت بھیجا کرتے تھے آپ کی دوسری بیبیون نے مشورہ کر کے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم حضرت سے عرض کرو کہ اصحاب سے فرمادیوین کہ مین جس بی بی کے یہان ہوا کرون وہین ہدیہ بھیجا کرو عائشہ رض کی کیا خصوصیت ہے حضرت ام سلمہ رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی عرض کیا آپ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ مجکو عائشہ رض کے مقدمہ مین رنج نہ دے سوائے عائشہ رض کے کسی بی بی کے پاس میرے اوپر وحی نازل نہین ہوتی ہے حضرت ام سلمہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے رنج دینے سے توبہ کرتی ہون پھر ازواج مطہرات نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اسی بات کے واسطے آپکی خدمت مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا اے بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ رض نے عرض کیا کہ البتہ مین

اوسکو ضرور دوست رکھونگی جسکو آپ دوست رکھینگے آپ نے فرمایا تو عائشہؓ کو دوست رکھو
بعد اسکے حضرت فاطمہؓ واپس گئیں اور امہات المومنین نے حضرت زینبؓ کو جو آپکی پھوپھی کی
بیٹی اور بی بی تھیں آپکے پاس بھیجا اور انھوں نے جاکر آپکے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور
کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیاں عائشہؓ کے مقدمے میں عدل اور انصاف چاہتی ہیں اور یہ
اوسوقت تک حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالی عنہا نے کچھ جواب نہیں دیا تھا لیکن حضرت
کیطرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب آپ نے کچھ جواب دیا تب آپ
خود مخاطب ہوئیں اور ایسی تقریر فرمائی کہ حضرت زینبؓ کو ساکت کردیا اوسوقت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہؓ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہیں ہے
جو کسی سے دبکر جواب نہ دے سکے جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسی ہی وہ بھی دانا
اور مقرر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ کو بہت
محبوب رکھتے تھے پس جنھنے آپسے عداوت رکھی اور برا کہا اوسنے حضرت سے عداوت رکھی اور آپکو رنج دیا اور فرمایا آپنے

حدیث عَنْ عَائِشَۃَ یَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَوَاللّٰہِ مَا
عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْرًا وَمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہلبیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی
قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہی ایسے مرد کا جسکو
نہیں جانا میں نے مگر نیک اور نہیں جاتا تھا وہ میرے اہل میں مگر میرے ساتھ ف
یہ حدیث ایک ٹکڑا ہی بڑی طویل حدیث بخاری کا جسکا مختصر مطلب یہ ہی کہ حضرت عائشہؓ
فرماتی ہیں کہ ہجرت کے پانچویں سال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بنی مصطلق کو
تشریف لے گئے اور میں آپ کے ساتھ تھی وقت واپسی مدینے کے قریب قیام تھا

پھر شکو کوچ کی خبر ہوئی اوسوقت مین واسطے رفع حاجت کے لشکر سے باہر چلی گئی تھی اور جب
واپس آئی تو معلوم ہوا کہ میرے گلے کا ہار وہین گر پڑا ہے مین اوسکے ڈھونڈنے کو گئی اور یہان
لشکر کوچ کر گیا اور جو شخص میرے کجاوے کے اوٹھانے پر مقرر تھا اوسنے اوسے
اوٹھا کر اونٹ پر کس دیا اور بسبب اسکے کہ مین اوسوقت مین دبلی پتلی لاغر تھی کچھ اوسکو
تمیز نہوا کہ اسمین کوئی ہے یا نہین پھر جب مین ہار کو تلاش کر کے آئی تو یہان کسیکو نہ پایا
ناچار مین اوسی مقام پر بیٹھ گئی بدین خیال کہ جب میرا حال معلوم ہوگا تو لوگ لینے کو آوینگے
پھر صفوان بن معطل جو لشکر کے پیچھے تھکے ماندون کے لانے کے واسطے رہا کرتے تھے
اوس مقام پر پہونچے اور مجکو سوتا دیکھا اور پہچانا بدین سبب کہ نزول حجاب سے قبل
اونہون نے مجکو دیکھا تھا پھر نہایت افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہین مین جاگ پڑی اور اونکی کوئی اور بات مین نے نہین سنی
پھر اونہون نے اپنا اونٹ بٹھلا دیا اور مین سوار ہوگئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوے
ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی
اس امر کا عبداللہ بن سلول ہوا اور مین مدینہ مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینہ تک بیمار
رہی اور مجکو اس تہمت کی بھی کچھ خبر نہ تھی البتہ اس بات کا تردد ضرور تھا کہ جیسی تیمارداری
سابق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری کرتے تھے اس مرتبہ اوسکو نہ پاتی تھی
صرف مکان مین آکر اتنا فرماتے تھے کہ عورت کا کیا حال ہے ایک دن مین مسطح کی مان کے
ساتھ جاے ضرور کے واسطے باہر گئی چونکہ اوسوقت تک مکانون مین پاخانے نہین
بنے تھے ناگہان مادر مسطح کا پاؤن چادر مین اولجھا جسکے سبب سے وہ گر پڑی اور اوس
حال مین اوسنے مسطح پر بددعا کی مین نے کہا تو اوسکو ایسا کیون کہتی ہے وہ تو بدری
صحابی ہے تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر دی اور بیان کیا کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالونکا
شریک ہے بس یہ سنتے ہی میری بیماری دونی ہوگئی اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی اسواسطے کہ اس خبر کو تحقیق کرون اور اپنی ماں سے
مین نے کہا کہ یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین ذکر مذکور ہو رہا ہی اونھون نے کہا تو مت گھبرا جو عورت
اپنے خاوند کی محبوب ہوتی ہی اوسکو لوگ اسی طرح تہمت لگاتے ہین مین نے کہا سبحان اللہ
میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اور تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلا کر میرے چھوڑ دینے مین
مشورہ کیا بوجہ اسکے کہ اس درمیان مین جبرئیلؑ کا آنا اور وحی کا نزول بالکل موقوف ہو گیا
تھا اسامہؓ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو اونکی
نسبت سوائے پاکدامنی کے کچھ خیال نہین آتا ہی اور حضرت علی بن ابیطالبؑ نے کہا کہ خدا نے
آپ پر کچھ تنگی نہین کی ہی عائشہؓ کے سوائے بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے
پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو بلوایا اور فرمایا کہ ای بریرہ
تو نے کبھی عائشہؓ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے اوسنے عرض کیا
یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین نے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق
نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہؓ کم عمر لڑکی ہی خمیر کو بکری کھا جایا کرتی ہی اور وہ سوتی
رہتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی ہی پھر حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور یہ حدیث
فرمائی یعنی ای مسلمانون کوئی اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے
کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات
معلوم نہین ہوئی اوسوقت سعدؓ بن معاذ جو قوم اوس کے سردار تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ
مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا میری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین
اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا مین
کرون اوسوقت سعدؓ بن عبادہ قوم خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ
تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والون پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی بھی تو حمایت کریگا

پھر اُسید بن حُضیر سعدؓ بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی
قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو تہمت کرنے والون کی حمایت
کرتا ہی غرض قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو چپ کیا
فرماتی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کہ مین بیٹھی رو رہی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف
لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عائشہؓ تیرے حق مین مین نے ایسی ایسی باتین سنی
ہین اگر تو بیگناہ ہی تو عنقریب اللہ تعالی تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ
کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو اللہ تعالے گناہ عفو کر دیتا ہی جب حضرتؐ یہ بات تمام
کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مین نے حضرتؐ سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اسبات کی
خبر پہونچی ہی اور آپ کے دلمین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو
حضرت بیقین کا ہیکو کرینگے اور اگر گناہ ناکردہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے بخدا
میری مثال ہی جیسے یوسفؑ کے باپ کی کہ کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ
یعنی اب صبر ہی بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان آپ پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین
خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والون کی مذمت اور عذاب بیان فرمایا پھر تو حضرتؐ نے
خوش ہو کر فرمایا ای عائشہؓ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی تیرے مان باپ نے
کہا ای عائشہ اوٹھکر حضرتؐ کی تعظیم کر اور تعریف کریں اوسوقت نہایت غصے مین تھی مین نے
کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے
میری بیگناہی ظاہر کی اور فرماتی ہین آپ کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر
کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتین منزلہ پڑھین اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ

مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ
وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ۝ وَلَوْلَآ
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ
اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰی مِنْكُمْ
مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا
وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ یَّوْمَ
تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ
اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ
وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝ فرمایا اللہ تعالےٰ نے حضرت
عائشہؓ کی پاکی میں اور بہتان باندھنے والوں کے عذاب اور مذمت میں ترجمہ
بیشک جو لوگ لائے بہتان ایک جماعت ہی تم سے نہ سمجھو یہ بہتان برا ہی تمکو بلکہ اچھا ہی واسطے

ہر شخص کے اونمین سے وہ ہے کہ کمایا گناہ سے اور جو متولی ہوا بڑی بات کا اونمین سے اوسکے لیے
عذاب بڑا ہے کیون جب سنا تھا تمنے اسکو خیال کیا ایمان والون نے اور ایمان والیون نے
اپنے لوگون پر بھلا اور کہا ہوتا یہ بہتان صریح ہے کیون نہ لائے وہ اس بات پر چار گواہ پھر جب نہ لائے گواہ
پس وہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہین اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی دنیا اور آخرت
مین البتہ تمپر پڑتی اس چرچا کرنے مین کوئی آفت بڑی جب نکالتے تھے تم اوس بات کو زبانون سے
اپنی اور کہتے تھے مونہون سے اپنے اوسے کہ نہین تمکو اوسکا علم اور سمجھتے تھے تم
اوسے آسان اور وہ پاس اللہ کے بڑا ہے نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ کہ پھر نکرو ایسا کام کبھی اگر
ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہے واسطے تمہارے آیتین اور اللہ دانا ہے حکمت والا بیشک
جو لوگ پسند کرتے ہین کہ شایع ہو بیحیائی ایمان والون مین اونکے واسطے عذاب دردناک ہے دنیا
اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی
اور بیشک اللہ مہربان ہے رحمت والا ہوتا اے ایمان والو نہ چلو قدم بقدم شیطان کے اور جو پیرو
ہو جاوے قدمون شیطان کا پس بیشک وہ حکم کرتا ہے بیحیائی اور گناہ کا اور اگر نہ ہوتا فضل
اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی نہ پاک کرتا تم مین سے کسیکو کبھی مگر اللہ پاک کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
اور اللہ سنتا جانتا ہے اور نہ قسم کھائین صاحبان فضل تم مین سے اور وسعت والے اس
بات کی کہ نہ دین قرابت والون کو اور مسکینون کو اور مہاجرین راہ خدا کو اور چاہیے کہ معاف
کرین اور درگذر کرین کیا نہین دوست رکھتے کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے بیشک جنھون نے تہمت لگائی پاکدامن بھولی ایمان والیون کو وہ ملعون ہوے
دنیا اور آخرت مین اور اونکے لیے ہے عذاب بڑا جس دن گواہی دینگی اونپر زبانین اونکی اور ہاتھ
اونکے اور پاؤن اونکے بسبب اسکے کہ تھے کرتے اوس دن پورا کر دیگا اللہ بدلا اونکا ثابت اور
جان لینگے کہ بیشک اللہ وہی ہے سچا کھولنے والا گندیان ہین گندون کے واسطے اور گندے
واسطے گندیون کے اور ستھریان ہین واسطے ستھرون کے اور ستھرے واسطے ستھریون کے

وہ لوگ بے لگاؤ ہیں ان باتوں سے جو کہتے ہیں واسطے اونکے بخشش اور روزی ہے عزت کی انتہی
فوائد جماعت بہتان والوں سے مراد ہیں مسطح اور حسان اور حمنہ او رباني سبافي انکا عبد اللہ
بن ابی بن اسلول منافق اور یہ جملہ کہ نہ سمجھو یہ بہتان برا ہے تمکو بلکہ اچھا ہے مخاطب اسکے آنحضرت
اور حضرت عائشہ اور حضرت ابوبکر اور ام رومان حضرت عائشہ کی والدہ اور صفوان ہیں اور مومنون کو
حق ہیں مومنون کے ظن خیر کی تعلیم فرمائی یعنے جب کسی مومن کی نسبت البتہ خبر سنین بلا تحقیق
ہرگز اوسکے قائل نہوں بلکہ نیک گمان کریں جو شخص کسیکو متہم بزنا کرے تا وقتیکہ چار گواہ
نہ لاوے اللہ تعالے کے نزدیک وہ کاذب ہے **شبہہ** کذب وہ چیز ہے جو واقعے کے خلاف ہو
اور یہاں واقعے سے قطع نظر کرکے عدم ثبوت کو عدم صدق قرار دیا حالانکہ مجرد انتفاء سے
ہارے کاذب قرار نہیں پاتا **جواب** کلمہ کاذب ماول ہے یعنی حکم ومزاے کاذبین میں اول
ہے **دوم** حقیقت کذب بھی ثابت ہے اسلیے کہ جب شرع نے تصریح کردی کہ زنا ایک دو بین
نظرون کی رویت سے ثابت ہی نہیں ہوسکتا اب ایسا خیال دل میں اور ایسا قول زبان سے
بلا شبہہ کذب ہے تکذیب شرع اور تکذیب لغوی اسکی معارض نہیں ہوسکتی اور کلمہ سبحانک
کی تفسیر میں صاحب تفسیر کبیر نے فرمایا کہ محل تعجب میں ہے یعنی مسلمات سے ایسا کام کمال
عجب کا مقام ہے یا یہ کہ اے اللہ تو پاک ہے اس سے کہ تیرے پیغمبر کی بی بی الیسی ہو یا یہ کہ اللہ پاک ہے کہ اتنے بہتان اور ظلم پر تحمل فرمائے اور انتقام سخت
نہ لے **تنبیہ** مسئلہ اتہام زنا پر ایسا ہی کہنا چاہیے اسلیے کہ مفتری بنص قرآنی کاذب قرار
پاچکا ہے گو بیدون عذر شہادت حکم بکذب نہیں ہوسکتا تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ جسوقت
یہ خبر ابو ایوب انصاری نے سنی تو اونھون نے فرمایا سبحانک ھذا بہتان عظیم
اس کلام سے صحابی موصوف کی کمال فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ اللہ تعالے نے بعینہ
انھیں الفاظ کو نازل فرمایا معلوم ہوا کہ جو لوگ بیحیائی کی باتوں کو ایمان والوں کے درمیان
پسند کرتے ہیں اونکے واسطے دنیا اور آخرت میں عذاب دردناک ہے بخاری شریف میں
متعلق اس آیت ولا یأتل اولوا الفضل منکم الآیہ کے مروی ہے کہ جب حضرت عائشہ

کی برات نازل ہوئی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ مین اب مسطح کو خرچ نہ دونگا حق
سبحانہ تعالے نے اس امر سے آپکو منع فرمایا اور اخلاق اور عفو وسیع کی تعلیم فرمائی یعنی فضل
و وسعت والے یہ قسم نہ کھالین کہ اقارب اور مساکین اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو نہ دینگے
سزاوار یہ ہی کہ درگذر کرین اور معاف کرین کیا وہ نہین چاہتے ہین کہ اللہ تعالے اونکی خطائین
بخشے اور اللہ غفور رحیم ہی ترمذی شریف مین ہی کہ جسوقت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ نے اس آیہ کریمہ کو سنا کہا ہان قسم ہی اللہ تعالی کی ای ہمارے رب ہم دوست
رکھتے ہین کہ تو ہماری مغفرت فرمائے اور مسطحؓ کو جو وظیفہ دیا کرتے تھے جاری رکھا
جمہور مفسرین اور امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ لفظ اولوالفضل سے ابو بکر صدیق مراد ہین اور
اولی القربی سے مراد مسطحؓ ہین جو ابو بکر صدیق کے بھانجے تھے تفسیر ابن کثیر مین ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات گناہونکو فرمایا کہ موجب ہلاکت و دخول نار ہین
اور اونمین سے ایک قذف محصنات ہی فرمایا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سو برس
کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہین ترمذی شریف مین ہی جب یہ آیتین نازل ہوئین تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور آیات کریمہ کو پڑھکر سنا دیا
اور مسطحؓ وحسانؓ کو حد لگائی اور بعض روایت مین ہی کہ ابن ابی پر بھی حد ماری گئی چونکہ
مفسرین نے حمنہ کو بھی محدودین مین داخل کیا اشتباہ اتہام کرنے والون مین
حسانؓ شاعر مداح رسول اللہ اور مسطحؓ حاضرین بدر سے تھے تو کیا انکی نسبت بھی خفت
دوام نار جہنم کیطرف ہو سکتی ہی جواب ہرگز نہین اول اسلیے کہ کسی فعل کی جزا
لیے ضرور نہین کہ ہر فاعل پر کامل و تمام ہو کیونکہ جسنے عداوت و انکار سے ایسا کیا
تھا تو البتہ ناری و ملعون ابدی ہوا اور جو اونکے دھوکے مین پھنس گیا تھا وہ توبہ
و حد سے پاک ہوا جیسا کہ خود مسطحؓ کے حق مین مہاجر فی سبیل اللہ فرمایا اور حضرت
ابو بکرؓ کو اونکے خرچ دینے پر مامور رکھا پس اس سے معلوم ہوا کہ اونکا گناہ بخشدیا گیا

اور حضرت حسان رضی کی نسبت بھی ایسی ہی معافی ثابت ہے بسبب انکے سہو اور خطا کے مسئلہ
حضرت عائشہ رضی کا قاذف منکر قرآن ہے اور تبرا کرنے والا سخت گنہگار اسلیے کہ آپکی برأت منصوص
اور صریح مذکور ہے **فوائد** متعلقہ حدیث مذکورہ بخاری و مسلم **اول** یہ کہ جو شخص پاکدامنوں کو
تہمت لگاتا ہے وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہے اور اہل عصمت کی عصمت اور زیادہ ہو جاتی ہے
دوم یہ کہ جسنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی کو برا کہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
رنج دیا اور وہ لعین منافقین کا شریک ہوا جو بانی مبانی اس بہتان کے تھے سوم علم غیب
اللہ تعالی کے سوا کسیکو نہیں ہے کیونکہ ایک ماہ کامل اس بہتان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو تردد اور فکر اور غم رہا پھر جب آیتیں نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے آپکو حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی طہارت کی خبر دی اور تہمت کرنے والوں کی تکذیب فرمائی تب آپکو معلوم ہوا اگر
علم غیب ہوتا تو پھر کیوں تردد رہتا اور صحابہ سے مشورہ وغیرہ کی ضرورت ہوتی چہارم
یہ قول حضرت علی رضی کا کہ اللہ تعالی نے آپ پر تنگی نہیں کی ہے اور عورتیں سوا عائشہ رضی کے بہت
ہیں فقط بمقتضائے قلق واضطراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا جو باعث عدم نزول
وحی اور اشاعت تہمت منافقین ملعونین کے ہوا تھا پس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے
مصلحت وقت دیکھکر بنظر تسکین و تسلیہ خاطر آنحضرت کے یہ کلام فرمایا اور مقصود اس سے سواے
تسکین خاطر نبوی و دفع قلق و رنج و ملال کے اور کچھ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ جسقدر علاقہ قرب
قرابت اور محبت کا حضرت علی کو ساتھ حضرت نبوی کے تھا حضرت عائشہ رضی کے ساتھ نہ تھا پس مقتضاے عقل وعرف
عمدہ دستور یہی ہے اور یہی حضرت علی رضی کا اس قسم کا کلمہ تسکین اور تشفی خاطر نبوی کے لیے فرمانا مقام تعجب و موجب طعن
یا دال بر عداوت حضرت عائشہ کے نہیں ہو سکتا خصوصا ایسے حال میں کہ حضرت علی رضی نے بنظر خیر طلبی حضرت
عائشہ رضی کے یہ بھی فرمادیا کہ بریرہ کو بلا کر تحقیق حال کیجیے پس حمل کرنا اس کلام کو محل قبیح پر
منافی عقل و عرف اور دیانت اور اسلام ہے ایسا ہی لکھا ہے قسطلانی شرح بخاری میں اور
امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں انتہی یہ توجیہ حدیث بخاری اور مسلم کی بیان کی گئی لیکن

بعضے علماے سیر نے حضرت علیؓ کا قول بھی مثل دیگر صحابہ کے برات حضرت صدیقہؓ میں تحریر
کیا ہی جیسا کہ مدارج النبوۃ میں مرقوم ہی آنچہ مذکور است در صحیح بخاری ہمین ست کہ از علیؓ و اسامہ
و بریرہ پرسید و ایشان این جواب گفتند اما بعضے علماے سیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہما و مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان نیز ذکر کردہ
اند و آنجا علی رضی اللہ عنہ موافق ایشان گفتہ یعنی گفت علی مرتضیٰ کہ حق تعالیٰ روا نداشت
کہ نعلین ملوث در نماز در پاے مبارک تو باشد و خبر کرد ترا تا بکشی آنرا از پاے مبارک خود اگر
این امر واقعی بودے خبر کردے ترا بدان خاطر جمع دار کہ خواہد بحقیقت حال ترا خبر کرد انتہی
یعنی صحیح بخاری میں یہی مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہ اور
بریرہ سے حضرت عائشہ کی نسبت پوچھا اور انھون نے اسکا جواب ہی کہا جو اوپر مذکور ہوا
لیکن بعضے علماے سیر نے حضرت علی کے جواب کو بھی مثل عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالے عنہما کے موافق نقل کیا ہی یعنی حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حق تعالے
نے آپ کی نعلین مبارک کو ملوث بہ نجاست حالت نماز مین روا نہ رکھا اور آپکو خبردار کیا کہ اسکو
پاے مبارک سے نکال ڈالین پس اگر یہ امر واقعی ہوتا تو ضرور آپکو آگاہ فرماتا آپ خاطر جمع رکھیے
حقیقت حال سے آپکو مطلع فرماویگا انتہی تمام ہوا قصہ افک آمدم برسر مطلب فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث عَنْ عَائِشَةَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ
وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے ام سلمہ تو مجھکو رنج نہ دے
عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سواے عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

کیسے ملوث ہو سکتے ہیں [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

آپکا وجود [illegible] خاص ایسی نجاست سے [illegible]

غلاظت سے محفوظ کیا گیا ہے [illegible]

یہ [illegible] فرمایا [illegible] آگاہ

[illegible] حضرت عثمان [illegible] یا رسول اللہ

[illegible] نجاست [illegible]

[illegible] محفوظ [illegible]

آپکے جسم مطہر کو [illegible] نجاست [illegible]

یا رسول اللہ [illegible] اللہ تعالے

[illegible]

وحی نہین اوتری ف اس حدیث شریف کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہؓ کے بارے مین آنحضرت کی خدمت مین تحفے بھیجتے تھے بدین لحاظ کہ آپ خوش ہونگے اوسوقت دیگر ازواج نے حضرت ام سلمہؓ کی معرفت آپ سے نالش کی کہ اصحاب تمام ازواج کے گھرون مین تحفے بھیجا کرین تب آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنے عائشہؓ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین ہی بلکہ اوس مین ایسا دینی کمال ہی کہ سوائے اوسکے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ہی پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے نزدیک حضرت عائشہؓ تمام ازواج سے افضل ہین اور حضرت ام سلمہ نے آپ کے کلام کو سنکر فرمایا کہ مین رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون اور فرمایا آپنے

حدیث عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَھُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی روایت ہی ابی سلمہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین کہا حضرت عائشہ نے جبرئیل پر سلام اور رحمت اللہ کی ہو اور وہ دیکھتے ہین جو مین نہین دیکھتی ف اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کمال فضیلت اور دو مسئلہ ظاہر ہوے ایک یہ کہ سلام پہونچانا دوسرے کی طرف سے مسنون ہی دوسرا یہ کہ جواب سلام مین دعا کے کلمہ زیادہ کرنا موجب زیادتی ثواب ہی جیسا کہ حضرت عائشہ نے رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یَجِیْءُ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ ھٰذِہٖ امْرَاَتُکَ فَکَشَفْتُ عَنْ وَجْھِکِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَقُلْتُ اِنْ یَّکُنْ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا مجسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجکو تو خواب مین دیکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی کپڑے مین پس یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی پس جب مین نے تیرے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی پس کہا مین نے

کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہی تو وہ یون ہی کریگا تو میرے نکاح مین آویگی ف اس حدیث سے
کمال درجہ برگزیدگی حضرت عائشہ کی اللہ تعالے کے نزدیک ثابت ہوئی اور یہ قول حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی اوسکا مطلب یہ ہی کہ اگر اسکی تعبیر نکاح مین
آنا حضرت عائشہ کا ہی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک ور تردد نہین
ہوتا ہی **مختصر حال حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا** آپ صاحبزادی ہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت آپکی ام عبد اللہ ہی مروی ہی آپ سے کہ عرض کیا مین نے
یا رسول اللہ تمام عورتین کنیت رکھتی ہین میری کنیت کیا ہوگی فرمایا آپ نے تو اپنی کنیت
اپنی بہن کے لڑکے عبد اللہ بن زبیر کے نام سے مقرر کر مان آپکی ام رومان بنت عمیر بن عامر
قبیلہ دہمان سے ہین اور بعد انتقال حضرت خدیجۃ الکبری چھہ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین آئین اور نو برس کی عمر مین زفاف واقع ہوا فرماتی ہین آپ کے میرے
ولیمے مین اونٹ بکری وغیرہ کچھ ذبح نہین ہوا بلکہ ایک پیالہ دودھ کا سعد بن عبادہ کے
یہان سے آیا تھا اور آپ بڑی فصیح بلیغ مفتی فقیہ تھین بعض سلف سے منقول ہی کہ چہارم حصہ
احکام شرعیہ آپ سے معلوم ہوے ہین عروہ بن زبیر سے مروی ہی کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو زیادہ جاننے والا حضرت عائشہ سے معانی قرآن اور فرائض احکام حلال وحرام اور
شعر عرب اور علم نسب مین اور مروی ہی آپ سے کہ مجکو تمام ازواج مطہرات مین دس
چیزون کے ساتھ فضیلت اور خصوصیت ہی **اول** باکرہ عورت سوا میرے آپ کی
بیبیون مین نہ تھی **دوم** کسی بی بی کے باپ اور مان دونون نے ہجرت فی سبیل اللہ نہین کی
سوا میرے **سوم** میری پاکی آسمان سے نازل ہوئی **چہارم** قبل اسکے کہ مین آپکے
نکاح مین آؤن جبرئیل علیہ السلام نے پارۂ حریر مین میری صورت آپکو دکھلائی اور کہا کہ
اس عورت سے نکاح کیجیے **پنجم** ایک ظرف سے مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غسل کیا **ششم** کسی بی بی کے اوڑھنے بچھونے مین وحی نازل نہین ہوئی سوا میرے

میرے ہفتم آنحضرت صلعم کا انتقال میری گود مین ہوا ہشتم وفات آپکی میرے مکان اور میرے باری کے دن مین ہوئی نہم وقت انتقال سرور عالم کے لعاب دہن اسبب اوس مسواک کے جو مینے اپنے دانتون سے چباکر آپکو دی تھی آپکے منھ مین رہا دہم میرے ہی حجرے مین آنحضرت دفن ہوے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین تمام امہات المومنین کے مصارف کے واسطے دس ہزار درہم مقرر کیے اور حضرت صدیقہ رض کے واسطے بارہ ہزار اور فرماتے عمر فاروق کہ وہ محبوبۂ رسول خدا ہین مسروق جو اکابر تابعین سے ہین جب حضرت عائشہ سے کوئی حدیث روایت کرتے تو یون کہتے حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حدیث بیان کی مجھسے بڑی سچی بی بی نے جو بڑے سچے کی بیٹی اور محبوبہ ہین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فرماتی ہین حضرت صدیقہ کہ مین نو برس کی تھی لیکن لڑکیون کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور اوس حالت مین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو وہ لڑکیان آپکو دیکھکر چھپ جاتی تھین آپ اون لڑکیون کے پیچھے جاتے اور اونکو میرے پاس بھیجدیتے مین پھر اونکے ساتھ کھیل مین مشغول ہوتی سبحان اللہ کیا الفت اور محبت آپ کے ساتھ حبیب خدا کو تھی اور فرماتی ہین آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے درجہ مین ہونا اور میری نزدیکی چاہتی ہے تو دنیا مین اسطرح بسر کر کہ سامان دنیا سے بقدر زاد راہ ایک مسافر کے تجکو کافی ہے اور کسی کپڑیکو پرانا سمجھنا وقتیکہ اوسمین پیوند نہ لگے اور پرہیز کر امیرون اور دولتمندون کی مجلس سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت حضرت صدیقہ کو ایسی موثر ہوئی کہ آپ نے کبھی تونگری کو تقریر پسند نہین کیا اور ایک حبہ جمع نکیا چنانچہ عروہ بن زبیر کہتے ہین کہ مینے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو دیکھا کہ آپ کے پیراہن مین پیوند لگا ہوا تھا اور ستر ہزار درہم فی سبیل اللہ صدقہ کردیے اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت عبد اللہ

ابن زبیرؓ نے اپنی حکومت کے زمانے میں سو ہزار درہم آپ کے واسطے بھیجے آپ نے جلسہ واحد
میں اون سبکو اقارب اور فقرا پر تقسیم کر دیا اور اوس روز صائم تھیں وقت افطار لونڈی سے
کھانا طلب کیا چند خرمے اور تھوڑی سی روٹی وہ لے آئی اوسوقت ایک ضعیفہ موجود تھی
یہ حالت دیکھکر اوسنے عرض کیا یا ام المومنین اسقدر درہم آپ نے خیرات کر دیے اور ایک درہم کا
گوشت نہ منگایا کہ جس سے افطار کرتیں فرمایا اگر تو پہلے سے یاد دلاتی تو ایسا کرتی سبحان اللہ
سبحان اللہ کیا سخاوت ہی کیا ہمت ہی مہر آپکا پانچسو درہم مقرر ہوے تھے آپکی روایت سے
دو ہزار دو سو دس حدیثیں ہیں اور ایک خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین سے آپ سے روایت
کی ہو آپ کے انتقال کے وقت ابن عباسؓ آپ کے پاس آئے اور کہا بشارت ہو تمکو ای
عائشہ کہ تم زوجہ رسولؐ تھیں اور سوائے تمہارے کسی باکرہ سے آپ نے نکاح نہیں کیا
اور برات تمھاری آسمان سے نازل ہوئی بعد اونکے عبداللہ بن زبیرؓ آئے حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ابن عباس نے میری تعریف کی اور میں دوست نہیں رکھتی ہوں کہ کوئی میری تعریف
کرے کاش کہ میں ایک درخت ہوتی کہ مجکو کاٹتے کاش میں ایک پتھر ہوتی کاش میں
ایسی ہوتی کہ میرا کوئی ذکر نکرتا کیا اچھا ہوتا کہ میں مخلوق نہوتی اور وصیت فرمائی آپنے
کہ قبر میں مجکو دکوان میرا غلام اوتارے اور قبر کو راست کرے بعد اسکے وہ آزاد ہے
اور منقول ہو کہ بعد انتقال آپ کے گھر سے آواز نالہ و فریاد کی پیدا ہوئی اوسوقت حضرت
ام سلمہ نے اپنی لونڈی کو خبر کیواسطے بھیجا اوسنے آکر آپ کے انتقال کی خبر دی ام سلمہؓ
گریان ہوئیں اور کہا رحمت حق تعالی کی عائشہؓ پر ہو کہ وہ دوست ترین مردم تھیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بعد اپنے باپ یعنی حضرت ابوبکر صدیق کے اور
یہ واقعہ شب سہ شنبہ سترھوین رمضان ۵۸ھ ہجری کو بعمر چھیاسٹھ سال کے ہوا
اور نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے پڑھائی اور قاسم بن محمد بن ابی بکر
اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر نے قبر میں اوتارا انا للہ وانا الیہ راجعون

فائدہ

مختصر حالات بقیہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالے عنہن ذکر حضرت
سودہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ بیٹی ہین زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود
کی آپکا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے لوئی کے ساتھ متصل ہے کنیت
ام الاسود ہے مان آپکی شموس بنت قیس بن عمرو بن زید ہین شروع نبوت مین بمقام مکہ
معظمہ آپ اسلام لائین نکاح اول آپکا اپنے چچا کے بیٹے سکران رضی سے ہوا تھا اور ایک
لڑکا عبدالرحمن نام اوس سے تھا اور سکران رضی اللہ تعالے عنہ کا صحابہ مین شمار ہے حضرت
سودہ رضی نے ہمراہ سکران رضی کے جانب حبشہ ہجرت کی تھی پھر بعد ایک مدت کے مکہ معظمہ مین
واپس آئین اور یہان خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ونکی گردن پر
قدم شریف رکھے ہین وقت بیداری کے شوہر سے اسکو بیان کیا اونھون نے کہا
اگر تو راست کہتی ہے تو عنقریب میرا انتقال ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے
نکاح کرینگے پھر اوسی روز وہ زخمی ہوے اور وفات پائی اور چودھوین سال نبوت کے
بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا اور قبل نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالے عنہا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعوض مہر چار سو درہم کے آپسے
نکاح کرلیا اور آٹھوین سال ہجرت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمشیت
ایزدی آپ کے طلاق کا ارادہ کیا اوسوقت آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو طلاق
نہ دیجیے اور مین آپ سے سوا اسکے کہ بروز قیامت آپ کے ازواج مین محشور
ہون کوئی خواہش نہین رکھتی ہون اور اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشتی ہون اوسوقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس ارادہ سے باز رہے حضرت سودہ رضی کبھی کبھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتین کرتی تھین کہ آپ کو ہنسی آجاتی تھی ایک شب
آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور صبح کو فرمانے لگین
کہ کل مین نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے رکوع ایسا لمبا چوڑا کیا کہ مین نے

اپنی ناک کو اس خوف سے پکڑ لیا کہ خون نہ جاری ہو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی آپ کی روایت سے پانچ حدیثیں کتب حدیث میں مروی ہیں وفات آپکی آخر خلافت حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں ہوئی اور آپ اول بی بی ہیں اون بیبیوں سے جنکے جنازہ کے واسطے گہوارہ بنایا گیا **ذکر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا** آپ دختر ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں آپ کی زینب دختر مظعون ہیں ولادت آپکی نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی پہلے خاوند آپکے حضرت خنیسؓ بن حذافہ مہاجر حبشہ حاضرین بدر سے تھے جب ونکا انتقال ہو گیا فاروق اعظم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونکے عقد کا پیغام ایسے حال میں دیا کہ حضرت رقیہؓ آپکی زوجہ کا انتقال ہو گیا تھا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اس امر میں ذرا فکر کر کے جواب دونگا اور بعد تھوڑی مدت کے جواب دیا کہ میرا ارادہ حضرت حفصہؓ سے نکاح کا نہیں ہے حضرت عمرؓ نے اس امر کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ عثمان کو زوجہ تمہاری لڑکی سے بہتر اور تمہاری لڑکی یعنے حفصہ کو خاوند عثمانؓ سے بہتر عطا فرماویگا بعدہ آپ نے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو دیدیا اور حضرت حفصہؓ سے خود نکاح کر لیا انتقال آپکا بعمر ساٹھ برس حضرت معاویہؓ کی حکومت میں ہوا اور مروان بن الحکم نے نماز جنازہ پڑھائی مدفن آپکا جنۃ البقیع میں ہے آپکی روایت سے ساٹھ احادیث مذکور ہیں **ذکر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا** آپ بیٹی ہیں خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ کی پہلا نکاح آپکا طفیل بن حارث بن عبد المطلب سے ہوا تھا اور بعد طلاق ہو جانے کے برادر طفیل عبیدہ نے آپ سے نکاح کر لیا اور جسوقت عبیدہؓ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے بعد انقضاے عدت بماہ رمضان تیسرے سال ہجرت کے آپ مشرف بنکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئیں لقب آپکا ام المساکین تھا بدیں وجہ کہ آپ غربا پر کمال شفقت اور رحمت اور احسان کرتی تھیں اور بکثرت کھانا وغیرہ تقسیم فرماتی تھیں لیکن صرف آٹھ مہینے فیض

صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیائے فانی مین اوٹھایا اور بماہ ربیع الآخر چوتھے سال ہجرت مین دار بقا کیطرف انتقال فرمایا **ذکر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا** آپکا نام ہند بنت ابی امیہ اور کنیت ام سلمہ ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی ہین اول خاوند آپ کے ابو سلمہ تھے اور چار فرزند بھی اونسے ہوئے جب ابو سلمہ کا انتقال بسبب اوس زخم کے جو جنگ احد مین پہونچا تھا ہو گیا آپکو کمال صدمہ ہوا اور ورد اس دعا کا کلمہ استرجاع کے ساتھ شروع کیا یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِیْ فِیْھَا خَیْرًا اور اس دعا کی نسبت اپنے اپنے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے اور وہ ان کلمات کو زبان سے کہے پس اللہ تعالے اوس قائل کو اوس فوت شدہ چیز سے بہتر عنایت فرماویگا آپ فرماتی ہین کہ مین اس دعا کو پڑھتی تھی لیکن دل مین کہتی تھی کہ ابو سلمہ سے بہتر خاوند کہان ممکن ہین مگر حکم رسول کی عامل تھی جسکا ثمرہ یہ ہوا کہ بعد انقضائے عدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف نکاح سے مشرف ہوئی اور دس درم مہر آپکا مقرر ہوا اور انتقال آپکا بعمر چوراسی سال بعد شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ہوا اور لکھا ہے کہ ازواج مطہرات سے سبکے آخر جنکا انتقال ہوا وہ آپ ہی تھین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع مین دفن ہوئین آپکی روایت سے تین سو اٹھتر احادیث مروی ہین **ذکر حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا** آپ دختر ہین جحش بن رباب کی پہلا نام آپکا برّہ تھا اور کنیت ام الحکم آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی ہین پہلے خاوند آپ کے زید بن حارثہ متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جب اونھون نے طلاق دیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بماہ ذی قعدہ پانچوین سال ہجرت کے آپ سے نکاح کر لیا منقول ہے کہ جسوقت آنحضرت نے حضرت زینب کی خواستگاری حضرت زید کیواسطے

کہ اونھون نے گمان کیا کہ آپ اپنے نفس کے واسطے طلب کرتے ہین لیس اوس خطبہ کو قبول
کرلیا لیکن جب معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خطبہ تھا معًا انکار کیا اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ مین زید کے ساتھ ہرگز نکاح کرنا نہین چاہتی ہون اسلیے کہ وہ آپکے غلام آزاد
کردہ ہین اور حضرت زینب کے برادر عبد اللہ بن جحش بھی اس انکار مین متفق ہوے حالانکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کو آزاد کرکے بیٹا کرلیا تھا پس وقت انکار
حضرت زینب کے آپ نے فرمایا کہ تمکو اس سے کچھ فایدہ نہین ہوگا بلکہ بہتر یہی ہے کہ زید کو
قبول کرو اوسوقت حضرت زینبؓ نے عرض کی کہ مجکو تھوڑی مہلت دیجیے کہ اس امر مین
فکر کرون اور درمیان اسی گفتگو کے تھین کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ
يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ترجمہ اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا اور
نہ عورت کا جب ٹھہرادے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی
بیحکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر اوسوقت حضرت زینبؓ اور
بھائی آپکے اللہ اور رسول کے حکم پر راضی ہوگئے اور زید سے نکاح ہوگیا اور مدت ایکسال تک
درمیان حضرت زینب اور زید کے موافقت رہی پھر بعد گذرنے اس مدت کے وہ رنجشین
پیدا ہوئین جو اکثر درمیان زن وشوہر کے ہوتی ہین یہانتک کہ زید نے آپکی کمال درجہ
شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ میرا ارادہ طلاق دیدینے کا ہی آپ نے
فرمایا ای زید ڈر اللہ سے اور اپنی عورت کو نگاہ رکھ اگرچہ کہ امر شدنی تھا اور اللہ تعالے کو ایسا ہی

[illegible]

منظور تھا تھوڑے دن کے بعد حضرت زید نے آپکو طلاق دیدیا اور قبل اس واقعہ کے اللہ تعالی نے اپنے رسول کو معلوم کرادیا تھا کہ میرے علم قدیم مین مقرر ہوچکا ہے کہ زینب تیرے ازواج مین داخل ہوگی پس جسوقت زید نے ارادہ طلاق کا کیا تھا خاطر شریف مین بتقدیر الٰہی یہ بات گذری تھی کہ مین زینب سے نکاح کرلونگا لیکن اس بات کی شرم دامنگیر تھی کہ لوگ کہینگے کہ جس شخص کو اپنا لڑکا کہتے تھے اوسکی عورت سے نکاح کرلیا کیونکہ زمانۂ جاہلیت مین متبنٰی کی زوجہ سے نکاح کرنا حرام قطعی سمجھتے تھے مگر جسوقت زید رضؓ نے حضرت زینب کو طلاق دیدیا اللہ تعالی نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ترجمہ یعنی یاد کر اے محمدؐ اوسوقت کو کہ کہتا تھا تو اوس شخص سے جسپر انعام کیا ہے اللہ نے یعنی اسلام لانا اور تیری طاعت کرنا اور انعام کیا ہے تو نے اوسپر یعنی ساتھ خرید کرکے آزاد کردینے اور فرزند بنا قبول کرنے کے روک اپنی عورت کو اوپر اپنے یعنے طلاق نہ دے اور ڈر اللہ سے اور پوشیدہ کرتا تھا تو اے رسول اوس چیز کو جسکو خدا ظاہر کرنے والا ہے یعنی زینب کو تیری بیبیون مین داخل کریگا اور لوگون کے طعنے سے ڈرتا تھا اور اللہ تعالے زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ اوس سے ڈرے تو انتہی حضرت عائشہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کلام مجید سے کسی آیت کو پوشیدہ کرنا چاہتے تو اس آیت کو اخفا فرماتے پھر جسوقت عدت حضرت زینبؓ کی ختم ہوگئی آپنے حضرت زید کو فرمایا کہ زینب کے پاس جا اور میرے نکاح کی درخواست کراو زید کو اس کام کے مخصوص کرنے مین منشاء یہ تھا کہ لوگ گمان بد نکرین یعنی کہین کہ یہ نکاح اور طلاق بے رضامندی زید کے واقع ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہوجاوے کہ زیدؓ کے دل مین زینب کی محبت بالکل باقی نہین ہے بلکہ وہ اس امر سے خوش ہے القصہ حضرت زیدؓ بموجب حکم حضرت زینب کے مکان مین داخل ہوے دیکھا کہ آپ آٹے کو خمیر کررہی ہین منقول ہے حضرت زید نے

کہ اوسوقت زینب میری نظرون مین ایسی بزرگ اور باہیبت معلوم ہوئین کہ مین اونکی
طرف نظر نکر سکا اور پشت پھیر کر کھڑا ہوا اور کہا کہ بشارت ہو تمکو ای زینب کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف سے تمھارے نکاح کا پیغام لایا ہون اونھون نے کہا کہ مین اس مقدمہ مین
جبتک اپنے رب کی مرضی نہ دریافت کر لونگی کچھ جواب نہ دونگی اور اوٹھکر جاے نماز پہ
گئین اور دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کی کہ ای اللہ تیرا رسول میری خواستگاری کرتا ہے اگر مین
اوسکی خدمت کے لائق ہون تو مجکو اوسکے ازواج مین داخل فرما فی الفور آپکی یہ دعا مستجاب
ہوئی اور یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ترجمہ پھر جب زید تمام کر چکا
اوس عورت سے اپنی غرض ہمنے اوسکو تیرے نکاح مین دیدیا تا نرہے سب مسلمانونپر
گناہ نکاح کر لینے مین جوروون سے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اونسے اپنی غرض
اور ہے اللہ کا حکم کرنا منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے مکان مین تشریف رکھتے تھے اور ام المومنین سے باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ آثار
وحی کے ظاہر ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ کون ہے کہ زینب
کے پاس جاکر اس بات کی خوشخبری دے کہ اللہ تعالے نے تیرا نکاح میرے ساتھ کردیا اور
آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اذن
حضرت زینب کے مکان مین داخل ہوے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بے خطبہ
اور بے گواہ کے نکاح کیونکر ہوگا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرَئِیْلُ الشَّاهِدُ
یعنی اللہ تعالے نے نکاح کردیا اور جبرئیل شاہد ہے اور طعام ولیمہ تیار فرماکر صحابہ کو آسودہ
کر کے کھلایا حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت نے مجکو واسطے دعوت
کہنے کے بھیجا پس لوگ جماعت جماعت آتے اور کھانا کھاکر چلے جاتے یہانتک کہ کوئی
شخص باقی نرہا اور کسیکو مین نے نہ پایا کہ اوسکی دعوت کرون اور بعض روایات مین ہے

کہ وہ تمام کھانا صرف ایک گوسفند سے تیار ہوا تھا حسین سے یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ کوئی شخص بھوکا باقی نرہا حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجکو چند فضیلتین آپکی تمام بیبیون پر ہین اول یہ کہ آپکے دادا اور میرے دادا ایک ہین دوم میرا نکاح آپ کے ساتھ آسمان پر باندھا گیا سوم جبرئیل علیہ السلام سفیر اور گواہ ہوے اور آپ کے فضائل مین مرقوم ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اطولکن یدا اسرعکن لحوقا بی یعنی تم مین سے جو دراز دست ہے وہی مجھسے جلد ملیگی اور میرے پاس پہونچے گی پس امہات المومنین نے آپسمین اپنے اپنے ہاتھ ناپے اور خیال ظاہر حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا لیکن جب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بیبیون سے اول حضرت زینب کا انتقال ہو گیا تو معلوم ہوا کہ طول ید سے مراد کثرت صدقات تھی کیونکہ آپ بڑی سخی تھین مروی ہے کہ جب انتقال آپکا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ندا کرادی کہ تمام اہل مدینہ اپنی مان کے جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہون اور آپ ہی نے نماز پڑھائی اور جنت البقیع مین دفن کیا اور قبر مین اسامہ بن زید اور محمد بن عبداللہ آپ کے بھائی اور محمد بن طلحہ نے اوتارا اور دفن کیا اور مشہور یہ ہے کہ وفات آپ کی بعمر ترپن سال آٹھوین سال ہجرت مین ہوئی آپ کی روایت سے گیارہ حدیثین منقول ہین ذکر حضرت جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ بیٹی ہین حارث بن ابی ضرار بن حبیب کی پہلا نام آپکا بھی برہ تھا اور نکاح اول آپکا اپنے چچازاد بھائی مسافع بن مسافع سے ہوا تھا جب وہ غزوہ مریسیع مین قتل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت واپسی اوس غزوہ کے بعد انقضائے عدت آپ سے نکاح کر لیا اور تفصیل اس نکاح کی بخوف طول ہونے کتاب کے رہگذر کی گئی مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح حضرت جویریہ کے پاس سے باہر تشریف لے گئے

اور آپ بدستور مصلے پر بیٹھی ہین جب آنحضرت صلعم واپس گئے تو ام المومنین کو اوسی طور پر ذکر اور
تسبیح مین مشغول پایا فرمایا کہ جس وقت سے مین تیرے پاس سے گیا ہون تو اوسی حال پر ہے
عرض کیا ہان ارشاد کیا کہ بعد تیرے پاس سے جانے کے مین نے تین مرتبہ ایسے چار
کلمے کہے کہ اگر اونکا وزن اون تمام وظائف سے جو آج کے دن تو نے پڑھے ہین کیا
جاوے تو بھی چار کلمہ بھاری ہون یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَةَ
عَرْشِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اور منقول ہے کہ ایک مرتبہ بروز جمعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے گھر مین داخل ہوئے اور آپ روزہ دار تھین فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ کل کے روز تو نے روزہ رکھا تھا عرض کیا نہین فرمایا کہ ارادہ رکھتی ہے کہ روز
آئیندہ صائم ہوگی عرض کیا نہین پس فرمایا کہ افطار کر اسی دلیل سے علما فرماتے
ہین کہ تنہا یوم جمعہ روزہ رکھنا مکروہ ہے پنجشنبہ یا ہفتہ کو شامل کرلے وفات آپکی
بعمر سینتیس (۳۷) برس بمقام مدینہ منورہ ہجرت کے پچپن (۵۵) یا چھپن (۵۶) سال مین واقع ہوئی
مروان بن حکم نے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کیطرف سے مدینہ منورہ مین
حاکم تھے نماز جنازہ پڑھی آپکی سند سے سات حدیثین کتب حدیث مین مرقوم ہین

ذکر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ دختر ہین ابی سفیان
بن حرب کی اور نام آپکا رملہ اور ایک روایت مین ہند منقول ہے مان آپ کی
صفیہ بنت ابی العاص ہین پہلے خاوند آپ کے عبید اللہ بن جحش اسدی تھے
اور شروع اسلام مین آپ اور عبید اللہ مسلمان ہوکر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے
تھے لیکن عبید اللہ کا خاتمہ اچھا نہوا یعنے دین اسلام سے مرتد ہوکر نصرانی ہوگئے
اور اوسی حال پر مرے حضرت ام حبیبہ سے منقول ہے کہ بعد مرنے عبید اللہ کے
مین نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے یا ام المومنین پس مین بیدار ہوگئی
اور تعبیر اسکی یہ خیال کی کہ میری درخواست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرینگے

اور ویسا ہی ہوا کہ بعد گذرنے عدت کے میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک کسی نے اذن طلب کیا اور وہ ایک لونڈی ابرہہ نام نجاشی بادشاہ کے پاس سے پیغام لائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو نامہ لکھا ہے کہ آپکے نکاح کے واسطے تیری خواستگاری میں کرون لیس میں اس بات کے سنکر کمال خوش اور شاد ہوگئی اور دو عدد کنگن اور ایک جوڑی خلخال اور چند انگشتری چاندی کی کہ میرے ہاتھ پاؤن میں تھیں اوس لونڈی کو بشکریہ اوس پیغام کے دیدیں پھر ابرہہ نے کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ تو اپنا وکیل کسیکو مقرر کرتا کہ میں تجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں دون لیس میں نے خالد بن سعید کو اپنا وکیل کردانا اور ملک نجاشی نے جعفر بن ابی طالب اور مہاجرین حبشہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور کہا کہ وہ پیغمبر کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جسکے آنے کی ہمکو بشارت دی ہے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انھون نے مجکو تحریر فرمایا ہے کہ تو ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو میرے واسطے طلب کر پس میں اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اسی خالد بن سعید بعوض مہر سو دینار سرخ کے تجھسے طلب کرتا ہون اور ایک روایت میں چار ہزار درم نقرہ کا ذکر ہے پھر خالد بن سعید نے بھی خطبہ پڑھا اور حضرت ام حبیبہ کو آپ کے نکاح میں دیا پھر نجاشی نے اوسی مجلس میں مہر مذکور دیدیا اور خالد نے ام المومنین کی طرف سے اوسپر قبضہ کیا پھر ارادہ مجلس کے برخواست کا ہوا نجاشی نے فرمایا کہ ذرا صبر کرو کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت سے طعام ولیمہ ہے اور کھانا منگایا اور سبھون نے کھایا اور پھر سب رخصت ہوے بعدہ نجاشی نے ام المومنین کو لباس وغیرہ سے زینت دیکر مع ایک مکتوب اور چند ہدایا کے ہمراہ شرجبیل بن حسنہ اور جماعت مہاجرین حبشہ کے خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روانہ فرمایا اور حضرت ام حبیبہ خدمت شریف میں آکر شرف فراش سے مشرف ہوئین اور روایت ہے کہ ام المومنین کو جب خبر انتقال اپنے والد ابوسفیان کی پہونچی تو آپ نے بعد گذرنے تین روز کے قدرے خوشبو منگا کر دست مبارک اور عارض شریف پر مل لی اور فرمایا کہ مجکو بوے خوش کی حاجت نہ تھی لیکن سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ
نہین حلال واسطے کسی عورت کے کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت کے ہونے پر یہ بات کہ سوگ
کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینہ اور دس دن انتہی جب وقت انتقال
آپکا قریب ہوا حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے کہا کہ جو کچھ مجھسے تمھاری خدمت مین خطا ہوئی ہو
معاف کرو انھون نے کہا کہ تمکو اور ہمکو اللہ تعالے معاف کرے اور ہمنے معاف کیا اور انتقال آپکا
زمانہ حضرت معاویہ رضی مین ۴۴ یا ۴۴ سال ہجرت مین واقع ہوا اور مروان بن الحکم نے نماز پڑھائی
اور ایک قول ہے کہ وفات آپکی ملک شام مین ہوئی مرویات آپکی پینسٹھ حدیثین ہین ذکر

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

آپ بیٹی ہین حیی بن اخطب بن سبعۃ بن
ثعلبہ کی جو بنی اسرائیل مین سبط ہارون بن عمران علیہ السلام سے ہین آپکی والدہ کا نام ضرہ ہے
نام آپکے پہلے خاوند کا سلام بن مشکم تھا پھر کنانہ بن ربیع سے نکاح ہوا جب جنگ خیبر مین
وہ مقتول ہوا تو بعد فتح خیبر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اسیران سے حضرت
صفیہ کو اپنے واسطے خاص فرمایا منقول ہے کہ جب صفیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو آنحضرت صلعم کے
سامنے لائے آپ نے خیمہ مین لیجانیکا حکم فرمایا بعدہ آپ خود خیمہ کے اندر داخل ہوے اوسوقت حضرت
صفیہ کھڑی ہوگئین اور جس فرش پر بیٹھی تھین اوسکو اوٹھاکر آنحضرت صلعم کے لیے بچھادیا اور
خود زمین پر بیٹھ گئین اوسوقت آپ نے فرمایا ای صفیہ تیرا باپ مجھسے عداوت رکھتا تھا
پس اللہ تعالے نے اوسکو ہلاک کیا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالے کسی بندی کو دوسرے کے
عوض ہلاک نہین کرتا ہے یعنے اوسکی عداوت آپ سے میرے واسطے کیا مضر ہے مین تو آپکی
دوست ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو اختیار دیا دو امر مین ایک یہ کہ آزاد
کردین اور وہ اپنے کنبے سے جا کر ملین دوسرا یہ کہ اسلام لاوین اور آنحضرت کے ازواج مین
داخل ہون آپ نہایت عالمہ اور عاقلہ تھین عرض کی یا رسول اللہ مین اسلام کی آرزو
رکھتی ہون اور آپکی تصدیق کرتی ہون قبل اسکے کہ آپ مجکو اس امر کی طرف بلاوین یعنی مین

پہلے سے مسلمان ہوچکی ہوں اور مجکو مذہب یہودیت سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور نہ پدر و برادر اوس
قوم مین میرے ہین یارسول اللہ آپ مجکو درمیان کفر اور اسلام کے مخیر فرماتے ہین واللہ کہ اللہ
اور رسول اوسکا مجکو بہت محبوب ہے آزاد ہونے اور قوم مین جا ملنے سے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ تقریر پسند آئی اور آپکو آزاد کرکے نکاح کرلیا اور وہی آزادی مہر
قرار پایا منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت مین تمام ازواج مطہرات
موجود تھین اوسوقت حضرت صفیہ نے عرض کیا یارسول اللہ قسم خدا کی مین دوست رکھتی ہون
اس بات کو کہ آپکی بیماری مجکو ہوجاتی اور حضور کو صحت ہوتی تمام امہات المومنین نے اس بات پر
آنکھون سے اشارہ کیا اور آنحضرت کو معلوم ہوگیا پس آپ بہت ناخوش ہوے اور فرمایا کہ قسم ہے
خدا کی صفیہ اس دعوے مین سچی ہے اور مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حضرت صفیہ کو روتا دیکھکر سبب دریافت کیا عرض کیا کہ عائشہؓ اور حفصہؓ کہتی ہین کہ
ہمکو صفیہ پر بسبب قرابت آنحضرت کے شرف حاصل ہے آپ نے فرمایا تو کیون نہین کہتی
کہ تم کسطرح سے مجھسے بہتر ہو کیونکہ باپ میرا ہارون اور چچا میرا موسیٰ اور شوہر میرا محمد ہے انتقال
حضرت صفیہ کا سنہ ۵۲ ہجری خلافت حضرت عثمانؓ مین واقع ہوا آپکی روایت سے جملہ دس
حدیثین مروی ہین **ذکر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا**
آپ دختر ہین حارث بن حزن کی ماں کا نام ہند بنت عوف ہے اور آپکا نام بھی سابق مین
برہ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ کے ساتھ بدلدیا اور یہ اسم مشتق
ہے یمن سے جسکے معنی برکت کے ہین معلوم ہوا کہ حسن نام مین ازروی شرع کچھ برائی معلوم
ہوا وسکا بدلدینا عمدہ نام کے ساتھ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس
میمونہ کے معنے مبارک ہوے نکاح اول آپکا مسعود بن عمر ثقفی سے ہوا اور نکاح ثانی
ابورہم سے اور نکاح ثالث ہجرت کے ساتوین سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ہوا اور منقول ہے کہ حضرت میمونہؓ وہ بی بی ہین جنھون نے اپنی جان آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدی تھی اور آپ کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً
اِنْ وَّھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِیِّ الآیہ اور حلال ہی واسطے نبی کے وہ عورت مومنہ جو اپنا نفس
ہبہ کردے واسطے اوسکے انتقال حضرت میمونہ کا ہجرت کے اکاونویں سال مین واقع ہوا اور
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی مرویات آپکے کتب حدیث مین
چھہتر احادیث ہین **ف** یہ جملہ گیارہ ازواج مطہرات ہین جنکا ذکر بہایت مختصر
بیان کیا گیا اور یہ وہ امہات المومنین ہین جنکے نکاح اور زفاف وغیرہ مین کسی اہل سیر کا اختلاف
نہین ہی اور ان تمام ازواج مطہرات سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ کا انتقال
حیات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مین واقع ہوا اور نو امہات المومنین باقی تھین
جب آنحضرت کا انتقال ہوگیا اور تیس بیبیان وہ ہین کہ منجملہ اونکے بعض سے آپ نے نکاح
کیا ہی اور صحبت نہین واقع ہوئی اور بعض سے خواستگاری کی مگر نکاح نہین ہوا پس
جن عورتون سے نکاح کیا اور زفاف نہین ہوا منجملہ اونکے ایک فاطمہ دختر ضحاک
کلابیہ ہین کہ انکے زفاف سے قبل آیت تخییر نازل ہوئی اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انکو اختیار دیدیا درمیان دنیا اور آخرت کے اور انھون نے دنیا کو پسند کیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی قبول کی آخر انجام انکا یہ ہوا کہ گوبر اوٹھاتی تھین
اور کہتی جاتی تھین کہ مجھہ بدبخت سے عبرت پکڑو کہ مین نے دنیا کو خدا اور رسول پر اختیار
کیا اور دوسری اسما بنت صلت سلمیہ تھین جنکی حالت یہ ہوئی کہ جسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام بھیجا اسقدر خوش ہوئین کہ شادی مرگ ہوگئی اور
وفات پائی اور ایک بی بی کی نسبت روایت ہی کہ ایک شخص قبیلہ بنی سلیم آپکی
خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ایک لڑکی ہی صاحب جمال زیرک ہوشیار مگر مجکو
افسوس آتا ہی کہ سواے حضور کے دوسرے کی خدمت مین جاوے اور ایک وصف اوسمین
یہ ہی کہ کبھی کوئی مرض اوسکو نہین ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آخر کلام کو

سماعت فرما کر ارشاد کیا جس مال سے زکوٰۃ نہ دیجاوے اوسمین اتنی برکت نہیں ہے اور جس بدن کو
بیماری نہ پہونچے اوسمین بھی بھلائی نہین ہے آپ مجکو تیری دختر کی کچھ حاجت نہین ہے
اور ایک بی بی ملیکہ بنت کعب یا بنت داؤد تھیں ہر وقت صحبت کے وقت اونکے جسم پر
سفیدی دیکھکر طلاق دیدیا اور رخصت فرمایا اور ایک بی بی لیلی بنت حطیم تھین جن سے
منقول ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دھوپ مین بیٹھے ہوے تھے لیلی آئی اور
پیچھے سے آئین اور ایک گھونسا پشت مبارک پر مارا آپ نے فرمایا کون ہے اونھون نے کہا کہ مین وہ ہون کہ لا اشبق
یعنی اسکو گرگ کھا جاوے کہا مین دختر حطیم ہون اونکے باپ کی بہت تعریفین کرکے عرض کیا
کہ چاہتی ہون کہ مجکو اپنی نکاح مین قبول فرمائیے آپ نے قبول فرمایا بعدہ لیلی اپنے عزیز و اقارب کے
پاس گئین اون لوگون نے انکو ملامت کرکے کہا کہ تو نے برا کام کیا آنحضرت بہت
سی بیبیان رکھتے ہین اور تو متکبرہ ہے سخت کلامی کریگی اور آپ غصہ مین آکر بد دعا
کرینگے اور وہ دعا مستجاب ہوجاویگی تو ابھی لوٹ جا اور نکاح کو توڑدے ایسی وقت
پھر آئین اور عقد کو فسخ کرالیا اور پھر کسی دوسرے سے نکاح کیا اور لڑکے پالے ہوے
انکے حال مین لکھا ہے کہ ایک روز مدینہ منورہ کے کسی باغ مین غسل کر رہی تھین کہ بیچا ایک
بھیڑیے نے آکر انکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور کھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا
اثر ظاہر ہوگیا اور اون عورتون مین سے کہ جنکی خواستگاری آنحضرت صلعم نے فرمائی اور نکاح
نہین ہوا ایک ام ہانی فاختہ بنت طالب ہین جب مسلمان ہوگئین تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام دیا انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو
ایام جاہلیت مین بھی بہت دوست رکھتی تھی اور اب کہ اسلام لائی ہون آپ میرے
نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہین لیکن مین اسوقت مین چند لڑکے یتیم رکھتی
ہون خوف اس بات کا ہے کہ بسبب ان یتیمون کے ایسا نہو کہ آپ کی خدمت مین
کچھ قصور ہوجاوے اور ایک بی بی خولہ بنت حکیم مشہور بام شریک ہین انھون نے

بھی اپنا نفس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشدیا تھا لیکن دولت عقد میسر نہوئی اور
ایک بی بی جمرہ بنت حارث غطفانیہ تھین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے
والد سے نکاح کی خواستگاری فرمائی اونھون نے کہا کہ اوسکو ایک مرض ہی حالانکہ کوئی
مرض نہ تھا پھر جسوقت خدمت شریف سے مکان مین آئے دیکھا تو وہ لڑکی ایک بھیڑ
کی صورت پر ہوگئی تھی اور یہ نتیجہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دروغ بولنیکا
ظاہر ہوا **ف** یہ چند بیبیان جنکا ذکر کیا گیا منجملہ اون تیس عدد مذکورہ کے ہین
اور بقیہ کے ذکر سے کوئی فائدہ معتدبہا نظر نہ آیا بدین لحاظ انھین کے ذکر پر اختصار کیا گیا
ذکر کنیزکان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اول** حضرت ماریہ بنت شمعون
ہین جنکو ملک اسکندریہ نے بطور ہدیہ خدمت شریف مین بھیجا تھا وفات انکی خلافت
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ مین ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین **دوم** حضرت ریحانہ
بنت زید سبایاے بنی نضیر سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تمام عورات اسیران
سے اپنے واسطے خاص فرمالیا تھا وفات انکی حجۃ الوداع کے سال مین واقع ہوئی
اور بقیع مین دفن ہوئین **سوم** حضرت جمیلہ تھین **چہارم** زینب در کثرت
ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند وجوہات ہین **وجہ اول** تو وہی
حدیث ہی جسکو مین نے شروع مناقب ازواج مین تحریر کیا ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ آپ نے فرمایا
نہین کسی عورت سے مین نے نکاح کیا لیکن اپنے رب کے حکم سے **اور وجہ ثانی**
یہ ہی کہ آپکو ضرورت بھی کثرت ازواج کی تھی اسواسطے کہ انبیاے علیہم السلام کو اللہ
تعالے نے کمال درجہ قوت عنایت فرمائی چنانچہ منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے چالیس مرد بہشتی کی طاقت مرحمت فرمائی تھی اور ہر مرد بہشتی
کو جنت مین ایک سو مرد کی قوت ملیگی پس اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو چار ہزار مرد کی طاقت حاصل تھی پس جاے غور ہی کہ جس ذات بابرکات کو

قادر مطلق اس درجہ قوت عنایت فرمائے اوسکے واسطے تعداد ازواج مطہرات مذکورہ یعنی گیارہ یا بارہ علی اختلاف الروایات کی بہت تھوڑی ہے اسیوجہ سے اللہ قادر مطلق نے جہاں آپکو یہ طاقت دی تھی ضبط اور تحمل اور عصمت بھی کامل ہی درجہ کا عنایت کیا تھا اور دلیل انبیاء علیہم السلام کی قوت پر دو رسول اولوالعزم کی مثال موجود ہے ایک حضرت داؤد علیہ السلام کہ آپ کی ایک کم سو بیبیاں تھیں اور دوم حضرت سلیمان علیہ السلام کہ آپکی ایک ایک ہزار بیبیاں تھیں اور **وجہ ثالث** یہ واقع ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال ظاہری تو بسبب صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے امت کو معلوم ہوا اور احوال باطنی یعنی عبادات نافلہ اور اہل وعیال کے ساتھ برتاؤ مثل محبت اور الفت اور عدل اور احسان اور عفو اور غصہ کے اور وہ مسائل جو مخصوص عورتوں کے ساتھ ہیں اور عورتوں کو اونکے دریافت کرنے میں مردوں سے کمال شرم آتی ہے اور اسکی تحقیق جیسی گھر کے لوگوں سے حاصل ہوتی ہے دوسروں سے ممکن نہیں پس حکمت الٰہی مقتضی ہوئی آپ کے واسطے کثرت ازواج کی جانب چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انھیں ازواج مطہرات کے ذریعے سے ہزارہا مسائل دینی ظاہری اور باطنی کا اظہار ہوا اور تا قیام قیامت امت محمدیہ کے مرد اور عورتیں انھیں امہات المومنین کے طفیل سے مسائل مذکورہ سے آگاہی اور فیض حاصل کرتے رہینگے چنانچہ اسکی دلیل کیواسطے میں ایک حدیث نقل کرتا ہوں عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تین شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے پاس

واسطے دریافت کرنے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے یعنی وہ عبادت جو آپ مکان کے اندر کرتے تھے پس جب امہات المومنین نے آپ کی عبادت سے اونکو مطلع فرمادیا تو اونکی نظرون مین وہ تھوڑی معلوم ہوئی پھر کہا اون لوگون نے کہ کہان ہم اور کہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے ہین لیجئے آپکو تھوڑی عبادت بھی کفایت کرتی ہی پس کہا ایک نے اون مین سے کہ مین ہمیشہ رات کو نماز پڑھا کرونگا یعنی مطلق آرام نکرونگا اور کہا دوسرے نے کہ مین ہمیشہ دن کو روزہ رکھونگا اور کسی دن بے روزہ نہ ہونگا اور کہا تیسرے نے مین عورتون سے کنارہ کشی کرونگا اور کبھی نکاح نکرونگا دوسری روایت مین ہی کہ یہ لوگ ایسا ایسا کہکر چلے گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان مین تشریف لائے تو ازواج مطہرات نے ان لوگون کے اقوال سے آپکو خبردی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ تم ہی لوگ ہو کہ کہا ہی ایسا اور ایسا یعنی انکے اقوال کو نقل فرمایا اور ارشاد کیا کہ قسم ہی اللہ کی مین تم لوگونسے زیادہ اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہون اور تمسے زیادہ تقوی کرتا ہون واسطے اوسکے لیکن مین روزہ رکھتا ہون اور نہین بھی رکھتا ہون یعنی روزہ نفل اور شب کو نماز تہجد پڑھتا ہون اور سو بھی رہتا ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون پس جس شخص نے میرے طریق سے منہ پھیرا وہ مجھسے نہین ہی یعنی جسنے میری سنت کو حقیر یا تھوڑا سمجھکر چھوڑ دیا تو وہ میرے گروہ اور میری جماعت سے خارج ہی اور اسیطرح سے ہزارون مسائل ازواج مطہرات سے حیات رسول اللہ اور بعد وفات آپ کے لوگونکو معلوم ہوتے رہے ہین اور بیشمار احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون سے کتب حدیث مین مرقوم ہین پس غور کرنا چاہیے کہ کثرت ازواج سے مسائل دین کا کسقدر شیوع اور اظہار ہوا اور اصل بات تو یہ ہی کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول مقبول کے جمیع افعال حرکات اور سکنات خالی حکمت اور مصلحت سے نہین ہوتے ہین ہماری کیا عقل اور کیا ہستی ہی جو کچھ دم مارین واللہ اعلم بالصواب اور یہ امر مخصوص تھا ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور امت کے واسطے ایک وقت مین چار بیبیون سے

زیادہ رکھنا درست نہین اور شرعی لونڈیان جس قدر ہون کچھ قید نہین ہے

فصل چہارم مناقب مین اولاد کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قبل اسکے یہ بات جان لینا چاہیے کہ تمام اولاد آپکی سوائے حضرت ابراہیمؑ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے **ذکر حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ** کا پیدایش آپ کی قبل زمانہ نبوت مکہ مکرمہ مین ہوئی اور دو سال کی عمر مین انتقال ہو گیا اور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ابوالقاسم انھین صاحبزادے کے نام سے ہوئی ہے **ذکر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ** کا پیدایش آپکی مکہ مکرمہ مین ہوئی اور طفولیت ہی مین وفات پائی اوسوقت عاص بن وائل سہمی کافر نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لڑکے مر گئے اور وہ ابتر یعنی بے نام و نشان ہو جاینگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام کے سننے سے کمال ملال ہوا اللہ تعالے نے تسکین خاطر کے لیے سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنَا نازل فرمایا اور حوض کوثر کی بشارت دی اور طعنہ کرنیوالے کے جواب مین فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی اے رسول تمہارا جو دشمن ہے وہی ابتر و دم بریدہ بے نام و نشان ہو جائیگا اور بعضی مفسرون نے تفسیر مین اس آیہ کریمہ کی اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا تحریر کیا ہے جب یہ دونون صاحبزادے انتقال کر گئے تو مشرکین مکہ نے بہت خوشیان اور طعنہ زنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کرنا شروع کین اور کہا کہ ہمارے لڑکے ہین اور انسے ہمارا نام باقی رہیگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے باقی نہین رہے پس انکا نام محو ہو جاویگا پس آیت مذکور نازل ہوئی اور اس تقدیر پر باقیات صالحات سے نیک لڑکیان مراد ہونگی **ذکر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ** کا پیدایش آپکی مدینہ منورہ آٹھوین سال ہجرت مین ہوئی ہے والدہ آپکی حضرت ماریہ ہین اور وہ ایسی لونڈی جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضرت ابراہیم پر سلام علیک کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور ساتوین روز انکے عقیقہ مین آپ نے

بکری ذبح فرمائی اور سر مونڈوا کر بالونکو چاندی کے برابر وزن کرکے مساکین کو تقسیم فرمایا اور بالونکو
دفن کرنیکا حکم کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسی وزنام بھی رکھا انکا انتقال حالت شیرخوارگی مین
بعمر ایک سال اور چھ ماہ کے ہوگیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کمال رنج اور صدمہ ہوا اور حالت سکرات موت مین آنحضرت نے اپنی گود مین لے لیا
اور چشم مبارک سے آنسو بہنے لگے یہ حالت دیکھکر حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ نے عرض کی
کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ روتے ہین حالانکہ میت پر رونے کو خود منع فرمایا ہے
ارشاد فرمایا اے پسر عوف یہ حالت جو تو دیکھتا ہی میرے اوپر رقت قلب اور رحمت کا باعث ہی اور میت کے
کہ پیدا ہوتی ہی فکر کرنے سے اوسکے حال مین اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا آپ نے
مین نے ممانعت نہین کی مگر دو آوازون سے ایک راگ اور باجے سے دوسری آواز وہ
ہی کہ وقت مصیبت کے کیجاتی ہی مثل ہائے وائے اور منہ پیٹنے اور گریبان چاک کرنے کے
اور یہ آنسو بہانا آنکھ سے رحمت کا نشان ہی اور جو شخص رحمت نہین کرتا ہی اوسکے اوپر بھی رحم
نہین کیا جاتا ہی پھر فرمایا اَلْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا
بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہی اور قلب غمگین ہوتا ہی اور نہین کہتا ہون
مین مگر وہی بات جسمین میرا رب راضی ہو اور اے ابراہیم تمہارے فراق سے ہم غمگین ہین
اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم پر آب دیکھکر فریاد
کرنے لگے آپ نے اونکو روکا اور فرمایا اَلْبُکَآءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّيْطَانِ یعنی
آنکھ سے رونا رحمت کا باعث ہی اور چلانا چیخنا شیطان کی طرف سے ہی بعد ازان غسل
اور کفن دیکر نماز پڑھی گئی اور دفن کرکے قبر برابر کرکے پانی چھڑکوایا گیا اور فرمایا آپ نے میرے
لڑکے ابراہیم کی مدت شیرخوارگی ختم نہین ہوئی تھی پس اوسکے واسطے جنت مین دو دودھ
پلانے والیان ہونگی کہ وہ مدت رضاعت کی تکمیل کرینگی ذکر حضرت زینب رضی اللہ
عنہا کا ولادت شریف قبل نبوت ہوئی اور آپ اپنی بہنون مین بڑی ہین اور نکاح

حضرت امامہ دختر حضرت زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے

آپکا خالہ کے بیٹے ابوالعاص سے ہوا تھا اور اونسے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی اُمامہ نام پیدا ہوئی اور اوس صاحبزادی کا انتقال قریب سن بلوغ کے ہوا اور اُمامہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حالت نماز مین انکو اپنے دوش مبارک پر چڑھا لیا تھا اور جب رکوع کرتے تو زمین پر بٹھلا دیتے اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے پھر اُمامہ کو اوٹھا لیتے تھے اور بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حسب وصیت حضرت فاطمہؓ اُمامہؓ سے نکاح کر لیا تھا حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین آٹھوین سال ہجرت مین

ذکر وفات حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا

ہوئی اور حضرت سودہ بنت زمعہ اور اُم سلمہ اور اُم ایمن اور اُم عطیہ نے غسل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بیبیون سے فرمایا کہ تین بار یا پانچ یا سات بار اوس پانی سے غسل دو جسمین بیری کی پتی پڑی ہوا اور آخر مین آب کافور سے نہلاؤ اور داہنی طرف سے غسل دینا شروع کرو اور ابتدا کرو اعضاے وضو سے اور فرمایا کہ بعد فراغت مجکو خبر کرنا پس جسوقت خبر کیگئی آپ نے اپنی لنگی دی اور فرمایا کہ اسکو کفن کے نیچے کر دو اور بعد فراغت نماز کے دفن فرمایا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مین اوتارا ذکر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا پیدا ہوئیں آپ کی قبل زمانہ نبوت ہوئی پہلا نکاح آپکا عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا اور قبل اسکے کہ زفاف ہو سورہ تبت یدا نازل ہوئی اوسوقت ابی لہب نے ناراض ہو کر عتیبہ سے طلاق دلوادی اور عتیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت کلامی کی اور آب دہن آپکی جانب پھینکا آپ نے اوسکے اوپر بددعا کی اور وہ بسبب اوسکے ہلاک ہوا پھر نکاح ثانی آپکا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ ہوا اور آپ نے اونکے ساتھ جانب حبشہ ہجرت بھی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مناقب مین فرمایا اِنَّہَا لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بَعْدَ لُوْطٍ یعنی رقیہ رضؓ پہلی عورت ہین جسنے ہجرت کی اللہ کے واسطے بعد لوط علیہ السلام کے اور حضرت عثمانؓ سے

ایک صاحبزادہ عبداللہ نام پیدا ہوا اور دو برس کی عمر مین اوس صاحبزادے کا انتقال ہو گیا او
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا انتقال ہجرت کے دوسرے سال مین واقع ہوا اور انکے
غم مین عورتون نے رونا شروع کیا اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تازیانہ اوٹھایا
اور فرمایا کیون روتی ہو تم پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ لیا اور
فرمایا رونے دے اور اون عورتون سے خطاب کیا کہ آنکھون سے رؤو لیکن نوحہ وزاری
چلانا پیٹنا افعال شیطانی سے باز رہو ذکر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے
عنہا کا نام آپکا آمنہ ہی اور نکاح آپکا بھی ابی لہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا او
مثل حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قبل زفاف طلاق ہوگیا اور بعد انتقال حضرت
رقیہ آپ بھی حضرت عثمان غنی کے نکاح مین داخل ہوئین صحبت اور وفات آپ کی ہجرت کے نوین
سال ہوئی اور اسما بنت عمیس اور صفیہ بنت عبد المطلب اور ام عطیہ نے غسل دیا
اور منقول ہی کہ جسوقت حضرت ام کلثوم کو قبر مین اوتار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ اور پھر فرمایا
بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ذکر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا کا آپکی کنیت ام محمد اور القاب مبارکہ اور طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ
اور بتول ہی پیدایش آپکی نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی اور صحیح روایات سے معلوم
ہوا ہی کہ آپ تمام صاحبزادیون مین چھوٹی ہین نکاح آپکا باذن الٰہی حضرت علی ابن ابیطالب
کرم اللہ تعالے وجہہ سے بماہ رمضان دوسرے سال ہجرت مین ہوا اور اوسوقت مین

عمر شریف پندرہ سال کی تھی اور آپ کے بطن شریف سے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیان
پیدا ہوئین امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور محسنؓ اور حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم اور حضرت
رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت محسن اور حضرت رقیہ ایام طفولیت ہی مین انتقال
فرما گئے اور نکاح حضرت زینب کا عبد اللہ بن جعفر اور ام کلثوم کا حضرت عمر بن خطاب سے ہوا
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کمال عاقلہ تھین منقول ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابہ سے فرمایا کہ بتلاؤ عورتون کے واسطے کون چیز بہتر ہے مگر کوئی شخص اسکا جواب
نہ دیسکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے مکان مین تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ سے
یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تمنے اسکا جواب یہ کیون نہین دیا کہ عورتون کو یہی بہتر
ہے کہ مرد ونکو نہ دیکھین اور مرد عورتونکو نہ دیکھین پس حضرت علیؓ مجلس نبوی مین حاضر ہوے
اور اس جواب باصواب کو عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کس سے سیکھا ہے تو نے عرض کیا
فاطمہ سے فرمایا اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي یعنی فاطمہ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال درجہ آپ سے انس اور محبت تھی منقول ہے کہ ایک روز
آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر مین تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ موٹے کپڑے اونٹ
کے بالون کے بنے ہوے پہنے ہین پس آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا اے فاطمہؓ
آج کے دن دنیا کی مصیبتونپر صبر کر تو بروز قیامت جنت کی نعمتون سے مالا مال ہوگی
اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر مین جاتے تو سبکے آخر مین
جس سے رخصت ہوتے تھے وہ حضرت فاطمہؓ ہوتی تھین اور جب واپس آتے
تو سب سے اول آپ ہی سے ملتے **مناقب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ**
عنہا کے بکثرت ہین صرف واسطے برکت کے چند کا ذکر کرتا ہون **حدیث**
اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا
وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَانًا وَاحِدًا اَبَدًا ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک فاطمہ مجھسے ہے اور البتہ مین ڈرتا ہون کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کرون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہو نگی **ف** ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوگئی تھین حضرت علی مرتضیٰ نے اونکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑیگا اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت عورت پر فرض ہے اسیواسطے آپ نے منع فرمایا **حدیث** فاطمہ

اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدَۃَ نِسَآءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ **قَالَہٗ لَھَا**

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہین ہے کہ تو مسلمان عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے راوی کہتا ہے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا سے فرمایا تھا **ف** مشکوۃ شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اونسے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو حضرت فاطمہ بے اختیار رونے لگین جب حضرت نے اونکی یہ حالت دیکھی تو دوسری بار سرگوشی کی اوسوقت وہ ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین کہہ سکتی پھر جب آپکا انتقال ہوگیا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہے اوسکی بابت مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ کہا ہان ابتو کچھ مضائقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہرسال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اور اِس سال دوبار کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار

حضرتؐ نے میرے کان میں فرمایا کہ میرے بعد میرے اہلبیت سے تو ہی پہلے مرے گی خدا سے ڈرتی
رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ بہشتی عورتون کی
سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمان عورتون کی سردار ہووے **حدیث** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ
ھٰٓؤُلَاۤءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ حضرت سعد بن
ابی وقاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہین
یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **ف** جب نجران کے نصاری نے
اسلام کی عدم حقیت میں بہت تقریرین کین اور اپنے مذہب کو حق کہنے لگے اوسوقت
اللہ تعالے نے آیہ کریمہ نازل فرمائی قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ
ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ **ترجمہ** ای محمد کہہ جھگڑا کرنے والون سے آؤ بلاوین
ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان
کو پھر دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر بمجرد اس حکم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بوقت صبح اس صورت پر نکلے کہ امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؑ کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے اور حدیث مذکورہ فرمائی جسوقت نصاری نے یہ مبارک
نورانی شکلین دیکھین ڈر گئے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے کمال
پنجتن پاک کا ثابت ہوا **تنبیہ** آنحضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو اسواسطے ساتھ نہ لیا
کہ ایسے وقت مین اونکی ہمراہی سے مخالفین پر ایسا رعب پڑتا اسواسطے کہ رفقا اور ازواج کا
نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا ہے جتنا اولاد کا اور صاحبان شیعہ کا اس آیت اور حدیث
کو حضرت علیؓ کی خلافت پر دلیل پکڑنا نہایت مستبعد اور بے تکی بات ہے **حدیث** فَاطِمَۃُ
بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ
میرے جگر کا ٹکڑا ہے پس جسنے غضب لایا اوسکو اوسنے غضب لایا مجکو اور بعض روایت مین ہے
جسنے فاطمہ کو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی **حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سال سال ثلاثا اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رایتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ قبل ازنبوت کے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک کعبہ شریف کے نماز پڑھ رہے تھے اور کفار قریش متصل اوسکے جمع تھے اسحالت مین کہا ایک کہنے والے نے اونہین کفار سے اور وہ ابی جہل تھا کون ہے تم مین سے کہ جاوے طرف جزور فلان شخص کے یعنی وہان اونٹ ذبح ہوا ہے اوسکی اوجھڑی مع خون اور نجاست وغیرہ کے لے آوے اور اوسکو رکھ چھوڑے پس جسوقت یہ شخص سجدہ کرے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رکھدیوے اوس اوجھڑی کو درمیان دونون مونڈھون اوسکے کے اس بات کو سنکر کھڑا ہوگیا ان لوگون مین سے بڑا شقی یعنی عقبہ بن ابی معیط اور لے آیا اوسکو اور جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے مین گئے تو اوسنے آپکے دونون مونڈھون کے درمیان اوس نجاست کو رکھدیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی حالت سجدے مین ٹھہر گئے اور ان مشرکین نے ہنسنا شروع کیا یہانتک کہ ایک دوسرے کی طرف مارے ہنسی کے گرنے لگے پس اس اثنا مین کسی شخص نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اس حادثہ کی

خبر کی تو آپ دوڑتی ہوئی آئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی سجدے کی حالت مین تھے یہانتک کہ حضرت فاطمہ نے اوس نجاست کو آپ سے الگ کیا اور اون مشرکین کیطرف مخاطب ہوکر برا کہنا شروع کیا پھر جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو ختم کر چکے تین بار دعا کی یا اللہ قریش کو عذاب مین پکڑلے اور عادت شریف تھی کہ جب بد دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب علی غیر طلب کرتے تو بھی تین بار کرتے پھر عرض کیا امے اللہ میرے پکڑلے عمرو بن ہشام کو یعنی اپنے عذاب مین اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو عبد اللہ بن مسعود راوی حدیث فرماتے ہین قسم ہی اللہ کی مین نے اون مشرکین کو دیکھا جنپر بد دعا کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز جنگ بدر کہ اونکی لاشین پڑی ہوئی تھین پھر گھسیٹ کر پھینک دیے گئے کنوین مین بدر کے کنوون سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پیچھے ڈالی گئی اصحاب القلیب کے لعنت یعنے وہی مشرکین جنکی لاشین بدر کے کنوین مین پھینک دی گئین وہ ملعون ابدی ہوے **ف** اس حدیث سے منجملہ اور فوائد کے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کی کمال جرأت اور ہمت اور دلیری اور کرامت ظاہر ہوتی ہی کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ کی ہمت خوف کفار سے مقتضی اس بات کی نہوئی کہ اوس نجاست کو پشت مبارک نبوی سے دور کرتے اور حضرت فاطمہؓ با وجودیکہ صغیر سن تھین مگر اللہ جلشانہ نے آپکا رعب ایسا قلوب کفار مین ڈالدیا کہ کوئی کچھ تعرض نکرسکا حالانکہ آپ کو اس کام سے روکنے کے لیے صرف گھورنا اور دھمکانا کافی تھا مگر کسی کافر سے اوسوقت کچھ نہوسکا جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال درجہ محبت اور الفت تھی چنانچہ بعد انتقال آنحضرت آپکو صدمہ جانکاہ ہوا یہانتک کہ آپ کے انتقال کا باعث انتقال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا گیا ہی اور اوسکی دلیل ظاہر یہ ہی کہ قالت مرض میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کان مین فرمایا کہ میرا انتقال قریب ہی آپ رونے لگین پھر دوسری بار فرمایا کہ تو بہت جلد مجھسے ملیگی اور جنت کی بشارت دی آپ ہنسنے لگین

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات آپکی حیات اور آنحضرت کی وفات آپکی وفات تھی اور
تقدیر الٰہی دوسری شے ہے یہ کلام باسباب ظاہر کیا گیا ہے تنبیہ یہ بات یقیناً اور ایماناً ہر مسلمان کو جان
لینا چاہیے کہ جسقدر محبت اور الفت اور دلسوزی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اوسی درجہ کی محبت اور دردمندی اور تعظیم و تکریم حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالے عنہا اور جمیع اہلبیت کی تمام صحابہ کبار خصوصاً حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کرتے تھے حیات سرور عالم مین اور بعد وفات بھی چنانچہ ادنی نمونہ اوس محبت کا قصۂ طلب
میراث اور فدک وغیرہ سے ثابت ہے کہ جسوقت آنحضرت کا انتقال ہو گیا اور حضرت فاطمہ نے بسبب
نہ معلوم ہونے اس حدیث کے جسکو امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی
اور حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے اور دوسرے ائمہ نے اس حدیث کو حضرت حذیفہ بن الیمان
اور زبیر بن العوام ابو درداء اور ابوہریرہ اور عباس اور علی اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے یعنی لانورث ما ترکنا صدقۃ ترجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ پیغمبر میراث نہین چھوڑتے ہین ہمارے
مال کا کوئی وارث نہین ہے جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے انتہی حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ سے میراث وغیرہ طلب کی اور آپ نے قول مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
سنا دیا آپ سنکر خاموش ہو رہین اور پھر کبھی اس مقدمہ مین کلام نہین کیا لیکن بمقتضائے
بشری حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے آپ کے دل مین کسی قدر رنجش آگئی اوسوقت
جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو آپکے راضی اور خوشنود کرنے کا کمال درجہ خیال ہوا
یہانتک کہ بعض روایات مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق جناب فاطمہ زہرا کے دولت سرا پر
تشریف لے گئے اور دروازہ پر کھڑے ہوے اور اوسوقت گرمی آفتاب بشدت تھی پھر
معذرت کرنا شروع کی اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اپنا شفیع گردانا اور بکمال جہد و
کد کے سیدہ کے دل سے اوس رنج خفیف کو جو بمقتضائے بشری آپ کے دل مین

آگیا تھا منع کرایا اور آپ راضی ہوگئیں اور تصریح اس امر کی تمامی کتب معتبرہ میں موجود ہی بلکہ
کتب شیعہ بھی اسکی گواہ ہیں جیسا کہ فرمایا ہی مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۂ اثنا عشریہ
میں کہ مسلم است کہ حضرت زہرا بنا بر منع میراث یا بنا بر نشنیدن دعوی ہبہ غضب فرمود و ترک کلام
با ابوبکر نمود لکن در روایات شیعہ و سنی صحیح و ثابت است کہ این امر خیلی بر ابوبکر شاق آمد و خود
را بدر سرائے زہرا حاضر آورد و امیر المومنین علی را شفیع خود ساخت تا آنکہ حضرت زہرا ازو خوشنود
شد اما روایات اہل سنت پس در مدارج النبوۃ و کتاب الوفا بیہقی و شروح مشکوۃ موجود است
بلکہ در شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق نوشتہ است کہ ابوبکر صدیق بعد ازین بخانہ فاطمہ
رفت و در گرمی آفتاب بر در بایستاد و عذر خواہی کرد و حضرت زہرا ازو راضی شد و در ریاض النضرۃ
نیز این قصہ بتفصیل مذکور است و در فصل الخطاب بروایت بیہقی از شعبی نیز ہمین قصہ
مروی است و ابن السمان در کتاب الموافقۃ از اوزاعی روایت کردہ کہ گفت بیرون آمد
ابوبکر بر در فاطمہ در روز گرم و گفت نمیروم ازینجا تا راضی نگردد از من بنت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس در آمد بروی علی پس سوگند داد بر فاطمہ کہ راضی شو پس راضی شد
فاطمہ و اما روایات شیعہ پس زیدیہ خود بعینہ موافق روایت اہل سنت درین باب
روایت کردہ اند و اما امامیہ پس صاحب محجاج السالکین وغیرہ از علمائے ایشان
روایت کردہ اند اَنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمَّا رَاٰی اَنَّ فَاطِمَۃَ انْقَبَضَتْ عَنْہُ وَہَجَرَتْہُ وَلَمْ
تَتَکَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ اَمْرِ فَدَکٍ کَبُرَ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ فَاَرَادَ اسْتِرْضَاءَھَا فَاَتَاھَا
فَقَالَ لَھَا صَدَقْتِ یَا ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْمَا ادَّعَیْتِ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُھَا فَیُعْطِی الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ بَعْدَ
اَنْ یُّؤْتِیَ مِنْھَا قُوْتَکُمْ وَالصَّانِعِیْنَ بِھَا فَقَالَتْ اِفْعَلْ فِیْھَا کَمَا کَانَ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ فِیْھَا فَقَالَ ذٰلِکَ لِلّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ فِیْھَا مَا کَانَ
یَفْعَلُ اَبُوْکِ فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَتَفْعَلَنَّ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَتْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

ف حضرت فاطمہ رضا کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جانیکا ثبوت شیعوں اور سنیوں کی کتابوں سے

فرضیت بذالک واخذت العھد علیہ وکان ابوبکر یعطیھم منہا قوتھم ویقسم الباقی
فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل ترجمہ فرض کیا ہے کہ حضرت فاطمہ اہلبیت سے
ہیں یا اہلبیت سے سنتے دعوی ہبہ کے حضرت ابوبکر سے خفا ہوئیں اور ترک کلام کیا لیکن روایات
شیعہ اور سنی سے صحیح طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ یہ امر یعنے خفا ہو جانا بمقتضائے بشریت حضرت
فاطمہ کا حضرت ابوبکر کو شاق گذرا اور اپنے تئیں حضرت زہرا کے مکان پر حاضر کیا اور امیر المومنین
حضرت علی کو اپنا سفارشی بنایا یہانتک کہ حضرت فاطمہ زہرا آپ سے راضی ہوئیں لیکن روایات
اہل سنت تیس مدارج النبوۃ اور کتاب الوفا بیہقی اور شرح مشکوۃ میں موجود ہے بلکہ شرح مشکوۃ
شیخ عبد الحق میں لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق بعد اس رنجش کے حضرت فاطمہ کے مکان پر گئے اور گرمی آفتاب
میں دروازے ہی پر کھڑے رہے اور عذر خواہی کی پھر حضرت زہرا اونسے راضی ہو گئیں اور ریاض النضرہ
میں بھی یہ قصہ تفصیلاً مذکور ہے اور فصل الخطاب میں بیہقی کی روایت اور شعبی کی سند سے بھی
یہی قصہ مروی ہے اور ابن السمان نے کتاب الموافقہ میں اوزاعی سے روایت کیا ہے کہ آئے حضرت
ابوبکر حضرت فاطمہ کے دروازہ پر شدت گرما میں اور فرمایا نہیں جاؤنگا میں اس جگہ سے یہانتک
کہ راضی ہوں مجھسے صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر آئے حضرت علی اور حضرت فاطمہ
کو قسم دی کہ تم راضی ہو جاؤ ابوبکر سے پس راضی ہو گئیں آپ اور لیکن شیعوں کی روایتیں
ہیں تو انکی یہ صورت ہے کہ فرقہ زیدیہ تو موافق ہیں بالکل اہل سنت کے اس امر میں لیکن امامیہ پس
صاحب محجاج السالکین اور سوائے اوسکے دوسروں نے جو انکے علما ہیں روایت کیا ہے
ترجمہ عبارت کتاب محجاج السالکین مذہب امامیہ کا تحقیق کہ ابوبکر نے جس وقت
حضرت فاطمہ کو اپنے سے رکا ہوا اور تنگدل اور بعد فدک میں کلام کرتے ہوئے نہ پایا تو آپکو
یہ بات بہت گراں معلوم ہوئی پس ارادہ کیا آپ نے حضرت فاطمہ کے راضی کرنے کا پھر آئے
اونکے پاس اور کہا سچ کہا تھا تو نے اے بیٹی رسول اللہ کی جس امر میں کہ دعوی کیا تھا لیکن
میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تقسیم کرتے تھے اسکو فقرا اور مساکین اور

مسافرونپر بعد دیدینے رزق تمہارے اوکام کرنے والون سکے پس کہا حضرت فاطمہؓ نے تم بھی
ایسا ہی کرو جیسا کرتے تھے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا حضرت ابوبکر نے
واللہ ایسا ہی مین کرونگا جیسا کرتے تھے تمہارے باپ پھر کہا حضرت فاطمہ نے قسم ہے اللہ
کی کروگے تم کہا حضرت ابوبکر نے قسم اللہ کی کرونگا مین پھر کہا حضرت فاطمہؓ نے اے اللہ گواہ رہ تو
کہ مین راضی ہوئی اس بات سے اور لیا ہی مین نے اقرار اسکے اوپر اور تھے ابوبکر دیتے تھے
اونسی فدک سے رزق اونکا اور باقی کو فقرا اور مساکین پر تقسیم کرتے تھے انتہی پس چاہیے غور کر
کہ حضرت ابوبکرؓ کو کسقدر دلسوزی اور محبت حضرت فاطمہؓ کی تھی کہ باوجود اپنے حق پر ہونے کے
آپکی بار خفا مندی کو پسند نہ کیا اور کوشش کرکے راضی کر لیا اگرچہ اس ملال حضرت فاطمہ مین
جو بمقتضاے بشری واقع ہوا حضرت ابوبکر صدیقؓ پر کچھ الزام عند اللہ و عند الرسول و عند الناس
نہ تھا فائدہ چونکہ یہ کتاب محض فضائل و مناقب مین لکھی گئی ہے اسوجہ سے رد و قدح کسی
مخالف کا نہین کیا گیا ہے مگر بشرط ضرورت شاذ و نادر کسی مقام پر صرف واسطے آگاہی اپنے
بھائیون اہل سنت والجماعت کے جو کم علم یا بے علم ہین کچھ لکھدیا گیا ہے کہ ایسا نہو کہ یہ لوگ
مخالفین کے بہکانے مین آجاوین اور معاذ اللہ صحابۂ کرام کو مثل انکے الزامات اور طعن اور لعن
کرنے لگین کیونکہ یہ بات میری چشم دید ہے کہ کئی شخص سنی المذہب اہل شیعہ کی صحبت اوٹھا کر
اونھین کی طرح صحابہ پر الزام قائم کرنے لگے اور سنیون کے مخالف ہو گئے پس ضرور ہوا کہ اس
مقام پر بھی کچھ لکھا جاوے کیونکہ صاحبان شیعہ نے قصۂ فدک اور طلب میراث وغیرہ مین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ پر چند اعتراضات قائم کیے ہین لہذا اونکے رد مین یہ فقیر مولف
اونھین جوابات کا ترجمہ کیے دیتا ہے جو انکے اعتراضات مین کتاب تحفۂ اثنا عشریہ مین بعبارت
فارسی تحریر ہین اسواسطے کہ اہل انصاف کے واسطے وہی جوابات کافی وافی شافی ہین اور
کیونکہ نہون مصنف اس کتاب کے کون ہین مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ جو فرید دہر اور یگانۂ عصر
محقق باکمال علامۂ زمان تھے اور یہ وہ کتاب لاجواب ہے جسکا کسی مخالف سے آجتک جواب

باصواب بن نہین پڑا پس نزد احقر اس سے زیادہ لکھنے کا حوصلہ کرنا خیال خام معلوم ہوا اور اسی پر
اکتفا کیا گیا فَاِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ **صاحبان شیعہ کے**
اعتراضات اعتراض اول ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو ترکہ پیغمبر سے کہ اونکے باپ
تھے ورثہ نہ دیا پس حضرت فاطمہ نے کہا اے ابو قحافہ کے بیٹے تم تو اپنے باپ کی میراث لیتے ہو
اور مین اپنے باپ کی میراث نہ لون یہ کونسا انصاف ہے اور حضرت فاطمہ کے مقابلہ مین ایک شخص
کی روایت پر کہ وہ خود ہی تھے حجت پکڑی اور کہا ابوبکر نے کہ مین نے رسول خدا سے سنا ہے
کہ فرمایا ہم لوگ کہ گروہ انبیا سے ہین نہ کسی سے ہم میراث لیتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
حالانکہ یہ حدیث صریح مخالف نص قرآنی کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ترجمہ تمکو وصیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمھاری اولاد کے حق مین کہ واسطے
مرد کے حصہ ہے برابر دو عورتون کے اسواسطے کہ یہ نص عام ہے شامل ہے نبیؐ اور غیر نبیؐ کو اور بھی
مخالف نص دیگر کے ہے کہ فرمایا وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَ
یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ پس معلوم ہوا کہ انبیا بھی وارث ہوتے ہین اور انسے انکے وارث
میراث پاتے ہین **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے میراث نہ دینے سے انکار محض
بسبب سننے اس نص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا نہ بسبب عداوت اور بغض کے اور دلیل اسکی
یہ ہے کہ اگر میراث پیغمبر کی بانٹ لیجاے تو ازواج مطہرات کو بھی ترکہ ملتا اور حضرت عائشہؓ جو حضرت
ابوبکرؓ کی بیٹی تھین یہ بھی اونھین ورثا مین داخل ہوتین پس اگر بفرض محال حضرت ابوبکر کو حضرت
فاطمہ سے عداوت اور بغض تھا تو ازواج مطہرات اور باپ اور بھائیون اونکے کو خصوصًا اپنی لڑکی
سے کہ حضرت عائشہ تھین کیا عداوت تھی کہ سبھونکو ایک دم سے محروم المیراث کر دیا اور قریب
نصف ترکہ کے حضرت عباسؓ کو جو چچا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچتا تھا حالانکہ حضرت
عباسؓ ابتداے خلافت حضرت ابوبکرؓ سے اونکے رفیق اور صلاح کار رہے پھر کسواسطے اونکو
محروم کرتے اور یہ کہنا شیعہ کا کہ حضرت فاطمہ کو ایک شخص کی گواہی پر کہ وہ خود ہی تھے جواب دیدیا

یہ دروغ محض ہے اسواسطے کہ حدیث مذکور کتب اہل سنت مین روایت حذیفہ بن الیمان اور زبیر بن العوام
اور ابو درداؓ اور ابوہریرہؓ اور عباسؓ اور علیؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے صحیح اور ثابت ہے اور یہ لوگ صحابہ جلیل القدر ہین اور بعض
انمین سے مبشر بجنت ہین اور حضرت حذیفہ کے حق مین ملا عبداللہ مشہدی نے اظہار الحق مین حدیث
نبوی روایت کی ہے کہ فرمایا مَا حَدَّثَكُمْ بِهِ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ یعنی حذیفہ جو حدیث بیان کرے
اوسکو سچ جانو اور منجملہ ان صحابہ کے علی مرتضیٰؓ ہین جو باجماع شیعہ معصوم اور باجماع اہل سنت
صادق ہین اور حضرت عائشہؓ اور ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی روایت کا تو انکے نزدیک اس مقام پر
اعتبار نہین ہے **حدیث** اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ
تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا
بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا اللّٰهُمَّ
نَعَمْ **ترجمہ** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن اوس بن حدثان النصری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے مجمع صحابہ مین کہ منجملہ اونکے حضرت علیؓ اور عباسؓ اور
عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہم تھے کہا کہ قسم دیتا
ہون مین تم لوگون کو اوس خدا کی جسکے حکم سے آسمان او رزمین کھڑے ہین کہ جانتے ہو تم
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری میراث نہین ہے اور جو کچھ چھوڑا ہمنے وہ
صدقہ ہے بعد اسکے حضرت عمرؓ متوجہ ہوے حضرت علی اور عباس کیجانب اور کہا قسم دیتا
ہون مین تم دونونکو خدا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے پس کہا دونون
صاحبون نے واللہ یون ہی ہے انتہی پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث بھی درجہ یقین مین پہونچ

جاننے کے سبب حکم مین آیت کے ہے اسواسطے کہ یہ صحابہ جنکا نام لیا گیا انمین سے ایک
کی روایت بھی یقین کا فائدہ دیتی ہے چہ جائیکہ ایک جماعت کثیر تنہا ہے اور خصوصًا حضرت
علی مرتضی کہ شیعون کے نزدیک معصوم ہین اور روایت معصوم کی جو یقین کا فائدہ دیوے
شیعہ کے نزدیک قرآن کے برابر ہے اور قطع نظر ان سب باتون کے یہ روایت کتب صحیحہ
شیعہ مین امام معصوم کی روایت سے موجود ہے روی محمد بن یعقوب الرازی فی الکافی
عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْعُلَمَآءَ
وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا وَفِیْ نُسْخَۃٍ لَمْ یَرِثُوْا دِرْھَمًا وَّلَا دِیْنَارًا
وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِھِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْھَا فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ
وَافِرٍ ترجمہ روایت کی محمد بن یعقوب رازی نے کافی مین ابی البختری سے اور انھون نے
روایت کی ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا تحقیق علما پیغمبرون کے
وارث ہین اور یہ بات یون ہے کہ انبیا میراث نہین چھوڑتے ہین اور ایک دوسرے
نسخہ مین ہے کہ میراث نہین پاتے ہین درہم اور دینار اور سوائے اسکے نہین کہ میراث چھوڑتے
ہین چند باتین اپنی باتون سے پس جس شخص نے کوئی چیز اون چیزون سے لی تحقیق کہ لیا اوسنے
کامل حصہ اور کلمہ انما باقرار شیعہ حصر کا فائدہ دیتا ہے جیسا کہ آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ میں مذکور ہوا
پس معلوم ہوا کہ سوائے علم اور احادیث کے کوئی چیز میراث مین کسیکو نہین دی ہے فثبت
المدعی بروایۃ المعصوم ترجمہ پس ثابت ہوگیا مدعا معصوم کی روایت سے اور یہ بات
بھی ثابت ہے کہ حدیث پیغمبر کی اوس شخص کے حق مین جو بلا واسطہ اوس جناب سے سنے علم یقینی
مفید ہے بلا شبہہ اور عمل کرنا اوسکو اپنے سنے پر واجب ہے خواہ کسی دوسرے سے سنے یا نہ
سنے اور اجماع اصولیین شیعہ اور سنی کا ہے کہ تقسیم خبر متواتر اور غیر متواتر کی اون لوگون کی
نسبت ہے جنھون نے مشاہدہ نبوی کیا ہے اور دوسرون کے ذریعے سے آپکی حدیث کو سنا ہے
نہ حق مین اوس شخص کے جسکو مشاہدہ جمال نبوی حاصل ہوا اور بلا واسطہ حدیث سنی کیونکہ

پیغمبر اوسکے حق مین متواتر بلکہ بالاتر متواتر سے ہوگی نہیں چونکہ اس حدیث کو حضرت ابوبکرؓ نے خود
سنا تھا ضرورت دریافت کی دوسرے سے نہ تھی آپ ہی وہ دوسری بات شیعہ کی
کہ یہ حدیث آیت کے مخالف ہی یہ بھی جھوٹ ہی اسواسطے کہ ضمیر کم کی مخاطب امت ہی نہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم پس یہ حدیث ظاہر کرنے والی اور معین کرنے والی خطاب کی ہی نہ مخصص اوسکی
اور اگر مخصص بھی ہووے تو خصوصیت آیت کی لازم آوے گی مخالفت کہان سے ہوگی
اور اس آیت سے بہت سی خصوصیتین پائی ہین مثلاً کافر کی اولاد وارث نہین ہی اور رقیق
وارث نہین ہی اور قاتل وارث نہین ہی دوسرے یہ کہ شیعہ نے خود اپنے ائمہ سے روایت
کی ہی کہ انھون نے اپنے باپ کے بعض وارثون کو بعض ترکہ پدر سے منع کیا ہی اور خود لے لیا
ہی مثل شمشیر اور مصحف اور انگشتری اور پوشاک بدنی پدر کے حالانکہ اوسکی روایت مین یہ تنہا
ہین اور ائمہ کی عصمت اسوقت تک اہل سنت کے نزدیک ثابت نہین ہی اور دلیل اس خبر کے
ثبوت اور صحت پر جمیع اہلبیت کے پاس امیرالمومنین علیؓ سے ہی اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ جسوقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ انکے ہاتھ مین آیا حضرت عباسؓ اور اونکی اولاد کو خارج کردیا اور
مطلق دخل نہ دیا اور ازواج کو بھی اونکا حصہ نہ دیا پس اس روایت شیعہ سے یہ بات ثابت
ہوگئی کہ اگر میراث ترکہ پیغمبر مین جاری ہوتی تو یہ بزرگ جو نزدیک شیعہ کے معصوم ہین اور
اہل سنت کے نزدیک محفوظ کیونکر اس قسم کی حق تلفی صریح روا رکھتے اسلیے کہ اہل سیر اور
تواریخ اور علماے حدیث کے اجماع سے ثابت اور مقرر ہوچکا ہی کہ آنحضرت کے ترکہ سے
خیبر اور فدک وغیرہ زمانہ خلافت عمر بن خطاب مین حضرت علیؓ اور عباسؓ کے ہاتھ مین تھا
اور پھر علی کو عباس پر غلبہ حاصل ہوا اور بعد علی مرتضی کے حسن بن علی کے ہاتھ آیا اور بعد انکے حسین کے
ہاتھ مین پھر علی بن حسین اور حسن بن حسن کے ہاتھ مین آیا بعد انکے زید بن حسن برادر حسن بن حسن کے قبضہ
مین رہے رضی اللہ عنہم اجمعین بعد ازان مروان کے ہاتھ مین آیا کہ وہ امیر تھا پھر مروانیون کے ہاتھ مین رہا اور جسوقت
سلطنت عمر بن عبدالعزیز کو ہوئی انھون نے اسلیے کہ بسبب اس کے جو رکھتے تھے کہ ماننا اوسکا میراث چیز کے جس سے

منع کیا تھا پیغمبر خدا نے فاطمہ کو اور مجکو کچھ اوسمین حق نہین ہی اور مین اوسکو ذکر ناہون اور پھیر دیا
اوسکو اولاد فاطمہ علیہا السلام پر پس عمل سے ان ائمہ معصومین اہلبیت کے معلوم ہوا کہ
ترکہ آنحضرت مین میراث نہین جاری ہی اور ورثہ کی آیتین حدیث مذکور سے مخصوص ہوگئین
اب رہی وہ بات شیعہ کی کہ وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاؤُدَ دال ہی اسبات پر کہ انبیا بھی ایک دوسرے کے
وارث ہوتے ہین لیکن مخالف اس حدیث قطعی کے ہی جو معصومین کی روایت سے
ثابت ہوئی ہی پس اس اشکال کے حل کرنے مین بھی معصوم ہی کے قول کیطرف رجوع کرتا ہون
اور کتب شیعہ کی طرف التجا لیے جاتا ہون رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ سُلَیْمَانَ وَرِثَ
دَاؤُدَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا وَرِثَ سُلَیْمَانَ ترجمہ کلینی نے ابی عبد اللہ سے روایت کی کہ
بیشک سلیمان داؤد کے وارث ہوے اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان علیہ السلام
کے وارث ہوے پس معلوم ہوا کہ یہ وراثت علم اور نبوت اور کمالات نفسانی کی ہی نہ
وراثت مال متروکہ کی اور قرینہ عقلی بھی مطابق قول معصوم کے اسی پر دلالت کرتا ہی اسواسطے
کہ باجماع اہل تاریخ حضرت داؤد علیہ السلام اونیس صاحبزادے رکھتے تھے پس وہ بھی
وارث ہوتے تھے حالانکہ حق تعالے نے اس ورثہ کو مخصوص حضرت سلیمانؑ کے ساتھ
فرمایا پس معلوم ہوا کہ وہ وراثت جسکا ذکر آیت مین ہی یہی وراثت علم اور نبوت تھی اسواسطے
کہ حضرت سلیمانؑ کے دوسرے بھائیون کو اسمین سے کچھ حاصل نہ تھا اور جس حالت مین یہ
بات ثابت اور ظاہر ہو چکی کہ ہر بیٹا پدر کی میراث لیتا ہی پھر اوس سے آگاہی کرنا لغو محض ہوگا
اور کلام الٰہی مشتمل بلغو ہرگز نہین ہوسکتا ہی اور یہ بات بھی سمجھنا چاہیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی کیا بزرگی ثابت ہوئی ایسی چیز مین شریک فرمانے سے جسمین تمام عالم شریک ہی یعنی
وراثت مالی مین دوسرے یہ کہ کلام آیندہ صاف دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ بیان وراثت
سے مراد وراثت علم اور نبوت ہی جیسا کہ فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ
ترجمہ کہا سلیمان علیہ السلام نے اے لوگو ہمکو جانورون کی گفتگو سکھلائی گئی ہی اور اگر شیعہ

نہین کہ وراثت کا لفظ علم مین مجاز ہی اور مال مین حقیقت پس پھیرنا لفظ کا حقیقت سے مجاز کیطرف بے ضرورت کیون جائز ہوگا تو کہونگا مین بضرورت محافظت قول معصوم کے جھوٹ سے اور یہ بات بھی مین تسلیم نہین کرتا ہون کہ لفظ وراثت کے معنی حقیقی مال ہی کے ہین بلکہ یہ تخصیص عرف فقہا مین بسبب غلبۂ استعمال کے ہوئی ہی مثل ومنقولات عرفیہ کے اور امر محقق یہ ہی کہ اطلاق اوسکا وراثت علم اور منصب سب ہی پر صحیح ہی اور اگر ہم تسلیم بھی کرلیوین کہ مجاز ہی لیکن مجاز معروف اور مشہور ہی خاصکر استعمال قرآنیہ مین کہ ہم پایہ حقیقت ہو رہا ہی جیسا کہ فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتَابَ ترجمہ پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو جو مقبول ہمارے ہین ہمارے بندون سے پھر جانشین ہوے پیچھے اونکے ناخلف کہ وارث ہوے کتاب کے آپ ہی یہ دوسری آیت جسکو شیعہ وراثت مالی کی دلیل لاتے ہین یعنی يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ترجمہ میراث لیوے مجھسے اور میراث لیوے اولاد یعقوب سے پس بداہت عقلیہ سے اس جگہ وراثت منصب مراد ہی فقط اسواسطے کہ اگر لفظ ال یعقوب سے نفس ذات یعقوب علیہ السلام مراد ہی بطریق مجاز تو لازم آویگی یہ بات کہ حضرت یعقوب کا مال اونکے زمانہ سے حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانہ تک کہ دو ہزار سال سے زیادہ گذر گئے تھے باقی تھا بے تقسیم ہوا اور تقسیم کی بعد وفات حضرت زکریاؑ ہوکر حضرت یحییٰؑ کا حصہ حضرت یحییٰؑ کو پہونچتا اور یہ مغالطہ سخت ہی اسواسطے کہ اگر قبل وفات حضرت زکریا کے تقسیم ہوگیا ہوتا تو وہ مال حضرت زکریاؑ کا مال ہوتا اور يَرِثُنِيْ مین داخل ہوتا اور اگر مراد آل یعقوب سے اولاد یعقوبؑ ہووے تو لازم ہوگا کہ حضرت یحییٰؑ وارث جمیع بنی اسرائیل کے ہونگے زندے ہون خواہ مردے اور یہ مغالطہ زیادہ سخت اور فحش ہی پہلے مغالطہ سے پس اس آیت کو اس مقام مین لانا کمال خوش فہمی اس فرقہ کے علما کی ہی اور یہ بات بھی ہی کہ حضرت زکریا نے دو لفظ فرمائے

وَّ لِيًّا يَّرِثُنِيْ پس جناب الٰہی سے ایسا ولی طلب کیا جو موصوف بہ صفت وراثت تھا پس اس بنا پر اگر وراثت سے مراد کسی علم خاص کی ہو گی تو یہ صفت محض لغو ہو جاوے گی اور اوسکی ذکر مین کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ یہ بات تو ظاہر ہی کہ تمام شریعتون مین لڑکا باپ کا وارث ہوتا ہی اور ولی کے لفظ سے وراثت مال بے تکلف سمجھی جاتی ہی اور یہ بات بھی جان لینا چاہیے کہ انبیاے کرام کے نفوس مقدسہ اس عالم بے ثبات کے تعلقات سے بالکل علیحدگی اختیار کرکے ذات حق جل علا سے تعلق پیدا کرتے ہین اور ساری متاع دنیوی اونکی نظر مین ایک جو کے برابر بھی نہین ہوتی ہی خاصکر حضرت زکریا علیہ السلام کہ جو قطع تعلق دنیاوی مین ضرب المثل ہین پھر اونکی نسبت یہ بات محالات سے ہی کہ وراثت مال اور متاع کا اندیشہ کرین اور اس دنیاے فانی سے اظہار کلفت اور اندوہ و ملال اور خوف کا جناب باری مین کرین کہ یہ بات صریح دلالت کرتی ہی کمال محبت دنیاوی پر **اعتراض دوم اہل شیعہ کا** ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک نہ دیا حالانکہ پیغمبر نے وہ فاطمہ کو ہبہ کر دیا تھا اور فاطمہ کا دعوی بھی نہ سنا اور گواہ و شاہد طلب کیے اور جسوقت حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ اور ام ایمن کو گواہی مین پیش کیا تو اونکی شہادت کو اس بنا پر رد کر دیا کہ ایک مرد اور ایک عورت شہادت مین کافی نہین ہی بلکہ ایک عورت دوسری ہونا چاہیے اوسوقت فاطمہ علیہا السلام غضب مین آگئین اور ابوبکر سے ترک کلام کر دیا حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا ہی مَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ ترجمہ جو شخص فاطمہ کو غضب مین لایا مجکو غضب مین لایا **جواب** قبل جواب اس اعتراض کے بنا اور وجہ اس اعتراض کی معلوم کر لینا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ شیعہ نے پہلے مرتبہ مطاعن حضرت ابوبکرؓ مین منع میراث کو لکھا پھر جسوقت ائمہ معصومین کے عمل اور روایات سے عدم توریث پیغمبر کو اپنے نزدیک شیعہ ثابت کر دیا اوسوقت اس دعوی سے شرمندہ ہو کر دوسرا دعوی گڑھا چنانچہ بھی مذکور ہوا الغرض اوسکا جواب بھی لیتے ہین اور کہتے ہین حضرت فاطمہ زہرا

رضی اللہ تعالے عنہا کا دعوی ہبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرنا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اور ام ایمن یا حسنین کا علی اختلاف الروایات شہادت دینا اہل سنت کی کتابون مین
اصلا موجود نہین ہے بلکہ محض ایک فتراہی تحملہ او مفتریات شیعہ کے پس اس بحث کو
مقام الزام اہل سنت مین لانا اور جواب طلب کرنا کمال حماقت ہے بلکہ کتب اہل سنت مین
اسکے برخلاف موجود ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین ابوداؤد کی روایت مغیرہ سے موجود ہے
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے باغ فدک تھا پس
آپکی عادت شریف تھی کہ اوسکی آمدنی سے بنی ہاشم کے لڑکونپر خرچ کرتے تھے اور اونکی بیوہ
عورتونکا نکاح کرتے تھے اور بیشک حضرت فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
باغ فدک کا سوال کیا لیکن آپ نے قبول نہین فرمایا یہانتک کہ آنحضرت کا انتقال ہوگیا
اور وہ اوسی حالت پر رہا پھر جسوقت ابوبکر اوسکے والی ہوے انھون نے بھی اوسمین مثل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کیا یہانتک کہ اونکا انتقال بھی ہوگیا پھر جسوقت عمر
بن الخطاب والی ہوے انھون نے بھی مثل اپنے دونون صاحبون کے عمل کیا یہانتک
کہ رحلت فرمائی بعد اونکے مروان نے اوسکو بطور جاگیر کے لے لیا پھر پہونچا وہ فدک
عمر بن عبد العزیز تک اوسوقت کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ نہ لونگا مین اوس چیز کو جسکو
نہین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو اور مین تم لوگون کو اس بات پر
گواہ کرتا ہون کہ پھیر دیا مین نے اسکو اوس طریق پر جسپر تھا سابق مین یعنے زمانہ رسول اللہ
اور ابوبکر و عمر مین انتہی پس جس حالت مین کہ وقوع ہبہ متحقق نہوا اوس وقت
دعوی کرنا اور شہادت لانا ایسے لوگونکا جو شیعہ کے نزدیک معصوم اور ہمارے نزدیک
محفوظ مین محال اور ناممکن ہے جواب ثانی اہل شیعہ کے کہنے سے ہمنے اس
روایت کو قبول کیا لیکن یہ مسئلہ متفق علیہ شیعہ اور سنی کا ہے کہ ہبہ کی ہوئی شئی تاوقتیکہ
جسکو دیدی گئی ہے وہ اوسکے تصرف اور قبضہ مین نہ آجاوے اوسکی ملک نہین ہوتی ہے

اور فدک کی نسبت اجماعی طور پر ثابت ہی کہ تا حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ مین نہ آیا تھا بلکہ آنحضرت ہی کے دست مبارک مین تھا اور آپ مالکانہ طور پر اوسمین تصرف فرماتے تھے اس صورت مین ابوبکرؓ نے فاطمہ کی دعوی ہبہ مین تکذیب نہین بلکہ تصدیق کی لیکن مسئلہ فقہ کو بیان کیا کہ صرف ہبہ ہو جانے سے ملکیت نہین ہوتی ہی تاوقتیکہ قبضہ ثابت نہو اور اس صورت مین گواہ اور شاہد طلب کرنیکی کچھ حاجت نہ تھی اور اگر بالغرض والتقدیر حضرت علی اور ام ایمن نے صرف بطور خبر دینیکے ہبہ کا اظہار فرمایا ہو تو اس بات کو گواہی کا رد کرنا کہدینا کمال جہالت ہی بلکہ اس مقام پر عدم حکم ہی ساتھ شہادت ایک مرد اور ایک عورت کے نہ اونکی گواہی کا رد کرنا اور رد شہادت یہ ہی کہ شاہد کو دروغ کے ساتھ متہم کرین اور دروغ گو سمجھین اور شاہد کی تصدیق دوسری چیز ہی اور حکم کرنا شہادت کے موافق اور ہی ہی تو جو شخص ان دونون کے درمیان مین فرق نکرے اور عدم حکم کو شاہد کی تکذیب مدعی کے ساتھ سمجھے وہ شخص اہل علم کے نزدیک خطاب کے لائق نہین رہتا ہی اور شرعی مسئلہ جو نص قرآنی سے ثابت ہی وہ یہی ہی کہ جب تک ایک مرد اور دو عورتین گواہی مین نہ ہون شہادت کا حکم نہین ہوسکتا ہی پس ابوبکرؓ اس مقدمہ مین حکم نہ کرنے سے شریعت کی طرف سے مجبور تھے اور شیعہ کا یہ قول کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ پس کمال نادانی و کم فہمی ہی لغت عرب کے ساتھ اسواسطے کہ اغضاب یہ ہی کہ کوئی شخص اپنے قول یا فعل سے کسی شخص کو غصہ مین لانیکا ارادہ کرے لہذا خوب ظاہر ہی کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت فاطمہؓ کے غضب مین لانے اور ایذا دینے کا ہرگز قصد اور ارادہ نہین رکھتے تھے اور بارہا بطور عذر کے حضرت فاطمہؓ سے کہتے تھے کہ وَاللّٰهِ يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ ترجمہ قسم خدا کی اے بیٹی رسول اللہ کی تحقیق قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ دوست ہی مجکو ساتھ صلہ کرنیکے بہ نسبت قرابت سے انتہی پس جس حالت مین اغضاب حضرت ابوبکر کی جانب

سے ثابت اور تحقیق نہوا تو پھر وعید مذکور مین کیونکر داخل ہو سکتے ہیں اگرچہ حضرت زہرا مقتضائے
بشری غضب مین آگئی ہون لیکن جبکہ وعید اغضاب کے لفظ سے وارد ہے نہ غضب کے لفظ سے
پھر ابوبکر کو اس سے کیا خوف ہے اور اگر ان الفاظ کے ساتھ وعید واقع ہوتی کہ مَنْ غَضِبَتْ
عَلَيْهِ غَضِبْتُ عَلَيْهِ ترجمہ جس پر فاطمہ غضبناک ہوگی اوسپر مین غضبناک ہونگا تو
البتہ ابوبکرؓ کو خوف تھا اور اگر یہی بات ہے جیسا تم سمجھے ہو تو غضب کرنا حضرت زہرا کا حضرت
علی پر امور خانگی مین بارہا واقع ہوا ہے منجملہ اونکے ایک وہ وقت تھا جبکہ حضرت علیؓ نے ابی جہل
کی لڑکی سے اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا اور حضرت زہراؓ روتی ہوئین باپ کے سامنے گئین
اور منجملہ اونکے ایک مرتبہ حضرت علیؓ حضرت زہرا سے رنجیدہ ہوکر مکان سے چلے گئے اور
مسجد مین جاکر زمین بے فرش پر سو رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر پاکر حضرت فاطمہ کے
پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا کہ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے عرض کیا
غَاضَبَنِي فَخَرَجَ وَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي ترجمہ رنجش کی میرے ساتھ پھر باہر چلے گئے اور قیلولہ
بھی میرے پاس نہین کیا اور یہ دونون روایتین متفق علیہ اور صحیح ہین اور دوسری دلیل بہت
واضح اور روشن یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بحکم بشریت حضرت ہارون پر جو برادر کلان
آپ کے اور نبی مقرب خدا تھے غضب کیا یہانتک کہ سر اور داڑھی پکڑی اور کھینچا اور اس بات کا
یقین ہے کہ حضرت ہارونؑ نے غضب مین لانیکا ارادہ نہین کیا تھا اسواسطے کہ نبی کا غضب مین
لانا کفر ہے لیکن حضرت موسی علیہ السلام کا غضب مین آنا اسمین کچھ شک بھی نہین ہے پس اگر
ایسے معاملات اغضاب مین داخل ہووینگے تو ضرور ہے کہ اوسوقت حضرت ہارون متصف
بکفر ہوگئے اور اللہ تعالے کی پناہ طلب کرتا ہون مین ایسے اعتقادات فاسدہ سے جواب
دوسرا ان کا یہ ہے کہ حضرت زہراؓ بسبب نہ ملنے میراث اور نہ سننے جانے دعوی ہبہ کے
غضب مین آئین اور بات کرنا ترک کردیا لیکن طرفین کی روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت
ابوبکرؓ پر یہ بات شاق گذری اوسوقت آپ حضرت فاطمہؓ کے مکان پر گئے اور حضرت علیؓ کو

شفیع گردانکر حضرت زہراؓ کو راضی اور خوشنود کیا انتہی مولف رسالہ ہذا عرض کرتا ہے کہ متعلق
اس جواب کے جو کچھ نظائر طرفین سے ہیں اونکو قبل از اعتراضات کے مقدمہ محبت اہلبیت
اور حضرت فاطمہؓ میں حضرت ابو بکرؓ کی جانب سے مع عبارت فارسی تحفہ اثنا عشریہ کے
لکھ چکا ہوں حاجت تکرار کی نہیں ہے اعتراض سوم اہل شیعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی وصیت کی تھی اور ابو بکرؓ نے اونکو فدک میں تصرف
نہیں دیا پس یہ خلاف پیغمبر کی وصیت کے کیا جواب قبل تحریر جواب کے وجہ اس
اعتراض سوم کی بھی معلوم کر لینا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ جب علماے شیعہ نے دیکھا کہ ہبہ بغیر
قبض کے ملکیت نہیں ہوتی ہے پھر حضرت زہرا کیوں غضب میں آئیں اور ابو بکر کی کیا تقصیر
ہے انتہی اس مقام پر شاہ صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے کہ علماے مذکورین شیعہ فرقہ
مجبور ہو کر ہمارے زمانے میں اوس دعوے سے انتقال کر کے بدوا امر دعوی مذکورہ جسکا
جواب لکھا جاتا ہے اختراع کیا پس جواب اسکا چند وجہ پر ہے اول تو یہ کہ دعوی وصیت کرنا
حضرت زہرا کا پیغمبر ثبوت اوس دعوے کا اسکی شہادت کتب معتبرہ اہل سنت یا شیعہ سے
پہونچانا چاہیے بعد اسکے جواب طلب کرنا چاہیے دوم یہ کہ وصیت شیعہ اور سنی کے اجماع
سے میراث کی بہن ہے پس جس حال میں میراث جاری نہ ہوتی ہو وصیت کیونکر جاری ہوگی
اسواسطے کہ وصیت اور میراث دونوں کا منتقل ہونا موت کے بعد ہوتا ہے اور انبیا علیہم السلام
موت کے بعد کسی چیز کے مالک نہیں رہتے ہیں بلکہ انکا مال خدا کا مال ہو جاتا ہے اور
بیت المال میں داخل ہوتا ہے اور حدیث میں ہے کہ ان الانبیاء لا یملکون مع اللّٰہ
شیئا ترجمہ انبیا نہیں رکھتے ہیں اپنی ملک کو سواے خداے تعالے کے کچھ چیز
کہ انکے قبضے میں آتی ہے اوسکو عاریت خدا جانتے ہیں اور اوسکے ساتھ فائدہ مند ہوتے
ہیں اور اسیواسطے زکوۃ انپر واجب نہیں ہوتی ہے اور نہ اوالے قرضہ انکے ترکے سے
واجب ہوتا ہے اور عاریت کے مال میں بداہتہً وصیت کرنا اور میراث دینا متصور نہیں ہے پھر

جسوقت عدم وراثت انبیا کے مال مین ائمہ معصومین کی روایت سے قطعی طور پر ثابت
ہوگئی تو نہ جاری ہونا وصیت کا بطریق اولیٰ ثبوت کو پہونچگیا اسواسطے کہ وراثت
مراتب مین وصیت سے اقوی ہی اور وصیت مراتب مین وراثت سے اضعف ہی
سوم یہ کہ وصیت کسی شخص کے واسطے خاصکر اوسوقت درست ہو سکتی ہے کہ قبل
اس وصیت کرنے کے کوئی قول وصیت کرنے والے کا مخالف وصیت کے نہ واقع ہوا ہو
اور اس مقام پر لفظ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ کو اپنا عمل درآمد کرکے رحلت فرمائی ہی پس
جمیع ترکہ پیغمبر صلعم کا وقف فی سبیل اللہ ہوگیا گنجایش وصیت کی نرہی چہارم یہ کہ اگر بالفرض
وصیت کا وقوع ہوا لیکن حضرت ابوبکرؓ کو اوسپر اطلاع نہ ہوئی اور اونکے نزدیک گواہون کی
جانب سے ثبوت نہ پہونچا آپ معذور ہین مگر حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی خلافت
مین کیا عذر درپیش ہوا جو اوس وصیت کو جاری نفرمایا اور حسب دستور سابق فقرا
اور مساکین اور مسافرین پر مال فدک کو تقسیم کرتے رہے اگر یہ کہو کہ اپنا حصہ خدا کی راہ مین
صرف کرتے تھے تو حسنینؓ اور اونکی بہنون کو کیون اونکی مان کی میراث سے محروم کیا
انتہی شیعون نے اس بات کے چار جواب دیے ہین وہ چارون مع اون خلل کے جو اونمین
واقع ہین لکھے جاتے ہین اول یہ کہ اہلبیتؑ غصبی چیز کو واپس نہین لیتے ہین جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مکان مغصوب جو مکہ مکرمہ مین تھا بعد فتح
مکہ کے غاصب سے نہین لیا انتہی اس جواب مین یہ خلل ہی کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے
عہد مین باغ فدک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو دیدیا اور آپ نے قبول کرلیا اور آپ کے
قبضہ مین رہا پھر خلفاے عباسیہ اوسپر متصرف اور قابض ہوے یہانتک کہ سنہ [illegible] مین
مامون عباسی نے اپنے عامل قثم ابن جعفر کو لکھا کہ باغ فدک اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہم کو
دیدے اوسوقت امام رضاؑ نے اوسکو لے لیا پھر متوکل عباسی اوسپر قابض ہوے بعد
اونکے معتضد نے اوسکو پھیر دیا پھر مکتفی متصرف ہوے پھر مقتدر نے اوسکو رد کیا جیسا

قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین مین تفصیلاً ذکر کیا ہی پس اگر اہلبیت انکے قول کے موافق
مال مغصوب کو نہین لیتے ہین تو ان حضرات نے کیون لیا اور حضرت امیر المومنین نے بھی
خلافت مغصوبہ کو بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے کیون قبول کیا اور حضرت امام حسینؑ
خلافت مغصوبہ کے یزید پلید سے کیون خواہان ہوے **دوسرا جواب جو شیعون نے**
دیا ہی یہ ہی کہ حضرت امیرؓ نے باقتداے حضرت فاطمہؓ فدک سے فائدہ نہین اوٹھایا اور اس
جواب مین سرتاپا خلل ہی اسلیے کہ بعض امامون نے جو فدک کو لے لیا اور اوس سے فائدہ اوٹھایا
اونھون نے حضرت فاطمہ کی پیروی اور اقتدا کیون نہین کی اور یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیے
کہ یہ اقتدا فرض تھی یا نفل پس اگر فرض تھی تو دوسرے امامون نے کیون ترک فرض فرمایا
اور اگر فرض نہ تھی تو حضرت امیرؓ نے کیون نفل کے واسطے فرض کو ترک کیا کہ حقدار کو حق نہ
پہونچایا اور یہ بات تو سمجھنا چاہیے کہ کسیکی اقتدا افعال اختیاریہ مین کیجاتی ہی یا اضطراریہ
مین پس اگر حضرت زہراؓ بسبب کسیکے ظلم اور ستم کے فدک سے فائدہ نہ اوٹھا سکین
تو وہ مجبور تھین لیکن حالت مظلومیت جو عبارت ہی سراسر مجبوری اور ناچاری سے اوسمین
اقتدا کرنے کے کیا معنی ہین اور اگر اقتدا بھی کی تھی تو خود جناب میرؓ فائدہ نہ اوٹھاتے لیکن
حسنینؑ کو کیون میراث سے محروم کیا **تیسرا جواب** جو شیعون نے دیا ہی وہ یہ ہی کہ
شہادت حضرت امیر کی واسطے آگاہی لوگون کے تھی کہ حضرت امیرؓ نے اپنے نفع کے واسطے
نہین دی بلکہ حسبۃً للہ دی اور اس جواب مین بھی کئی خلل ہین **اول** یہ کہ جو لوگ کہ
گمان فاسد اس مقدمہ مین حضرت امیرؓ کی جناب مین رکھتے ہونگے وہ وہی ہونگے جنھون نے
انکی شہادت کو مقدمہ ہبہ یا وصیت مین رد کیا ہوگا اور وہ لوگ زمانہ خلافت امیر المومنین مین
انتقال کر گئے تھے پس حضرت امیرؓ کے نہ لینے سے اپنی خلافت مین کسطور پر اس معنی کو
وہ لوگ جان سکتے ہین **خلل دوم** یہ ہی کہ جسوقت حضرت امیرؓ کی بعض اولاد نے
اُسکو لیا تو ضرور ہی کہ نواصب اور خوارج کو وہم ہوا ہوگا کہ شہادت حضرت امیرؓ کی اپنی اولاد

کے نفع رسانی کے واسطے تھی بلکہ زمین اور املاک و باغ مین اولاد کا نفع اپنے نفع سے بیشتر
مد نظر ہوتا ہے پس چاہیے تھا کہ اپنی اولاد کو بھی وصیت فرما دیتے کہ ہرگز اسکا لینا قبول نکرین
تاکہ میری شہادت مین خلل نہ آوے اور یہ بات بھی ہے کہ آپکی اولاد کو دو امر مانع فدک کے
لینے کے ہونا چاہیے تھے ایک اقتدا حضرت زہراؓ کی دوسری اقتدا حضرت امیرؓ کی چوتھا
جواب شیعہ کی طرف سے یہ ہے کہ یہ سب باتین تقیہ کے طور پر ہوئین اور اس
جواب مین یہ خلل ہے کہ جسوقت امام خروج فرماوے اور جنگ و قتال پر آمادہ ہو تو اسکو
تقیہ کرنا حرام ہو جاتا ہے اور یہی مذہب جمیع امامیہ کا ہے اور اسیوجہ سے حضرت امام حسینؓ نے
تقیہ نہین کیا اور اپنی جان راہ خدا مین دیدی پس اپنے زمانہ خلافت مین حضرت امیرؓ نے
اگر تقیہ فرمایا تو مرتکب فعل حرام کے ہوے اور اثنا عشریہ کی بنا ہے ایسے عقیدے سے اور قطع نظر
ان تمام مباحث کے کتاب منہج الکرامۃ مین شیخ ابن مطہر حلی نے ایسی بات لکھی ہے
جس سے اوس اشکال کی بیخ و بنیاد کٹ گئی اور اصلا طعن کی جگہ ابوبکر صدیقؓ پر نہ رہی
وَهُوَ اَنَّهُ لَمَّا وَعَظَتْ فَاطِمَةُ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ فَدَكٍ كَتَبَ لَهَا كِتَابًا وَرَدَّهَا
عَلَيْهَا ترجمہ اوردو یہ ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو مقدمہ فدک مین
نصیحت کی تو حضرت ابوبکرؓ نے اونکو لکھدیا ایک نوشتہ اور پھیر دیا فدک اونکے تئین
پس بتقدیر صحت اس روایت پر جو دعوی کہ ابوبکرؓ کے ذمہ تھا میراث کا ہو خواہ وصیت
وہ ساقط ہو گیا اور شیعوں کو کسی دعوے کے ساتھ گفتگو کی جگہ باقی نرہی شبہہ
مقدمہ فدک و میراث وغیرہ مین دو شبہہ شیعہ و سنی کے دل مین اکثر گذرتے ہین
اول یہ کہ جسقدر دعوے میراث و ہبہ مین حضرت زہراؓ سے واقع ہوے اور ابوبکرؓ
کے نزدیک وہ ثبوت کو نہ پہونچے پس اگر حضرت زہراؓ کی مرضی مبارک فدک کے لینے
کی تھی تو ابوبکرؓ نے کیون انکار کیا اور دے نہ دیا تاکہ یہ گفتگو و رنج آمیز درمیان مین
نہ آتی اگرچہ بعد کو صلح اور صفائی ہو گئی رفع اشتباہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو

اس مقدمہ مین بلائے عظیم در پیش تھی اگر رضی مبارک حضرت فاطمہ کو مقدم رکھتے تو دو وجہ سے دین
مین رخنہ عظیم پڑجاتا **اول** یہ کہ بے یقین لوگ گمان کرتے کہ خلیفہ مسلمانون کے امور مین قرابت
اور رعایت اغراض کے ساتھ فیصلے کرتے ہین اور بے ثبوت دعوے کو مان لیتے ہین اور انکا مدعا
انکے حوالے کر دیتے ہین اور دوسرے لوگ جو عوام الناس ہین اونسے دعوے کا ثبوت اور گواہ
خاطر خواہ طلب کرتے ہین اور یہ گمان بد موجب فساد عظیم کا دین مین ہوتا قیامت تک بوجہ
کہ جمیع قضات و حکام اس رسم مستمر العمل کو اپنے کامون کا پیشوا گردانتے اور جا بیجا رعایت اور مروت
اور جانب داری بسبب اس دستاویز کے واقع ہوتی **دوم** یہ کہ جس صورت مین یہ زمین حضرت
زہرا کو بطریق ملکیت دیدیتے اور حال یہ ہی کہ وارث کی ملک حقیقۃً مورث کی ملک ہوتی ہی
اسواسطے کہ خلافت اور نیابت اوسیکی ہی پس اس مین کا اعادہ خاندان رسول مین لازم
آتا جو صدقہ رسول تھا بموجب ما ترکناہ صدقۃ کے حالانکہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ **ترجمہ**
پھیر لینے والا اپنے صدقہ کا مثل کتے کے ہی کہ قے کرتا ہی پھر اوسکو نگل لیتا ہی پس یہ حرکت عظیم
حضرت ابوبکرؓ سے ممکن نہ تھی اور اسکے ہمراہ بھی دو وجہین دینی اور دنیاوی تھین وہ یہ کہ جب
فدک حضرت فاطمہؓ کو دیدیا جاتا تو حضرت عباسؓ اور ازواج مطہرات بھی زبان طلب کشادہ
کرکے اسی قسم کی زمینین اور گاؤن طلب کرتے اور ابوبکرؓ کے کام کو تنگ کر دیتے اور اگر ابوبکرؓ
ان مصالح کی رعایت کرکے انکو مقدم کرتے تو حضرت فاطمہؓ آزردہ ہوتین پس ناچار بحکم حدیث
نبوی کہ المؤمن اذا ابتلی ببلیتین اختار اھونھما ترجمہ جسوقت مومن دو بلاؤن مین
مبتلا ہوے تو اوسکی آسان کو اختیار کرلیوے پس ابوبکرؓ نے اسی شق کو اختیار کرلیا اسواسطے
کہ اسکا تدارک ممکن تھا جیسا کہ واقع ہوا اور تدارک دوسری شق کا ممکن نہ تھا اور باعث تھا فساد عام کا دین مین

شبہہ دوم جسوقت کہ درمیان ابوبکر اور حضرت فاطمہؓ کے اس مقدمہ مین صفائی اور صلح اور رفع کدورت
بخوبی ہو گئی جیسا کہ روایت شیعہ اور سنی سے ثبوت کو پہونچا پھر کیا باعث ہوا کہ حضرت زہرا آنحضرت

ابوبکرؓ کی رد اتارا اپنے جنازے پر آنے کی نہ ہوئین اور حضرت امیرؓ نے راتا مبوجب وصیت کے
آپکو دفن کر دیا رفع شبہہ یہ ہے کہ یہ وصیت حضرت زہراؓ کی بسبب کمال پردہ اور شرم اور حجاب کے
تھی جیسا کہ روایت صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت زہراؓ نے مرض موت مین فرمایا کہ شرم آتی ہے مجکو
کہ میرے تئین بعد مرنے کے مردون کے سامنے لاوین اور اون عورتون کی عادت تھی کہ
عورتون کو بے پردہ کر کے مردون کے طور پر باہر لاتی تھین اسمار بنت عمیس نے کہا کہ مین نے
حبشہ مین دیکھا ہے کہ خرمے کی شاخون سے گہوارہ کجاوے کی مثل بناتے ہین حضرت زہراؓ نے
فرمایا کہ میرے سامنے بنا کر مجکو دکھلاؤ اسمار نے اوسکو بنا کر آپکو دکھلا دیا آپ بہت خوش
ہوئین اور ہنسین حالانکہ وقت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے آپکو ہنستے
ہوے نہ دیکھا تھا پھر اسمار کو وصیت کی کہ بعد مرنے کے تم مجکو غسل دینا اور علیؓ تمہارے شریک
ہون اور دوسرا کوئی نہ ہووے پس اسیوجہ سے حضرت امیرؓ نے کسیکو آپ کے جنازہ پر نہین
طلب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عباسؓ نے چند اہل بیت کے ساتھ نماز پڑھکر رات
ہی کو دفن کیا اور بعض روایتون مین آیا ہے کہ دوسرے روز ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور
دوسرے اصحاب جسوقت حضرت علیؓ کے یہان تعزیت کے واسطے آئے تو اونھون نے شکایت
کی کہ کسواسطے آپ نے ہمکو خبر نہ کی کہ فضیلت نماز اور جنازہ کی حضوری حاصل ہوتی علی مرتضیٰؓ
نے فرمایا کہ فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ بعد انتقال کے مجکو رات ہی کے وقت دفن کر دینا تاکہ
نامحرم کی آنکھ میرے جنازہ پر نہ پڑے پس بموجب اس وصیت کے عمل کیا گیا اور یہ روایت مشہور
ہے اور فصل الخطاب مین ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نماز
عشا کے وقت حاضر ہوے اور رحلت حضرت فاطمہؓ کی درمیان مغرب اور عشا کے شب
سہ شنبہ تیسری رمضان المبارک مین بعد چھ مہینے انتقال سرور عالم کے ہوئی اور آپکی عمر انتیس
سال کی تھی اور ابوبکرؓ نے بموجب فرمان حضرت علیؓ پیش امام ہو کر نماز آپکی پڑھی اور چار تکبیرین
کہین اور دلیل عقلی اس بات پر کہ نہ بلانا حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ کو حضرت زہراؓ کے جنازہ پر

اسی جہت سے تھا نہ بنابر کدورت اور ناخوشی کے یہ ہر کہ اگر بسبب کدورت اور ناخوشی کے ہوتا تو اس طور پر ہوتا کہ ابوبکرؓ اونکے اوپر نماز نہ پڑھاوین اور یہ بات خود درست نہین ہی اسواسطے کہ باجماع مورخین شیعہ اور سنی یہ بات ثابت ہی کہ جسوقت حضرت امام حسنؓ کا جنازہ باہر لایا گیا امام حسینؓ نے سعدؓ بن ابی العاص کو جو معاویہؓ کی طرف سے امیر مدینہ تھے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر میرے جد کی سنت یہ ہوتی کہ امام جنازہ امیر کو ہونا چاہیے تو ہرگز مین تمکو پیش امام نکرتا پس معلوم ہوا کہ حضرت زہراؓ نے واسطے نماز پڑھنے ابوبکرؓ کے یہ وصیت نہین فرمائی تھی اور نہین تو حضرت امام حسینؓ خلاف وصیت حضرت زہراؓ کیونکر عمل مین لاتے اور ظاہر ہی کہ سعید بن العاص ہزار مرتبہ ابوبکر سے کمتر تھے لیاقت امامت نماز مین اور ہنوز چھ ماہ گذرے تھے کہ جناب پیغمبر پدر بزرگوار حضرت زہراؓ نے ابوبکرؓ کو پیش نماز جمیع مہاجر اور انصار کا کیا او تاکیداً اس مقدمہ کو سپرد کیا پس کیا احتمال ہی کہ حضرت زہراؓ اس مدت قلیل مین اس واقعہ کو بھول گئی ہونگی انتہی ختم ہوا ترجمہ عبارت تحفہ کا جو متعلق جوابات اعتراضات شیعہ مقدمہ میراث اور فدک کے تھا اور آمدم برسر مطلب یعنی تعظیم اور توقیر اور احسان حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور جمیع اہل بیتؓ مین صحابہ کبار اور نیز بعد صحابہ کے جملہ علما اور ائمہ باصفا مصروف اور سرگرم رہتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی جانفشانی حضرت فاطمہ زہراؓ کی رضامندی مین اہل سنت اور شیعہ کے قول سے ثابت ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی محبت کا حال حسنینؓ رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ باب مناقب فاروق مین ہم لکھ چکے ہین کہ جب آپ مال تقسیم فرماتے تو حضرت حسنینؓ کو اپنی اولاد پر مقدم کرتے اور حضرت ابوبکرؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ یہ برتاؤ تھا کہ ہمیشہ بلحاظ تعظیم رکھتے اور مدام آپکے فضائل بیان کرتے اور دوسرونکو بھی نسبت آپکی محبت اور رعایت اور تعظیم کے بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمیشہ آپکی تعظیم اور توقیر کرتے اور مشورہ لیتے تھے اور تمام عمر یہی کیفیت شیخینؓ کی آپکی ساتھ رہی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ میں اسکا ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے باید دانست کہ ہیچکس از صحابہ در پے

ایذائے حضرت امیر وزہرا نیفتادہ وبا او پرخاش نکردہ بلکہ ہمیشہ تعظیم و توقیر و محبت و نصرت او

نمودہ اند وقتی کہ طلب نصرت از ایشان نمود ومحتاج نصرت شد عبدالرحمن ابن ابزی گوید

شَهِدْنَا صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ فِيْ ثَمَانِمِائَةٍ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَقُتِلَ مِنْهُمْ

ثَلٰثَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُوالشَّهَادَتَيْنِ وَجَمْعٌ

كَثِيْرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَقَدْ ذُكِرَ اَكْثَرُهُمْ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَغَيْرِهٖ اینست حال جمہور

صحابہ آمدیم بر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ایں ہر دو ہمیشہ فضائل امیر را بیان می نمود و مردم را

بر جب تعظیم و توقیر او تاکید میفرمود دار قطنی از شعبی روایت میکند کہ بینا ابوبکر جالس

اِذْ طَلَعَ عَلِيٌّ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى اَعْظَمِ النَّاسِ مَنْزِلَةً وَاَقْرَبِهِمْ

قَرَابَةً وَاَفْضَلِهِمْ حَالًا وَاَكْثَرِهِمْ غَنَاءً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ

اِلٰى هٰذَا الطَّالِعِ و ہمچنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نیز ہمیشہ در تعظیم و توقیر و مشورہ

پرسیدن و صلاح خواستن از حضرت امیر زیادہ تر مبالغہ میفرمود دار قطنی از سعید بن المسیب

روایت کردہ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا يَبْلُغُ شَرَفٌ اِلَّا

بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ انتہی ملخصا و مختصرا ترجمہ جاننا چاہیے کہ کوئی شخص صحابہ

سے در پے ایذا حضرت امیر اور حضرت زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہما کے نہیں ہوا اور آپ کے ساتھ

جھگڑا نہیں کیا بلکہ ہمیشہ تعظیم اور توقیر اور محبت اور مدد آپکی کرتے رہے جس وقت کہ طلب نصرت

ان لوگوں سے کی اور نصرت کی حاجت ہوئی عبدالرحمن ابن ابزی کہتے ہیں کہ حاضر ہوئے ہم صفین

میں حضرت علی کے ساتھ مع آٹھ سو صحابہ کے اول لوگوں سے جنہوں نے بیعت رضوان

کی تھی اور شہید ہوگئے انمیں سے ترسٹھ آدمی اور ان میں سے عمار بن یاسر اور خزیمہ بن ثابت

ذوالشہادتین تھے اور ایک جماعت کثیر مہاجرین اور انصار کی تھی اور تحقیق ذکر کیے گئے اکثر

انکے استیعاب وغیرہ میں یہ حال تھا جمہور صحابہ کا اور حال ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا

یہ تھا کہ ابوبکر ہمیشہ حضرت علیؓ کے فضائل بیان کرتے تھے اور دوسرے لوگونکو آپکی محبت اور تعظیم و توقیر پر تاکید فرماتے تھے اور دارقطنی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک دن ابوبکر بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان ظاہر ہوئے حضرت علیؓ پس جسوقت ابوبکرؓ نے آپکو دیکھا فرمایا جس شخص کو پسند آوے یہ بات کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو لوگون سے زیادہ بزرگ ہے از روے مرتبہ اور قرابت کے اور افضل ہے پیروی کرنے مین آنحضرتؐ کی اور اکثر مردم ہے کاربرآری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پس چاہیے کہ دیکھے طرف اس ظاہر ہونیوالے کے یعنی علیؓ کے اور اسیطرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہمیشہ تعظیم اور توقیر کرتے تھے اور مشورہ اور صلاح لینے مین آپ سے زیادہ تر مبالغہ کرتے تھے اور دارقطنی نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عمر بن خطابؓ نے اے لوگو آگاہ ہو کہ نہین تمام ہوگی بزرگی مگر ساتھ محبت علیؓ بن ابی طالب کے **حکایت** حضرت امام علی رضاؓ جب نیشاپور مین داخل ہوئے اوسوقت آپ خچر پر سوار تھے اور حضرت شقیق بلخیؒ جو اعاظم صوفیہ سے ہین حضرت امام کی جلو مین آگے آگے جاتے تھے اور ایک جماعت کثیر صوفیہ کی اپنی چادرون سے امام کے سر پر سایہ کیے ہوئے تھی اور حافظ ابوزرعہ رازیؒ اور محمد بن اسلم طوسی مع جمیع طلبا کے مدرسون سے واسطے زیارت امام ہمام کے باہر آئے اور شہر مین شہرہ امام کی آمد کا ہوا اوسوقت محدثین اہل سنت نے آپکی جناب مین عرض کی کہ اگر آپ دو ایک حدیث بسند اپنے آباے کرام کے روایت فرماوین تو کمال احسان ہوگا تب حضرت امام علی رضاؓ نے بسند اہلبیت کرام و آباے عظام اپنے کے یہ حدیث پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ ترجمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جسنے اسکو کہا میرے قلعہ مین داخل ہوا اور جو میرے قلعہ مین داخل ہوا امن مین ہوا میرے عذاب سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جب اس سند اہلبیت کو ذکر کرتے فرماتے کو قُرِئَ هٰذَا عَلٰى مَجْنُوْنٍ لَاَفَاقَ اَوْ عَلٰى مَرِيْضٍ لَبَرِئَ ترجمہ اگر پڑھی جاے یہ سند کسی مجنون کے اوپر تو وہ ہوش مین آجاوے اور اگر پڑھی جاوے

کسی مریض پر البتہ صحت پادے یعنی بسبب اسکی برکت کے امام فخر الدین رازیؒ نے لکھا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے اہل بیت رسالت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ امرمین مساوی
گردانا ایک درود بھیجنے مین حضرت پر تشہد مین دوم سلام مین سوم طہارت مین چہارم
تحریم صدقہ مین پنجم وجوب محبت مین انتہی **حکایت** ایکبار حضرت عبد اللہ بن امام
حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہما عمر بن عبد العزیز کے پاس کسی کام کو گئے تو اونھون نے کہا کہ
آپکو جب کوئی ضرورت ہوا کرے تو مجکو بلوالیا کیجیے مین حاضر ہوا کرونگا کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ
سے شرم آتی ہے کہ وہ آپکو میرے دروازے پر کھڑا دیکھے انتہی اس حکایت سے کمال
اہتمام عظمت اہل بیت کا صحابہ اور تابعین وغیرہم سے ثبوت ہوا **حکایت** ایکبار
دختر حضرت اسامہ بن زید عمر بن عبد العزیز کے پاس گئین آپ نے اونکو اپنی جگہہ پر بٹھالیا
اور خود اونکے سامنے بیٹھے اور جو کچھ اونکی حاجت تھی پوری کردی سبحان اللہ یہ اہتمام
تعظیم تھا ان بزرگوار اونکا ساتھ دختر مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر کیا
خیال ہوسکتا ہے آپکی اولاد اور ذریت کے ساتھ یعنی اونکی کیا کچھ تعظیم کرتے ہونگے
حکایت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ کابس بن ربیعہ مشابہ
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسوقت سے جب کبھی وہ آتے تو حضرت
معاویہؓ اپنے تخت سے اوتر کر اونکی پیشوائی کرتے اور درمیان آنکھون کے بوسہ دیتے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت آپکی ماہ رمضان ۳ سنہ ہجری مین ہوئی وقت پیدایش رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ مین ڈالا اور دعا کی کہ یا اللہ مین تیری پناہ
مین دیتا ہون اوسکو اور اوسکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور ساتوین روز دریافت
فرمایا کہ اسکا کیا نام رکھا ہے عرض کیا گیا حرب فرمایا نہین بلکہ حسن رکھو ترمذی مین
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسنؓ کا عقیقہ

کیا اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ اسکا سر منڈا کر ہم وزن بالون کے چاندی صدقہ کرو اور وزن اوسکا
ایک درہم یا کچھ کم تھا اور ایک روایت مین ہی کہ آپکا ختنہ بھی ساتوین دن ہوا آپ کمال سخی تھے
رسالہ تشریف البشر مین کتاب حیاۃ الحیوان سے منقول ہی کہ امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے تین بار
اپنا سارا مال فی سبیل اللہ خرچ کردیا آپ کے مناقب مین شیخین نے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کی ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ کو دوش
مبارک پر چڑھاے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی ای اللہ میرے
مین اسکو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ اور بخاری شریف مین ہی کہ حدیث ابی بکرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن
بن علیؓ آپ کے پہلو مین تھے اوسوقت آنحضرتؐ کبھی لوگون کی جانب اور کبھی امام حسن
کی طرف نظر کرتے تھے اور فرمایا آپ نے اِنَّ اِبۡنِیۡ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنۡ یُّصۡلِحَ بِہٖ
بَیۡنَ فِئَتَیۡنِ عَظِیۡمَتَیۡنِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ترجمہ بیشک لڑکا میرا سردار ہی اور شاید کہ اللہ
تعالے بسبب اسکے صلح کرادیگا درمیان دو بڑے گروہ مسلمانون کے **ف** بعد شہادت
حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ اہل عراق نے حضرت امام حسنؓ سے بیعت کی اور آپ کو ملک
شام کے لینے پر آمادہ کرکے شام کی طرف روانہ ہوے اور اوسطرف سے حضرت معاویہؓ
روانہ ہوے جسوقت دونو لشکر مقابل ہوے تو امام حسنؓ کو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے پر
نہ غالب ہوگا یہانتک کہ ایک جماعت عظیم مقتول ہوگی پس اوسوقت بخیال قتل اہل اسلام
آپ نے حضرت معاویہؓ سے چند عہد اور مواثیق کے ساتھ صلح کرلی اور قول آنحضرتؐ کی تصدیق
ہوئی اور ترمذی مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی حدیث اَلۡحَسَنُ وَالۡحُسَیۡنُ
سَیِّدَا شَبَابِ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ
جوانان اہل جنت کے سردار ہین **ف** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے
معنی پوچھے گئے فرمایا یہ دونون صاحبزادے اگرچہ سن رسیدہ ہوکر انتقال کرین لیکن چونکہ

جوان ہوا اور جنتی ہوا یہ اوسکے سردار ہین او رسب اہل جنت ۳۳ سالہ ہونگے اور یہ لازم نہین کہ سردار بھی ہم سن قوم کا ہوا انتہی اور بعض نے فرمایا کہ انبیا علیہم السلام اور خلفاء راشدین اس حدیث سے مستثنیٰ ہین **حدیث** بخاری اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنۡ یُّحِبُّہٗ ترجمہ ای اللہ مین حسن کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی اوسکو دوست رکھ اور دوست رکھ اوسکو جو اوسکو دوست رکھے **ف** یہ حدیث میان حسن کے لیے مژدہ جان بخش ہے یعنی جو شخص امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور رسول دوست رکھینگے انتہی جناب امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بہت سے کلمات نصیحت آمیز فرمائے ہین جنسے سننے والون کا دل نرم ہوتا ہی اور بہت سے کرامات آپ سے وقوع مین آئے ہین انتقال آپکا سینتے ہر دینے جعدہ کے بعمر ۴۷ سال بماہ ربیع الاول ۵۰ھ یا ۴۹ھ مین ہوا سعید بن العاص جو حضرت معاویہؓ کیطرف سے مدینہ مین حاکم تھے نماز جنازہ پڑھائی اور مقام بقیع مین نزدیک قبر فاطمہ بنت اسد اپنی دادی کے دفن ہوے اور صرف چھ ماہ پانچ یوم خلافت فرمائی ذکر آپکی اولاد کا ابن خشاب نے لکھا ہی کہ گیارہ بیٹا اور ایک دختر آپکی تھی دختر کا نام فاطمہؓ اور کنیت ام الحسنؓ تھی اور یہی فاطمہ رضؓ والدہ ہین امام محمد باقرؓ بن علی کی اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان نے ارشاد مین لکھا ہی کہ امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جملہ اولاد پندرہ تھین شامل ہین اسکو پسر اور دختر اور صاحبزادون مین زید ہین اور انکی دو بہنین تھین ام الحسنؓ و ام الحسینؓ دوم حسن سوم عمر انکے دو بھائی تھے یعنی انکی مان سے ایک قاسم دوسرے عبداللہ یہ تینون صاحبزادے اپنے چچا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوے چہارم عبدالرحمن پنجم حسین ملقب باثرم اور انکے بھائی طلحہ تھے اور بہن فاطمہ تھین یعنی ایک مان سے یہ تینون اولاد کے تھے اور فاطمہ اور ام عبداللہ اور ام سلمہ اور رقیہ کو شامل کرکے جملہ تعداد پندرہ کی ہوئی

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت شریف بمقام مدینہ منورہ ماہ شعبان سنہ چار ہجری میں ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آپکی تحنیک فرمائی اور کان میں اذان دی اور منھ میں اپنا لعاب دہن
ڈالا اور دعا دی اور ساتویں دن حسین نام رکھا اور ایک گوسفند عقیقہ میں ذبح کی اور
سر منڈوا کر بالوں کو چاندی کے برابر تولکر خیرات کی کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے آپکی روایت سے
کتب حدیث میں آٹھ حدیثیں ہیں آپکے مناقب میں یہ حدیث حاکم نے روایت کی حُسَيْنٌ
مِنِّي وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ
ترجمہ حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہوں اے اللہ میرے دوست رکھتا ہوں میں اوس شخص کو
جو دوست رکھے حسین کو حسین نواسا میرا ہے منجملہ نواسوں کے **ف** اس حدیث
سے کمال درجہ محبت کا ثابت ہوا اور ایسے کلمات کہ میں حسین سے ہوں اور حسین مجھسے
کمال اتحاد اور الفت کی جگہ بولے جاتے ہیں اور یہ حدیث ابن حبان وغیرہ نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی کہ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَفِيْ لَفْظٍ
اِلٰى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو خوش معلوم ہو کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو اہل جنت سے
ہے اور ایک لفظ یوں ہے کہ نظر کرے طرف سردار جوانان اہل جنت کے پس
چاہیے کہ نظر کرے طرف حسین ابن علی کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے **حدیث** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ ترجمہ اے اللہ تحقیق
میں حسین کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اوسکو دوست رکھ اور دوست رکھ اوسکو جو اوسکو
دوست رکھے **ف** یہ حدیث محبان حسین کے لیے بشارت ہے اور وہ محب آپکے اہل سنت
والجماعت ہیں کہ انھوں نے آپکو اوسیطرح دوست رکھا جسطرح سے اللہ اور اوسکے رسول نے
حکم فرمایا ہے نہ اپنے نفس کی پیروی سے جیسا کہ نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کو کمال محبت
میں اللہ کا بیٹا کہنے لگے اور بسبب اوسکے اللہ سے دشمنی پیدا کی اور یہ **حدیث**

کمال محبت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی دلیل ہی جسکو زید بن زیاد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مکان سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر کی طرف گذر ہوا اور امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے رونے کی آواز آپ نے سنی فرمایا اَلَمْ تَعْلَمِي اَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي یعنی ای فاطمہ کیا تو نہین جانتی ہی کہ حسین کا رونا مجھکو تکلیف دیتا ہی اور اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن و حسین دو پھول ہین میرے دنیا سے

ام الفضل سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا کہ آجکی شب مین نے ایک خواب بد دیکھا ہی فرمایا وہ کیا ہی عرض کیا کہ مین نے دیکھا کہ ایک ٹکڑا آپکے بدنکا کاٹکر میری گود مین رکھدیا گیا فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہی فاطمہ کے لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود مین آویگا پھر امام حسین پیدا ہوے اور میری گود مین آئے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا پس مین اونکو لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اور آپ کی گود مین دیدیا پھر ذرہ سی دیر کے بعد مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ چشم مبارک سے آنسو بہہ رہے ہین تب مین نے عرض کیا بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ یعنی میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ کس چیز نے آپکو رولایا فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہی کہ میری امت میرے اس لڑکیکو عنقریب قتل کر ڈالیگی اور میرے پاس سرخ مٹی بھی لائے تھے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور حسین میرے ساتھ تھے دفعتہ مین حسین سے ذرا غافل ہوگئی اور وہ میرے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے آپ نے اونکو اپنے زانو پر بٹھالیا جبرئیل نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا اس لڑکیکو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کہا سن لیجیے آپکی امت اسکو بہت جلد قتل کر ڈالیگی اور اگر آپ چاہین تو مین خاک اوس زمین کی دکھا دون جہان یہ قتل کیا جائیگا پھر اپنا پر اوس زمین کی طرف پھیلایا اور

وہ زمین دکھلائی جسکو کربلا کہتے ہین اور وہ سرخ مٹی طرف عراق کی تھی اور یہ واقعہ جانگداز جسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت قبل سے دیدی تھی واقع ہوا بعد انتقال آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین اور حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے روز جمعہ دسوین محرم سنہ ۶۱ ہجری مقام کربلا مین اور اوسوقت عمر شریف حضرت امام حسین کی پچپن سال کی تھی اور وہین دفن ہوے اور سر مبارک آپکا یزید کے پاس بھیجا گیا لیکن اسمین اختلاف ہے کہ بعد شام مین جانے کا پھر کہان گیا **ایک روایت** مین ہے کہ یزید نے تمام شہرون مین پھرانے کا حکم دیا اور پھرتے پھراتے عسقلان مین پہونچا اور وہان کے امیر نے وہین دفن کردیا **دوسرا قول** ہے کہ بقیع کے نزدیک قبر شریف حضرت فاطمہ اور امام حسن کے دفن ہوا **تیسرا قول** یہ ہے کہ جسم شریف کیطرف پھیر لگیا اور کربلا مین دفن ہوا **چوتھا قول** یہ ہے کہ مصر قاہرہ مین دفن کیا گیا اور مقریزی نے خطط مین لکھا ہے کہ سر مبارک امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ بروز یکشنبہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ مین عسقلان سے مصر مین لایا گیا اور خون تازہ روان تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چونکہ اس حادثہ عظیم کا بیان اکثر رسائل اردو مین موجود ہے اور ہر فرد بشر اوس سے مطلع اور آگاہ ہے بدین وجہ کمترین نے اسکی تفصیل لکھنا ضروری نجانا اور بہت معتبر رسالہ اس معرکہ مین رسالہ سر الشہادتین بزبان عربی ہے جسکا ترجمہ بزبان اردو مع زیادتی بعض فوائد کے کتاب تقریر الشہادتین ہے پس جو شخص مطلع ہونا اس خبر پر چاہے رجوع کرے طرف اوسکے **ذکر اولاد سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ** تعداد اولاد مین اختلاف ہے شیخ جمال الدین طاہر نے لکھا ہے کہ آپکے چھ پسر اور تین دختر تھین اور صاحب ارشاد نے (نام کتاب) ارشاد فرمایا ہے کہ آپکے صرف چھ بیٹے تھے **ایک** حضرت علی اصغر کنیت انکی ابو محمد اور لقب زین العابدین ہے **دوم** حضرت علی اکبر یہ آپکے ہمراہ شہید ہوے **سوم** حضرت جعفر انکا انتقال جناب امام حسین کی حیات مین واقع ہوا **چہارم** حضرت عبد اللہ اور انکو بھی علی اصغر کہتے ہین

یہ معرکہ کربلا میں بہت صغیر تھے اور انکے ایک تیر لگا تھا جسکی وجہ سے شہید ہوئے ہفتم صاحبزادی حضرت سکینہ تھیں ہشتم حضرت فاطمہ انتہی ان تمام اولاد میں صرف حضرت امام زین العابدین رضی سے آپ کی نسل باقی ہے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نام آپکا علی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ لقب یعنی زین العابدین بسبب کثرت عبادت کے ہوا ہے پیدایش آپکی روز پنجشنبہ پانچویں شعبان ۳۳ سنہ میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی کنیت آپ کی مشہور ابو الحسن ہے رنگ آپکا گندم گون تھا پست قد اور لاغر تھے آپکی والدہ کا نام سلافہ لقب شاہ زنان تھا اور یہ لڑکی تھیں یزدجرد بادشاہ فارس کی آپ نے روایت حدیث اپنے والد اور چچا یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت جابر اور حضرت ابن عباس او رمسور بن مخرمہ اور ابی ہریرہ اور صفیہ اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہم سے کی ہے امام زہری رح کا قول ہے کہ میں نے کوئی شخص انسے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا ابن المسیب کا قول ہے کہ میں نے آپ سے زیادہ کوئی متقی نہیں دیکھا حکایت ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص نے آپکو گالی دی ہے آپنے فرمایا اچھا میرے ساتھ اوسکے پاس چل وہ آپکے ساتھ ہوا اور دل میں کہتا تھا کہ امام صاحب اپنا عوض اوس سے لینگے لیکن جسوقت اوسکے قریب پہونچے فرمایا اے شخص اگر کچھ تونے میرے حق میں کہا ہے اور وہ حق ہے تو مین اللہ تعالی سے سائل ہوں کہ وہ مجھے بخشدے اور اگر تیرا قول دروغ ہے تو اللہ تعالے تجکو بخشدے اور معاف کرے اور یہ فرماکر چلے آئے سبحان اللہ وبحمدہ اس حکایت سے کمال کسر نفس آپکا ثابت ہوا اور لکہا ہے کہ جب آپ وضو کرتے چہرہ کا رنگ زرد ہوجاتا ایک شخص نے عرض کیا آپکی کیا حالت ہو جاتی ہے فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ میں کسکے سامنے کھڑا ہونیوالا ہوں اور روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام حجر میں آپکو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور ایک سجدہ بہت دراز آپنے کیا

از روایت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

راوی کہتا ہی کہ مین نے دل مین کہا کہ یہ ایک مرد صالح اہلبیت نبوت سے ہین سننا چاہیے کہ اس سجدہ مین کیا کہتے ہین جب سنا تو معلوم ہوا کہ کہتے ہین عُبَیدُکَ بِفِنَائِکَ مِسکِینُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیرُکَ بِفِنَائِکَ ترجمہ ای اللہ یہ بندہ تیرا تیری پناہ طلب کرتا ہی یہ مسکین تیرا تیری پناہ ڈھونڈھتا ہی یہ سائل تیرا تیری امان چاہتا ہی یہ فقیر تیرا تیری امان کا طالب ہی راوی کہتا ہی قسم ہی اللہ کی جب کسی مصیبت مین مین نے اس دعا کو پڑھا ہی اوس سے نجات پائی ہی اور اسی قسم کی ایک دعا حضرت علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے منقول ہی کہ جب آپ کسی امر مین متفکر ہوتے دونون ہاتھ جانب آسمان اوٹھاتے اور کہتے یَا کٓھٰیٰعٓصٓ اَعُوذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی تُزِیلُ بِھَا النِّعَمِ وَاَعُوذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی تُحِلُّ بِھَا النِّقَمِ وَاَعُوذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی بِھَا تُغَیِّرُ الاَعدَاءَ وَاَعُوذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی بِھَا تَحبِسُ غَیثَ السَّمَاءِ ترجمہ ای نازل کرنیوالے کٓھٰیٰعٓصٓ کے پناہ مانگتا ہون مین تیری ایسے گناہون سے جنسے تیری نعمتین زائل ہو جاتی ہین اور پناہ طلب کرتا ہون تیری اون گناہون سے جنسے تیرا عذاب آنا حلال ہو جاتا ہی اور حفاظت ڈھونڈھتا ہون تیری اون گناہون سے جنکے سبب سے دشمن انتقام لیوین اور امان چاہتا ہون تیری اون معاصی سے جنسے روک لیا جاتا ہی آسمان سے پانی اور حضرت امام رضی اللہ تعالی عنہ کی سخاوت کے بارے مین محمد بن اسحاق سے مروی ہی کہ مدینہ منورہ مین بہت لوگ ایسے تھے کہ اونکی معاش کا حال کسیکو معلوم نہ تھا کہ کہانسے بسر اوقات کرتے ہین لیکن جب امام زین العابدین کا انتقال ہو گیا تو وہ معاش جو اونکے گھرون مین بوقت شب پہونچا کرتے تھے گم ہو گئی اوس وقت اونکا علم ہوا حکایت کچھ لوگ اہل عراق سے آپکی خدمتمین حاضر ہوے اور خلفاء ثلثہ یعنی حضرت

ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین خلاف شان کچھ کہنے لگے جب چکے
تو آپ نے فرمایا مجکو تم لوگ بتلاؤ کہ کیا تم مہاجرین اولین مین سے ہو جنکے حق مین اللہ تعالی نے
فرمایا ہی الَّذِینَ اُخْرِجُوا مِن دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ترجمہ جو لوگ کہ نکالے گئے اپنے گھرون سے او
اپنے مالون سے ڈھونڈھتے تھے اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کی اللہ کے دین کی
اور اوسکے رسول کی یہی لوگ سچے تھے انتہی اس بات کو سنکر اون لوگون نے کہا کہ ہم اون مین سے
نہین ہین پھر فرمایا کیا تم وہ لوگ ہو جنکی شان مین اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہی وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُو
الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْھِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِھِمْ
حَاجَۃً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ ترجمہ جو لوگ
مقیم ہین اس گھر مین اور ایمان مین پہلے اونسے دوست رکھتے ہین جو ہجرت کرے اونکی طرف
اور اپنے دلون مین تنگی نہین پاتے ہین اوس چیز سے جو اونکو دی گئی اور مقدم کرتے ہین
اپنی جانون پر مہاجرین کو اور اگرچہ اونکو تنگی ہو اس آیت سے انصار مراد ہین انتہی اہل عراق
نے اسکو بھی سنکر قبل سابق انکار کیا پھر فرمایا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ تم لوگ مصداق
اس قول خدا کے بھی نہین ہو یعنی وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ بعد اونکے آئے کہتے ہین ای رب ہمارے بخش ہمکو
اور ہمارے بھائیونکو جو سبقت لے گئے ہمپر بسبب ایمان لانے کے اور نہ رکھ ہمارے دلون مین کینہ
اون لوگون کی طرف سے جو ایمان لائے ای رب ہمارے تو شفقت کرنے والا اور رحم کرنیوالا ہی
پھر فرمایا کہ نکلجاؤ تم لوگ میرے پاس سے ف آپکی تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ ای اہل عراق
اور برا کہنے والو خلفاء ثلثہ کے یہ خلفاء وہ لوگ ہین جنکی شان مین اللہ تعالی نے یہ آیتین نازل
فرمائی ہین اور تم لوگ نہ مہاجرین ہو نہ انصار ہو نہ مصداق اس آخر قول کے ہو جسکا قائل تمام

اہل ایمان کو ہونا چاہیے پس تم بہت برے لوگ ہو دور ہو اور میرے پاس سے چلے جاو سبحان اللہ
وجھہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو خلفاء راشدین کے ساتھ ایسا عقیدہ تھا اور اونکے
نام لیوا صحابہ پر تبرا کرتے ہین مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا آپ سے بہت
کرامات وقوع مین آئے ہین انتقال آپکا ۱۲ محرم ۹۴ سنہ ہجری مین بعمر ۵۷ سال ہوا
ابن صباغ مالکی سے روایت ہے کہ آپکو زہر دیا گیا تھا اور مدفن آپکا بقیع ہے آپکی اولاد کا ذکر
جملہ اولاد آپکی پندرہ تھی شامل ہے لڑکون اور لڑکیونکو اونمین گیارہ تو صاحبزادے تھے
اور چار صاحبزادیان اول صاحبزادے محمد کنیت انکی ابی جعفر لقب باقر تھا دوم زید
سوم عمران چہارم عبداللہ پنجم حسن ششم حسین ہفتم حسین اصغر
ہشتم عبدالرحمن نہم سلیمان دہم علی اور ایک صاحبزادے کا نام اس گنتی مین
رہگیا ہے مگر بغیۃ الطالب مین دس ہی کا ذکر ہے اور نام آپکی صاحبزادیون کے اول خدیجہ
دوم فاطمہ سوم علیہ چہارم کلثوم

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپکی ولادت شریف تیسری تاریخ ماہ صفر ۵۷ سنہ ہجری بمقام مدینہ منورہ تین برس قبل شہادت
اپنے جد امجد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوئی کنیت ابو جعفر لقب باقر و شاکر و ہادی
ہے آپکی والدہ شریفہ حضرت امام حسن کی بیٹی ام عبداللہ تھین صاحب الارشاد کا قول رسالہ
تشریف البشر مین منقول ہے کہ اولاد حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی سے
علم دین ایسا ظاہر نہوا جیسا حضرت امام محمد باقر سے ہوا آپکے مناقب بیشمار ہین آپکے
آپکے مولا سے روایت ہے کہ مین آپکے ہمراہ حج کو گیا جسوقت آپ مسجد مین داخل ہوے
تو بیت اللہ کو دیکھکر رونا شروع کیا اوسوقت مین نے عرض کیا میرے ماں باپ
آپ پر قربان ہون ذرا آواز کو پست کیجیے لوگ آپکی طرف متوجہ ہین فرمایا ویحک
یا افلح تو ابی ہوتیری ای افلح کیون نہین چلا کر روون شاید اللہ تعالیٰ نظر رحمت

میری طرف کرے اور فرداے قیامت کو کامیاب ہون پھر آپ نے مقام کے پیچھے آکر رکوع
کیا اور جسوقت فارغ ہوے توجاے سجود آنسوون سے تر تھی شعر بر سر کوی تو ام یکبار بباید
گریست ابر تا داند کہ این مقدار بباید گریست آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر فرماتے
ہین کہ میرے والد بزرگوار آدھی رات کو گریہ وزاری کرتے اور کہتے اَمَرْتَنِیْ فَلَمْ اٰتَمِرْ وَنَهَيْتَنِيْ
فَلَمْ اَنْزَجِرْ فَهَا اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مُقِرًّا لَا اَعْتَذِرُ ترجمہ اے اللہ حکم کیا تونے
مجکو نیک کامونکا پس عمل کیا مین نے اوسپر اور منع کیا تونے مجکو برے کامون سے
پس نہ باز آیا مین اونسے سو یہ بندہ تیرا تیرے سامنے اقرار کرنے والا کھڑا ہی اور کچھ عذر نہین
کرتا ہی علمانے امتحاناً آپ سے بعض آیات کے معانی اور مطالب دریافت کیے آپ نے
ایسے جوابات دیے کہ سواے سکوت کے کچھ چارہ نہوا اور آپ سے اکثر کرامات ظاہر ہوے
منجملہ اونکے ایک یہ کرامت ابوبصیر کہتے ہین مین نے ایک روز امام باقر رضی اللہ عنہ سے
عرض کیا کہ آپ وارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا ہان مین نے عرض کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع انبیاء علیہم السلام کے وارث تھے فرمایا ہان مین نے
عرض کیا آپ بھی وارث جمیع علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا البتہ ہون
پھر مین نے عرض کیا آپ مردے کو زندہ اور ابرص کو اچھا اور اندھے کو بینا کرسکتے ہین
اور بتا سکتے ہین کہ لوگ اپنے گھرون مین کیا کھاتے ہین اور کیا جمع کرتے ہین فرمایا ہان
اللہ کے حکم سے ہم یہی کرسکتے ہین پھر فرمایا میرے نزدیک آؤ اور ابوبصیر نابینا تھے کہتے
ہین جب مین قریب گیا تو اپنا ہاتھ میرے چہرہ پر پھیرا دفعتہً مین آسمان اور زمین اور
پہاڑ دیکھنے لگا فرمایا تو چاہتا ہی کہ اسیطرح دیکھتا رہے اور تیرا حساب اللہ پر رہے یا تو
بدستور ہوجاے اور اس اندھے ہونے کے بدلے مین تجکو جنت ملے مین نے عرض کیا
مین جنت چاہتا ہون پس آپ نے دوبارہ ہاتھ پھیرا مین جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا لطیفہ
ابن الجوزی نے کتاب الصفوہ مین لکھا ہی کہ عروہ بن عبداللہ نے حضرت امام باقر

رضی اللہ عنہ سے تلوار کا قبضہ چاندی سے بنانیکو پوچھا فرمایا کچھ حرج نہین ہی کیونکہ
ابوبکر صدیق نے تلوار کو محلی کیا تھا عروہ نے کہا آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہین پس آپ
اس قول کے سنتے ہی جست کرکے روبقبلہ ہوگئے اور فرمایا نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ
فَمَنْ لَمْ یَقُلِ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ لَہٗ قَوْلًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ترجمہ ہان ہین
صدیق کہتا ہون ہان ہین صدیق کہتا ہون پس جو شخص ابوبکر کو صدیق نہ کہے تو نہ سچا
کرے اللہ تعالی اوسکی بات کو دنیا اور آخرت مین جل جلالہ وعم نوالہ غور کا مقام ہی کہ اہلبیت
اطہار صحابۂ کرام کی کسقدر عظمت فرماتے تھے اور جو لوگ اپنے تئین اونکا پیرو کہتے ہین
وہ صحابہ سے عداوت رکھتے ہین اور آپکا انتقال ۱۱۷ھ مین ۶۳ یا ۶۵ سال کی عمر
مین ہوا اور حسب وصیت اوسی قمیص کا کفن دیا گیا جسمین نماز پڑھتے تھے ذکر آپکی
اولاد کا اختلاف ہی کہ آپکے چھ لڑکے تھے یا سات اور اول صاحبزادے حضرت
جعفر صادق ؓ ہین دوم عبد اللہ اور ان دونو صاحبزادون کی والدہ ام فروہ بنت
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھین سوم ابراہیم چہارم علی
پنجم صاحبزادی ہین حضرت زینب اور ششم اور ہفتم کا نام مذکور نہین ہی حضرت امام محمد باقر ؓ
رضی اللہ عنہ سے بہت سے کلمات پند و نصائح کے مذکور ہین منجملہ اونکے جابر جعفی
کہتے ہین امام رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا اے جعفر مین مشتغل القلب ہون یعنے میرے
دل مین اللہ کے سوا کسیکی محبت اور خیال نہین ہی مین نے کہا آپکے دل کو کسنے
مشغول کیا ہی فرمایا ای جابر جسکے دل مین خدا کا دین خالص داخل ہوتا ہے تو وہ
دوسری چیزون سے اوسکو بے التفات کردیتا ہی ای جابر دنیا کیا چیز ہی اور کیا ہوگی
دنیا یہی مرکب ہی جسپر تو سوار ہی اور یہی کپڑا ہی جو تونے پہن لیا اور یہی عورت ہی جو
تجکو مل گئی ای جابر ایمان والے لوگ دنیا پر مطمئن نہوے بسبب اوسکے فانی ہونے کے
اور آخرت سے بے پروا نہوے بسبب اوسکے ہول کے اور اہل تقوی کو دنیا کی

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے پند و نصائح

مصیبتین آسان ہین اور یہی لوگ تمام آدمیون سے زیادہ تجھے مدد دینے والے ہین تیرے دین مین اور اگر تو بھولجاوے تو یاد دلاوین اور اگر تو یاد رکھے تو تیری اعانت کرین کہ جابر کیا لوگ اللہ تعالی کے حق پر کلام کرنیوالے نہین ہین آور کیا اللہ کے امر پر قائم رہنے والے نہین ہین تو دنیا کو ایک منزل سمجھ کہ وہان وترا پھر وہان سے کوچ کیا یا مثل اوس مال کے سمجھ جو خواب مین ملجاتا ہی اور وقت بیداری کے تیرے ہاتھ مین کچھ نہین ہوتا ہی تو اپنے دین مین جسکا اللہ نے تجکو نگاہبان بنایا ہی اوسی اللہ کا دھیان رکھ اور فرمایا آپ نے فقر اور غنا مومن کے دل مین پھرا کرتے ہین لیکن جسوقت توکل کے درجے مین پہونچ جاتے ہین بس وہین وطن کر لیتے ہین اور فرمایا آپ نے کہ بجلی ایماندار اور بے ایمان دونوپر گرتی ہی لیکن اللہ تعالے کے یاد کرنیوالے پر نہین گرتی انتہی مؤلف رسالہ التعریف الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ ذاکر سے مراد وہ شخص ہی جو ہمیشہ ذکر خدا کیا کرتا ہی دوسرے یہ کہ ذاکر سے مراد وہ شخص ہی جو وقت آواز برق اور رعد کے ذکر مین مشغول ہو جاتا ہی اور فرمایا آپ نے کوئی عبادت عفت بطن اور فرج سے افضل نہین ہی یعنی بڑی عبادت یہی ہی کہ آدمی لقمہ حلال طیب کہاے اور اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچاوے آور اپنے صاحبزادے سے فرمایا ہی بیٹے جب اللہ تعالی تجھے کوئی نعمت دے تو تو الحمد للہ کہہ اور جب کوئی صدمہ پہونچے تو کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب رزق مین تنگی ہو تو استغفر اللہ کہہ ابو سعید منصور بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نثر الدرر مین لکھا ہی کہ امام باقر رضی اللہ عنہ

سلہ یہ وصیت آپ کی رسالہ تعریف مین نقل کی گئی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

سلہ الذین [illegible] ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

سلہ فرمایا حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

قال تعالی [illegible] ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

نے امام جعفر صادق اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے بیٹے اللہ تعالے نے تین چیزین تین چیزون مین چھپا رکھی ہین ایک اپنی رضامندی کو پوشیدہ کیا ہی اپنی فرمانبرداری مین پس تو ادا سکے کسی فرمان کو حقیر نہ جان شاید اوسکی خوشی اوسی مین ہو دوم اپنے غصہ کو چھپایا ہی اپنے گناہ مین سو تو کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ شاید اوسکا غصہ اوسی چھوٹے سے گناہ مین ہو سوم اپنے اولیا کو اپنی تمام مخلوق مین چھپایا ہی پس تو کسی شخص کو ذلیل نہ خیال کر شاید وہ ولی ہو

ذکر مناقب سیدنا امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہما

ولادت شریف آپکی مدینہ منورہ سنہ اسی یا تراسی ہجری مین ہوئی والدہ آپکی ام فروہ دختر حضرت قاسم نبیرۂ ابوبکر صدیق تھین اور قاسم کی والدہ اسما ہین جو دختر ہین عبدالرحمن رضی ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اسی وجہ سے حضرت امام فخریہ فرماتے تھے وَلَدَنِی الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ جنا ہی مجکو صدیق نے دو مرتبہ کنیت ابو عبداللہ لقب صادق فاضل طاہر ہی رنگ مبارک گندم گون تھا ایک جماعت علماء نے آپ سے روایت کی ہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ بھی اوسی جماعت سے ہین امام رضی اللہ عنہ بڑے متوکل علی اللہ تھے حکایت ابن ابی حازم رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین ایک مرتبہ مین حضرت امام جعفر صادق کی خدمت مین موجود تھا اور سفیان ثوری نے دروازہ پر اذن طلب کیا فرمایا آنے دو جب وہ حاضر خدمت ہوے فرمایا اے سفیان تم ایک ایسے آدمی ہو کہ تکو بادشاہ بعض اوقات مین طلب کیا کرتا ہی اور تم اوسکے پاس حاضر ہوتے ہو اور مین اوسکو بچتا ہون اور اوسکی صحبت کو پسند نہین کرتا ہون پس تم میرے پاس سے چلے جاؤ سفیان نے عرض کیا آپ مجکو کوئی حدیث سنایئے کہ مین اوس پر عمل کرون فرمایا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنِ اسْتَبْطَاَ الرِّزْقَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَمَنْ

حزنه امر فلیقل لاحول ولاقوة الا باللہ ترجمہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اونھون نے میرے دادا سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالے کوئی نعمت عطا فرمائے تو اوسکو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور جس شخص کو رزق کے ملنے مین دیر ہووین چاہیے کہ استغفر اللہ پڑھے اور جس شخص کو کوئی امر رنج مین ڈالے تو لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم کہے **ف** اس حدیث سے سفیانؒ کو اسبات کا اشارہ فرمایا کہ اگر تمھارا جانا سلطان کے پاس طلب رزق کے لیے ہی تو اوسکا علاج استغفار ہی پھر قرب سلطان سے کیا فائدہ ع قرب سلطان آتش سوزان بود ۔ ع پیش سلطان ہم مرور ولیش ببین ۔ گنج قارون گرد ہر سو لیش ببین ۔ اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے حضرت امامؑ کو مجاب الدعوات کیا تھا جسوقت اللہ تعالی سے کوئی عرض کرتے ہنوز وہ قول پورا ہوتا کہ وہ شی جسکی طلب تھی سامنے آموجود ہوتی امام رحمة اللہ علیہ سے بہت کرامات واقع ہوئے ہین منجملہ اونکے یہ ہی **کرامت** عبد اللہ بن فضل بن ربیع نے اپنے باپ سے نقل کیا ہی کہ جب ابو جعفر منصور ۱۴۷ھ مین حج کو گیا اور پھر مدینے مین آیا تو ربیع کو حکم کیا کہ امام جعفرؑ کو بلوائے قتلنی اللہ ان لم اقتلہ قتل کرے مجکو اللہ اگر مین اونکو قتل نکرون ربیع نے اس حکم کو سنکر تاخیر کی دوسرے روز منصور نے بہت سختی سے اسی باتکو کہا اوسوقت ربیع نے مجبور ہوکر آپ کے پاس آدمی بھیجا جب آپ تشریف لائے تو ربیع نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ آپ اللہ تعالے کو یاد کیجیے اسواسطے کہ آپکو ایسے شخص نے طلب کیا ہی جسکے ظلم کو سوائے اوسی اللہ کے کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اور مجکو آپکی جان کا خوف ہی حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پھر ربیع آپکو منصور کے پاس لے گئے جسوقت منصور کی نگاہ آپ پر پڑی سخت گفتگو کرنا شروع کی اور کہنے لگا کہ ای دشمن [illegible] تجکو اہل عراق نے اپنا امام بنایا ہی اور تیرے پاس کوة بھیجتے ہین اور تو میری سلطنت کیطرف خواہش کرتا ہی اور میری برائیون کی جستجو کرتا ہی پس قتل کرے مجکو اللہ اگر مین تجکو قتل

تکرو اوسوقت حضرت امام نے فرمایا یا امیر المومنین اِنَّ سُلَیْمَانَ اُعْطِیَ فَشَکَرَ وَاِنَّ اَیُّوْبَ اُبْتُلِیَ
فَصَبَرَ وَاِنَّ یُوْسُفَ ظُلِمَ فَغَفَرَ وَهٰؤُلَاءِ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ وَاِلَیْهِمْ یَرْجِعُ نَسَبُكَ وَلَكَ فِیْهِمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ بیشک حضرت سلیمان علیہ السلام سلطنت دیے گیے پس شکر کیا اور
بیشک ایوب علیہ السلام تکلیف دیے گئے پس صبر کیا اور بیشک حضرت یوسف علیہ السلام ظلم
کیے گئے اور اونھون نے اوسکو معاف کیا اور یہ لوگ انبیا ہین اللہ تعالے کے اور انکی طرف تیرا
نسب رجوع کرتا ہی اور تیرے حق مین ان لوگونکی پیروی کرنا اچھی بات ہی اوسوقت منصور نے کہا کہ
ابا عبد اللہ تمنے بہت درست کہا لیکن میرے نزدیک آؤ جب آپ قریب تشریف لیگئے تو کہا کہ
مجھسے فلان شخص نے آپکی نسبت یہ بات کہی ہی فرمایا اوسکو بلاؤ کہ میرے سامنے پھر کہے وہ حاضر
ہوا منصور نے کہا تو نے جو خبر جعفرؒ کی مجھسے کہی ہی کیا وہ سچ ہی کہا ہان امامؑ نے فرمایا تو حلف کر
پس وہ شخص جلدی سے کہنے لگا وَاللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
اَلْوَاحِدِ الْاَحَدِ ترجمہ قسم ہی اللہ برتر کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی وہ جاننے والا ہی غائب
اور حاضر کا واحد ہی اکیلا ہی انتہی اور اسیطرح اللہ تعالے کے صفات کے کلمہ کہنے لگا امام رضؓ نے
فرمایا جسطرح مین کہون اوسطرح اس سے حلف لو منصور نے کہا جسطرح چاہو تم حلف لو
تب آپ نے فرمایا یون کہہ بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ وَالْتَجَأْتُ اِلٰی حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ لَقَدْ
فَعَلَ جَعْفَرٌ كَذَا وَكَذَا ترجمہ بری ہون مین اللہ کی طاقت اور قوت سے اور التجا
لیگیا مین اپنے زور اور قوت کی طرف البتہ کیا ہی جعفر نے ایسا اور ایسا انتہی وہ شخص
اسطرح کے حلف کرنے سے رکا منصور نے اوسکو نظر غضب سے دیکھا تب وسنے اسیطرح حلف کیا
پس غصہ مین پڑا اپنا پاؤن اوسنے مارا اور مر گیا پھر منصور نے حکم کیا کہ اسکا پاؤن کھینچکر باہر
پھینکدو اور امام رضی اللہ تعالے عنہ کی بہت تعظیم اور تکریم کی اور ہدیے اور تحفے نذر کرکے
رخصت کیا پھر ربیع نے تنہائی مین عرض کیا ای ابا عبد اللہ مین منصور کے مقابلے مین کچھ دیکھتا
تھا کہ جب لب مبارک آپکے جنبش کرتے تو اوسکا غصہ کم ہو جاتا تھا پس آپ کیا فرماتے تھے

فرمایا مین اپنے دادا حسین کی دعا پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ اُحْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَھْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ وَاَقْدَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَدْرَأُ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَسْتَعِیْذُ مِنْ شَرِّہٖ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ ای اللہ میرے ای میری آسانی کے سامان کرنیوالے وقت سختی میری کے اور ای میرے مددگار وقت مصیبت میری کے حفاظت کر میری اپنی اوس آنکھ سے جو سوتی نہین ہی اور پناہ دے مجکو اپنی اوس قوت کے ساتھ جو مغلوب نہین ہوتی ہی اور رحم کر میرے اوپر ساتھ قدرت اپنی کے تو مین ہلاک ہونگا اور تجھی سے مجکو امید ہی ای اللہ میرے تو بہت بزرگ ہی اور بڑے جلال والا ہی اور بڑی قدرت والا ہی حس چیز سے کہ مین ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون ای اللہ میرے اور بسبب تیرے حملہ کرتا ہون مین دشمن کے مقابلہ مین اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی شر سے بیشک تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے اس حکایت سے آپکی بڑی کرامت اور بڑا توکل ثابت ہوا انتقال آپکا ۱۴۸ھ ماہ شوال ۶۸ سال کی عمر مین ہوا اور آپکو بھی دشمنون نے زہر دیا اور بقیع مین مدفون ہوے **ذکر آپکی اولاد کا** آپ کے پانچ صاحبزادے تھے اول اسمعیل دوم محمد سوم علی چہارم عبداللہ پنجم اسحٰق ششم حضرت موسی کاظم اور ایک صاحبزادی تھین جنکا اسم شریف فروہ تھا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہما

ولادت شریف مقام ابوا ۱۲۸ھ ایکسو اٹھائیس ہجری مین ہوئی آپکی مان ام ولد حمیدہ بربریہ نام تھا کنیت آپکی ابو الحسن لقب صابر اور صالح اور امین ہی اور بہت مشہور لقب کاظم[1] ہی اور بڑے عابد زاہد قائم اللیل صائم النہار تھے اور آپ بڑے مقبول الدعا تھے جو لوگ آپ کو وسیلہ گردانتے تھے یعنی آپ سے دعا کراتے تھے اونکی اکثر حاجتین پوری ہوتی تھین اور آپ بڑے عالم تھے چنانچہ یہ حکایت آپ کے کمال علم کی دلیل ہی **حکایت** ایک دن ہارون نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے تئین ذریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیون کہتے ہین

[1] کاظم کہتے ہین غصہ کے ضبط کرنیوالے کو چونکہ آپ بڑے صابر اور حلیم تھے غصہ کو ضبط کرتے تھے اسلئے آپکا لقب کاظم ہوا

آپ تو اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین اور آدمی کا نسب دادا سے ہوا کرتا ہے نہ نانا سے امام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے معا فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھَارُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ
وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی دیکھو اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملحق
بذریت انبیا اونکی والدہ کیطرف سے کیا ہی اسی طرح ہم بھی ملحق بذریت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنی والدہ کیطرف سے ہین اور دوسری دلیل یہ امیر المومنین ہمارے اولاد ہونے کی یہ ہے
کہ وقت مباہلے نصاریٰ نجران کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو ساتھ لیا پس اس سے بھی ہمارا اولاد
رسول ہونا معلوم ہو گیا او سوقت خلیفہ ساکت ہو گئے اور امام رضی اللہ عنہ سے بہت
کرامتین ظاہر ہوئی ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہی **کرامت** حسام بن حاتم اصم کہتے ہین کہ مجھسے
شقیق بلخی نے کہا کہ مین ۱۴۶ھ ہجری مین حج کو نکلا اور مقام قادسیہ مین اوترا ہوا تھا
اور لوگون کی آمد و رفت کو دیکھ رہا تھا ناگہان ایک جوان نہایت خوبصورت لاغر جسم نظر پڑا
اور وہ آکر ایک جگہ اکیلا بیٹھ گیا اوسکے لباس وغیرہ کو دیکھکر مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یہ کوئی صوفی ہی اور لوگون کے ساتھ حج کو جاتا ہی اور اونکے بار خاطر ہو گا یعنے اونسے
خدمت لیگا و اللہ مین اسکو سمجھا دون جب مین اوسکے قریب گیا اور اوسنے مجکو اپنی
طرف مخاطب پایا تو کہا اے شقیق اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ترجمہ
بچو تم بہت گمان کرنے سے بیشک بعض گمان گناہ ہی **انتہی** اور یہ کہکر وہ جوان مجکو چھوڑ کر
چلدیا مین نے اوسوقت اپنے جی مین کہا یہ عجب بات ہی کہ میرے دل کے خیال کو اسنے بیان کر دیا
اور میرا نام لیا معلوم ہوتا ہی یہ کوئی نیک بندہ ہی اس سے ملاقات کر کے دعا کرانا چاہیے
اور اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے لیکن وہ میرے نظر سے غائب ہو گیا پھر جب مین وادی
فضہ مین اوترا تو اوسی مرد کو وہان نماز پڑھتے دیکھا پس مین نے صبر کیا یہانتک کہ وہ نماز

فارغ ہوا اور میری طرف ملتفت ہو کر کہنے لگا ای شقیق پڑھ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ترجمہ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی بیشک مین بخشنے والا ہون اوسکو
جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر ہدایت پر ہوا شقیق کہتے ہین یہ آیت پڑھکر
پھر وہ شخص غائب ہو گیا تب مین نے خیال کیا کہ یہ شخص کوئی ابدال معلوم ہوتا ہی کیونکہ دو مرتبہ
میرے راز کو اسنے کہدیا پھر جب مین مقام ادوار مین پہونچا تو اوس جوان کو ایک کنوین پہ
کھڑا ہوا پایا اور اوسکے ہاتھ مین ایک بدھنا تھا اور وہ اوسکے ہاتھ سے اوس کنوین مین
گر گیا تو اوسنے آسمان کی طرف نظر کر کے کہا ؎ اَنْتَ شُرْبِیْ اِذَا ظَمِئْتُ مِنَ الْمَاءِ
وَقُوْتِیْ اِذَا اَرَدْتُ طَعَامًا یعنی توہی مجکو پانی پلاتا ہی جسوقت مین پیاسا ہوتا ہون
اور توہی کھانا کھلاتا ہی جسوقت مین بھوکا ہوتا ہون پھر کہا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ مَا لِیْ سِوَاكَ
فَلَا تُعْدِمْنِیْهَا یعنی ای میری اللہ اور ای میرے مالک نہین ہی کوئی میرا سوا تیرے پس پھیر اوسکو مجھے
راوی کہتے ہین واللہ مین نے دیکھا کہ کنوین کا پانی جوش کر کے اوسکے منہ تک آگیا اور وہ
لوٹا اوسپر تیرتا تھا پس اوس جوان نے اوسکو اوٹھا لیا اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی
پھر ایک ریت کے ٹیلے کیطرف جا کر دونون ہاتھ سے اوس بدھنے مین ریت بھر بھر کر
ہلا کر پینا شروع کیا مین نے جا کر سلام علیک کیا اوسنے جواب دیا مین نے کہا اَطْعِمْنِیْ
مِنْ فَضْلِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَیْكَ یعنی مجھے بھی کھلا اوس چیز سے جو اللہ تعالے نے
تجکو عطا کی ہی اوسنے کہا ای شقیق لَمْ یَزَلْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً فَاَحْسِنْ
ظَنَّكَ بِرَبِّكَ یعنی ہمیشہ اللہ تعالے مجکو اپنی نعمتین ظاہر اور باطن دیتا رہتا ہی پس اچھا
خیال رکھ اپنے پروردگار کے ساتھ یہ فرما کر اوسنے وہ بدھنا مجھے دیدیا پھر جو مین نے پیا
تو وہ ستو تھے شکر ملے ہوئے قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے ایسے لذیذ اور ایسے نفیس
تمام عمر کبھی نہین کھائے پھر مین نے خوب اچھی طرح آسودہ ہو کر پیے اوسکی برکت سے
مجکو چند روز تک کھانے پینے کی حاجت نہ ہوئی فقیر مولف عرض کرتا ہی کہ یہ رزق رسانی

اللہ تعالے کے اس قول کی تصدیق ہی مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
ترجمہ جو شخص ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ سے تو مقرر کرتا ہی اللہ اوسکے واسطے جگہ نکلنے کی مصیبت سے
اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے جہان اوسکو گمان بھی نہین ہوتا ہی انتہی شقیق بلخی کہتے
ہین پھر مین نے اوس جوان کو نہ دیکھا اور جب مین مکہ مکرمہ مین پہونچا ایک شب اوسی جوان کو پہلوے
قبۂ شراب یعنی آبدار خانہ مین دیکھا اور اوسوقت قریب نصف شب کے گذری ہوگی وہ دلگیر ہوا
نماز پڑھ رہا ہی اور بکمال عجز اور گریہ و بکا مین مصروف ہی اور اسی حالت پر صبح صادق تک رہا بعد اذان
حاشیہ مطاف کی طرف جاکر دو رکعت سنت فجر پڑھی اور فرض لوگون کے ساتھ ادا کی بعد اوسکے
آفتاب کے نکلنے تک طواف مین مشغول رہا پھر مقام ابراہیم مین نماز پڑھکر چاہتا تھا کہ باہر نکلے
کہ مین بھی پیچھے سے سلام کرنے کے واسطے پہونچ گیا اتنے مین ایک جماعت کثیر نے آکر داہنے
اور بائین جانب سے اوسکو گھیر لیا اور آگے پیچھے بہت سے خدام اور اوسکے پیرو لوگ ہوگئے
تب تو مین نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ جوان کون ہی اوسنے کہا یہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ہین
سبحان اللہ وبحمدہ اس کرامت کی نسبت رسالہ تشریف البشر مین لکھا ہی کہ روایت کیا اسکو ابن
جوزی نے اپنی کتاب مثیر الغرام مین اور جنابذی نے معالم العترۃ النبویہ مین اور رامہرمزی نے
کرامات الاولیا مین اور امام رضی اللہ عنہ بڑے عابد بڑے زاہد بڑے سخی تھے چنانچہ سخاوت کی
یہ کیفیت تھی کہ فقراے مدینہ کو تلاش کرکے بوقت شب اونکے مکانو پر روپیہ اشرفی وغیرہ ایک
کو موافق حاجت کے پہونچایا کرتے تھے اور وہ لوگ نجانتے تھے کہ یہ رزق کہان سے آتا ہی آپ
اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ
یعنے اے اللہ مین تجھسے مانگتا ہون راحت موت کے وقت اور بخشش حساب کے وقت یعنی
بروز قیامت وفات شریف ماہ رجب ۱۸۳ھ ہجری پچپن برس کی عمر مین ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ذکر آپکی اولاد کا شمار آپکی جملہ اولاد کا سینتیس کو پہونچا ہی جنکے اسماے
مبارک یہ ہین علی رضا ابراہیم عباس قاسم اسمعیل جعفر ہارون حسن عبد اللہ اسحق عبید اللہ زید

حسنؓ احمدؓ محمدؓ فضلؓ سلیمانؓ فاطمہ کبریٰؓ فاطمہ صغریٰؓ رقیہؓ حلیمہؓ ام اسمارؓ رقیہ صغریٰؓ ام کلثومؓ میمونہؓ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اس تعداد میں وارثوں کا نام رکھا ہے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام علی رضا ابن امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہما

پیدایش آپکی مدینہ منورہ ۱۴۸ھ ہجری میں ہوئی تو والدہ آپکی ام ولد تھیں نام اونکا اروی کنیت ام البنین تھی اور آپکی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا اور صابر اور زکی اور ولی ہے اور بہت مشہور یہی رضا ہے رنگ مبارک سانولا تھا اور بڑے منکسر مزاج تھے چنانچہ یہ حکایت اوسپر دال ہے **حکایت** ایک روز حضرت امام رضی اللہ عنہ حمام کے ایک گوشہ میں غسل فرما رہے تھے کہ ایک لشکری بھی نہانے کو آگیا اور آپکو اوس جگہ سے اوٹھا دیا اور اسپر بھی اکتفا نکی بلکہ کہا کہ اے سیاہ تو میرے سر پر پانی ڈال اور مجھکو نہلا پس آپ اوسکے سر پر پانی ڈالنے لگے اوس درمیان میں ایک شخص آیا اور وہ آپکو پہچانتا تھا اوسنے بے تحاشا ایک چیخ ماری اور کہا اے لشکری تو ہلاک ہوا تو ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت لیتا ہے اوسوقت وہ لشکری آپکے قدموں پر گر پڑا اور معذرت کرنے لگا اور عرض کیا کہ جسوقت میں نے آپ سے پانی ڈالنے کو کہا تھا آپ نے انکار کیوں نہیں کیا فرمایا اِنَّهَا لَمَثُوبَةٌ یہ تو ایک کار ثواب تھا پس میں نے سمجھا کہ جس کام میں مجھکو ثواب ملے میں اوسمیں تیری نافرمانی کروں اور آپکا علم بہت وسیع تھا چنانچہ ابراہیم بن عباس کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جسنے حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا ہو اور اوسکو جواب باصواب ملا ہو خلیفہ مامون آپکی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور کبھی کبھی امتحاناً کوئی سوال آپ سے کرتے تھے امام رضی اللہ عنہ سوتے کم تھے روزے بہت رکھتے تھے ہر ماہ میں تین روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اکثر اندھیری رات میں خیرات کرتے تھے ایام گرما میں بوریے پر اور سرما میں ٹاٹ پر بیٹھا کرتے تھے ابراہیم بن عباس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام رضا رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالی بندونکو ایسی تکلیف دیتا ہے جسکے وہ متحمل نہیں ہیں فرمایا ھُوَ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِکَ یعنی اللہ تعالے بڑا عادل ہے ہرگز ایسی تکلیف

اوسنے مقرر نہین کی ہی تجہپر اوسنے پوچھا کیا بندونکو ہزار دے پر قدرت ہی فرمایا ھُم اَعجزُ مِن ذٰلِکَ یعنی وہ اسبات سے بہت عاجز ہین اور آپسے یہ حدیث مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَن لَم یُؤمِن بِحَوضِی فَلَا اَورَدَہُ اللّٰہُ حَوضِی وَمَن لَم یُؤمِن بِشَفَاعَتِی فَلَا اَنَالَہُ اللّٰہُ شَفَاعَتِی ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَفَاعَتِی لِاَھلِ الکَبَائِرِ مِن اُمَّتِی وَاَمَّا المُحسِنُونَ فَمَا عَلَیھِم مِن سَبِیلٍ ترجمہ جو شخص حوض کوثر کے ہونے پر ایمان لاوے جو اللہ تعالے نے مجکو عنایت فرمایا سو نہین وارد کریگا اللہ اوسکو میرے حوض پر اور جو شخص میری شفاعت پر ایمان نہ لاوے سو متمتع نہین مقرر کریگا اوسکے واسطے میری شفاعت پس سوائے اسکے نہین کہ شفاعت میری واسطے کبیرہ گناہ والون کے ہی میری امت سے اور جو نیک لوگ ہین پس نہین ہی اونکے اوپر کچھ گناہ انتہی مامون نے آپکو اپنا ولیعہد کر دیا تھا اور اسکے اوپر عہد اور پیمان اور گواہ شاہد وغیرہ طرفین سے ہو گئے تھے اور بعد اسکے خلیفہ نے اپنی دختر ام حبیب کا نکاح آپکے ساتھ کر دیا اور جناب امام رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئین منجملہ اونکے ایک کرامت آخری یہ واقع ہوئی

کرامت ہرثمہ بن اعین جو خادم تھے خلیفہ مامون کے اور حضرت امام کی خدمت مین رہتے تھے وہ کہتے ہین کہ ایک روز امام رضی اللہ عنہ نے مجکو بلا کر فرمایا کہ مین تجکو ایک بھید پر مطلع کرتا ہون لیکن تو اوسکو بطور امانت کے رکھنا جبتک مین زندہ ہون اور اگر تو ایسا نکریگا تو قیامت مین تیرا دامنگیر ہونگا یہ بات سنکر مین نے قسم کھائی کہ ہرگز آپکے راز کو آپکی زندگی مین افشا نکرونگا اوسوقت آپنے فرمایا کہ اے ہرثمہ میری موت قریب ہی اور بہت جلد مین اپنے آبا و اجداد سے ملونگا اور موت کا سبب اسکے سوا کچھ نہین ہوگا کہ مین انگور اور انار کے دانے خلیفہ کے پاس کھاؤنگا اور انتقال کرونگا اوسوقت خلیفہ میرے دفن کی نسبت یہ بات چاہیگا کہ میری قبر اپنے باپ ہارون رشید کے پیچھے کھدوائے اور وہان دفن کرے لیکن اللہ تعالے اوسکو اس امر پر قدرت نہ دیگا اور وہانکی زمین سخت ہو جائیگی اور کدالی کچھ کام نہ دیگی اور وہ اوسکو ہرگز کھود نہ سکینگے اے ہرثمہ تو جان لے کہ میرا مدفن فلان مقام مین ہوگا اور

مجکو وہ جگہ بتلادی پھر فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو اوسوقت خلیفہ کو ان سب باتون سے آگاہ کر دینا
اور نماز مین تھوڑا سا توقف کرنا کیونکہ ایک مرد عربی ناقہ سوار جنگل کیطرف سے آویگا اور اوسکی
اونٹنی بیٹھ دیگی پھر وہ اوسپر سے اوتر کر مجپر نماز پڑھیگا تم لوگ اوسکے ساتھ نماز ادا کرنا بعد اسکے
قبر کی جگہ جو مین نے بتائی ہی اوسکو کھودنا اوسوقت ایک قبر وہان پٹی ہوئی تہ بتہ نکلیگی اور
اوسکی تہ مین سفید پانی ہوگا پھر جسوقت اوسکی تمام تہین کھل جائین اور پھر پانی نہ نکلے تو
جان لینا کہ وہی میری جگہ ہی اور دفن کر دینا راوی کہتے ہین کہ چند روز نہ گذرے تھے کہ آپ نے
خلیفہ کے پاس انگور اور انار وغیرہ نوش کیے اور انتقال فرمایا ابو الصلت ہروی روایت کرتے ہین
کہ مین امام صاحب کے پاس جاتا تھا اور آپ خلیفہ کے پاس سے آرہے تھے مجکو دیکھکر فرمایا
ای ابا الصلت قَدْ فَعَلُوْهَا یعنی اون لوگون نے اپنا کام کیا بعد اسکے اللہ تعالے کی توحید
اور بزرگی بیان کرنے لگے اور بعد اس واقعہ کے صرف دو روز زندہ رہے ہرثمہ آپکے خادم جنہنے
وہ بھید بیان فرمایا تھا کہتے ہین کہ مین بعد انتقال آپکے خلیفہ مامون کے پاس گیا اور اونکو
اسکی خبر پہونچ گئی تھی دیکھا مین نے کہ وہ رومال ہاتھ مین لیے ہین اور امام کے اوپر رو رہے ہین
اور آنسو پونچھتے جاتے ہین تب مین نے عرض کی ای امیر المومنین ایک بات ہی اگر اجازت ہو تو عرض
کرون فرمایا کہو اوسوقت مین نے سارا قصہ جو امام نے فرمایا تھا بیان کر دیا مامون نے سنکر کمال تعجب
اور رنج کیا پھر حکم تجہیز و تکفین کا دیا اور وقت نماز کے ذراسی دیر کیگئی کہ یکایک وہ مرد عربی شتر سوار
آ موجود ہوا اور نماز پڑھکر چلدیا نہ کسی سے بات کی اور نہ مخاطب ہوا جاتا تھا کہ خلیفہ نے حکم دیا کہ اوس مرد کو لاؤ
لیکن اوسکا پتہ نہ لگا پھر خلیفہ نے امتحانا ہارون رشید کی قبر کے پیچھے قبر کھودنیکا حکم دیا لیکن وہ زمین پتھر سے
زیادہ سخت نکلی اور کوئی اوسکو کھود نسکا سب عاجز ہوگئے اور بکمال تعجب ہوا اور آپکے قول کی تصدیق ہوئی
پھر جو مقام آپنے مقرر فرمایا تھا وہان کھودنا شروع کیا فی الواقع جیسا فرمایا تھا اوسی طرح سے ایک قبر مطبق ظاہر
ہوگئی اور پانی سفید بھی وہان موجود تھا بعد اوسکے تہین ظاہر ہوئین اوس مقام مقصود مین آپکو دفن کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ یہ واقعہ سنہ [illegible] ہجری آخر ماہ صفر مین ہوا اوسوقت آپکی عمر پچپن سال کی تھی ذکر اولاد شریف کا

آپ کے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھیں اسم مبارک اونکے یہ ہین محمد جواد حسن جعفر ابراہیم حسین عائشہ رضی اللّٰہ عنہم اجمعین وعفر لنا وجعلنا من زمرتہم آمین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد تقی بن امام علی رضا رضی اللّٰہ عنہما

والدہ آپکی ام ولد تھین اسم شریف سکینہ مریسیہ تھا آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب جواد قانع مرتضی نقی ہین رنگ مبارک سفید معتدل تھا ولادت شریف مدینہ منورہ مین ۱۹۵ھ ۱۹ ماہ رمضان کو ہوئی آپ بڑے عاقل بڑے عالم بڑے حاضر جواب صاحب کرامات تھے چنانچہ زمانہ طفولیت مین آپکی تیزی طبیعت کی یہ کیفیت تھی جو اس حکایت سے ظاہر ہے **حکایت** مامون رشید جسوقت بغداد مین آئے حسب اتفاق ایک روز شکار کو جارہے تھے اور شہر کے راستے سے گذر ہوا ایک مقام پر چند لڑکے کھیل رہے تھے اور امام رضی اللّٰہ عنہ اون لڑکون کے قریب کھڑے ہوے تھے اور اوسوقت آپکی عمر نو برس کی تھی جب خلیفہ مامون قریب آئے تمام لڑکے بھاگ گئے لیکن آپ کھڑے رہے خلیفہ کے دل مین اللّٰہ تعالے نے آپکی محبت ڈالدی آپکو دیکھکر کہا اے لڑکے تو کیون نہین مثل اپنے یارون کے بھاگا آپنے فی الفور جواب دیا یا امیر المؤمنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعہ ولیس لی جرم فاخشاک والظن بک حسن انک لا تضر من لا ذنب لہ یعنی اے امیر المومنین راہ تنگ نہ تھی کہ مین اوسکو کشادہ کردیتا اور ہٹ جاتا اور کچھ مین نے جرم نکیا تھا جسکی وجہ سے ڈرکر بھاگ جاتا اور میرا گمان آپ کے ساتھ نیک ہے کہ بیشک آپ کسیکو ضرر نہ پہونچاوینگے جبتک اوسکی خطا نہو انتہی مامون کو آپکی بات بہت پسند آئی اور آپکا نام اور آپکے والد کا نام دریافت کیا آپنے فرمایا محمد بن علی الرضا پھر خلیفہ نے بعد واپسی شکار کے آپکو اپنے ہمراہ لے لیا اور بہت کچھ احسان کیا اور اپنا مقرب بنایا یہانتک کہ اپنی دختر ام الفضل کا آپ سے نکاح کردیا اور ہمیشہ آپ خلیفہ کے نزدیک مکرم اور معظم رہے پھر بعد ایک مدت کے اپنی زوجہ ام الفضل کو لیکر مدینہ منورہ مین چلے گئے اور یہان آگئے پر بھی خلیفہ مامون آپکی ویسی ہی تعظیم اور محبت کرتے رہے چنانچہ یہ

حکایت اسکی دلیل ہی **حکایت** ام الفضل خلیفہ کی دختر نے مدینہ مین آکر خلیفہ کو امام کی شکایات
لکھی کہ ابو جعفر میرے اوپر کنیزین لاتے ہین اور اونسے توجہ کرتے ہین مامون نے خود اپنی بیٹی کو جواب
لکھا یَا بُنَیَّةُ لَوْ زَوَّجْنَاكِ اَبَا جَعْفَرٍ لِنُحَرِّمَ عَلَيْهِ حَلَالًا فَلَا تَعُودِيْ بِذِكْرِ شَيْءٍ مِمَّا
ذَكَرْتِ یعنی ای بیٹی مین نے تجھے ابا جعفر کے ساتھ اسواسطے نہین بیاہا ہی کہ تو حلال کو اوسپر
حرام کردے بس آیندہ ایسی بات کا ذکر مجھسے نکرنا آپ سے بہت کرامات ظاہر ہوے انتقال
شریف آخر ذالقعدہ ۲۲۰ھ ہجری مین بمقام بغداد ہوا اور بمقابر قریش مین دفن ہوے اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ **ذکر اولاد شریف** آپ کے چار لڑکے تھے جنکے اسمِ شریف یہ ہین علی
موسی فاطمہ امامہ رضی اللہ عنہم اجمعین امام مرحوم نے بہت سے کلمات سودمند کے فرماے ہین
منجملہ اونکے یہ ہین مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ سَقَمَ جِسْمُهُ یعنی جس شخص کو کثرت ہم اور غم ہوگی اوسکا جسم
بیمار اور لاغر ہوجاویگا اور فرمایا آپ نے مَنِ اسْتَغْنٰى بِاللّٰهِ اِفْتَقَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَمَنِ اتَّقَى
اللّٰهَ اَحَبَّهُ النَّاسُ یعنی جو شخص اللہ تعالی کیطرف اپنی حاجت لیجاتا ہی تو لوگ اوسکی طرف
محتاج ہوتے ہین اور جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا ہی تو تمام آدمی اوسکو دوست رکھتے ہین اور
فرمایا آپ نے زبان مین جمال ہی اور عقل مین کمال ہی پارسائی فقر کی زینت ہی اور مصیبت کی
زینت صبر ہی اور عاجزی زینت ہی مرتبہ کی اور فصاحت زینت ہی کلام کی اور حسن خلق
یہ ہی کہ ایذا کو دفع کرے اور سخاوت یہ ہی کہ جسکا حق جسپر ہی اوسکے ساتھ نیکی کرے انصاف
یہ ہی کہ جب حق ظاہر ہوجاوے اوسکو قبول کرلیوے مسلمان کی خیرخواہی یہ ہی کہ جو بات اپنے
نفس کے واسطے پسند نہین کرتا ہی دوسرے کو بھی اوس سے منع کرے مؤلف کہتا ہی یہ قول مشہور گویا
آپکے قول کا ترجمہ ہی ہرچہ بر خود نہ پسندی بدیگری مپسند اور فرمایا کہ شکریہ ہی کہ محسن کے احسان کو پہچانے
اور فرمایا تین چیزین ہین جنکے باعث سے بندے کو اللہ تعالے کی رضامندی حاصل ہوتی
ہی اول توبہ بہت کرنا دوم خیرات زیادہ کرنا سوم عاجزی اور انکساری اور فرمایا
تین چیزین جسمین ہونگی کبھی شرمندہ نہ ہوگا اول ترک عجلت دوم مشورہ لینا

سوم کسی کام کے ارادہ پر اللہ پر بھروسا کرنا

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام علی نقی بن امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ولادت شریف مدینہ منورہ ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری مین ہوئی آپکی مان بھی ام ولد تھین اور نام اونکا شمانہ مغربیہ تھا کنیت آپکی ابوالحسن ہی اور القاب ہادی متوکل ناصح نقی مرتضی فقیہ امین طیب رنگت مبارک گندم گون تھا مناقب آپ کے بیشمار ہین اور کرامات بکثرت وقوع مین آئے کرامت اسباطی سے منقول ہی کہ جسوقت مین مدینے سے عراق مین آیا اور حضرت امام کی خدمت مین حاضر ہوا تو مجھسے فرمایا خلیفہ واثق کی کیا خبر ہی مین نے عرض کیا اچھی طرح چھوڑکر آیا ہون فرمایا لوگ کہتے ہین کہ وہ مرگیا مین سمجھا کہ مراد لوگون سے اپنی ذات کی طرف اشارہ فرمایا ہی مین چپ ہورہا پھر فرمایا ابن زیات کا کیا حال ہی مین نے کہا لوگ اوسکے شریک ہین اور وسیکا حکم حکم سمجھا جاتا ہی فرمایا یہ بات اوسپر منحوس ہی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قدرتین اور حکم ضرور ہی جاری ہوتے ہین اے شخص آگاہ ہو واثق مرگیا اور جعفر متوکل اوسکی جگہ بیٹھا اور ابن زیات بھی مارا گیا مین نے عرض کیا کب فرمایا تیرے نکلنے سے چھ دن کے بعد راوی کہتا ہی کہ چند ہی روز گذرے تھے کہ خلیفہ متوکل کا قاصد مدینے مین آیا اور اوسنے تاریخ وفات وہی بیان کی جو آپ نے فرمائی تھی کرامت ایک مرتبہ آپ اپنے مکان سے نکلکر ایک گاؤن کی طرف چلے جاتے تھے کہ ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اور وہ آپکو اپنے مکان پر لے گیا اور کہا کہ مین آپ کے دادا علی بن ابیطالب کا محب اور دوست ہون اور مجکو اسوقت ایک حاجت پیش ہی وہ یہ کہ دس ہزار درہم کا مقروض ہون اور کوئی شخص ایسا نہین پاتا ہون جو میری طرف سے اسکو ادا کردے لیکن اسوقت اللہ تعالیٰ نے آپ سے ملاقات کرادی اب امید ہی کہ آپ سے میرا یہ کام نکل جائے آپ نے فرمایا تو خوش ہو اور غم نکر مین انشاء اللہ تیرا یہ قرضہ ادا کردونگا پھر فرمایا کہ جو مین کہون اوسکو تو قبول کر بعدہ ایک کاغذ پر آپ نے لکھا کہ اس اعرابی کا میرے اوپر اسقدر قرضہ آتا ہی اور وہ کاغذ اوسکو دیدیا اور فرمایا کہ جسوقت تو مقام سرمن رائے مین آتا اور مجکو خلیفہ کی مجلس عام مین بیٹھا دیکھنا تو یہ کاغذ

مجکو دینا اور تقاضائے سخت کرنا اور یہ فرماکر وہان سے واپس ہوئے اور وہ اعرابی آپ کے حسب فرمان مجلس خلیفہ مین حاضر ہوا اور ویسی موقع پر وہ پرچہ پیش کرکے سخت تقاضا شروع کیا آپ نے اوسوقت اوس سے نرم گفتگو کی اور عذر کرنے لگے اور وعدہ کیا کہ تین روز کے بعد مین تیرا قرض ضرور ادا کردونگا مگر وہ کاہیکو مانتا اوسکو تو پہلے ہی سے ہدایت کردی گئی تھی پھر مجلس برخاست ہوگئی اور یہ خبر خلیفہ متوکل کو معلوم ہوئی اوسنے فی الفور تیس ہزار درہم بھیجدیے آپ نے اعرابی سے فرمایا یہ سب لیجا اوسنے عرض کیا ای ابن رسول اللہ مجکو تو صرف دس ہزار کی حاجت ہی فرمایا نہین یہ سب اللہ تعالے نے تیرے ہی واسطے بھیجا ہی اگر اس سے بھی زیادہ ہوتا تو مین تیرے دینے مین کچھ کمی نکرتا انتھی **وفات شریف** مقام سرمن رائے مین عمر چالیس سال کی بروز دوشنبہ ماہ جمادی الاولے ۲۵۴ھ مین ہوئی اور اپنے مکان مین دفن ہوے **ذکر اولاد شریف** آپکے صرف چار لڑکے تھے جنکے اسماے مبارک یہ ہین محمد حسن محمد ابو جعفر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ تعالی عنہما

ولادت آپکی مدینہ منورہ آٹھوین ربیع الاول ۲۳۲ھ مین ہوئی کنیت آپکی ابو محمد اور القاب خالص و سراج وعسکری ہین آپکو اللہ تعالے نے زمانہ طفولیت ہی مین ولایت اور کرامت اور کمال علم اور عقل عنایت فرمایا تھا چنانچہ یہ حکایت اوسکی شاہد ہی **حکایت** رسالہ تشریف البشر مین بحوالہ درر الاصداف لکھا ہی کہ ایک روز حضرت امام کو بہلول نے دیکھا کہ رو رہے ہین اور دوسرے لڑکے کھیل مین مشغول ہین بہلول نے خیال کیا کہ شاید انکا رونا اسوجہ سے ہی کہ انکے پاس کوئی کھلونا نہین ہی اور دوسرون کے پاس ہین اوسوقت آپکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین تمھارے لیے کوئی کھلونا مول لے آؤن آپنے فرمایا یا قلیل العقل ما للعب خلقنا یعنی ای کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہین پیدا کیے گئے ہین بہلول نے کہا پھر ہم کس لیے مخلوق ہین فرمایا علم اور عبادت کے واسطے عرض کیا تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی فرمایا اللہ تعالے کے اس قول سے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ترجمہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہی کہ لوگو کیا تم گمان کرتے

ہو کہ مین نے تمکو بیکار اور عبث پیدا کیا ہی آور کیا یہ گمان اور خیال کرتے ہو کہ تم میرے پاس نہ آوگے
ف یعنی تمکو چاہیے کہ میری عبادت مین مشغول ہو اور تمکو اسیواسطے پیدا کیا ہی اور بروز قیامت
تمکو قبرون سے اوٹھاونگا اور تمھارا حساب لونگا یہ نہ سمجھو کہ ہم کھانے اور کھیلنے کے لیے پیدا ہوے
اور سوا اسکے ہمکو کچھ غرض نہین ہی اور حساب کتاب کوئی چیز نہین ہی جو کچھ ہی یہی دنیا ہی
انتہی پھر بہلول نے عرض کیا مجھکو کچھ نصیحت اور وعظ فرمائیے آپ نے اونکو پند و نصائح
کیے اور کچھ اشعار پڑھے اور دفعتہ بیہوش ہو گئے پھر جس وقت ہوش مین آئے تو بہلول نے کہا
آپ کے اوپر یہ کیا حالت ہوئی تھی حالانکہ آپ بچے بیگناہ ہین فرمایا ای بہلول میرے پاس سے جاؤ
مین نے اپنی مانکو دیکھا ہی کہ وہ بڑی لکڑیون سے آگ سلگاتی ہین لیکن وہ نہین سلگتی ہی مگر
جب چھوٹی لکڑی لگاتی ہین تو وہ دہک اوٹھتی ہی لہذا مجھکو اندیشہ ہی کہ کہین دوزخ بھی
چھوٹی لکڑی سے نہ سلگائی جاے اور وہ مین ہی ہون مولف رسالہ عرض کرتا ہی کہ امام علیہ الرحمہ
کے اس قول پر یعنی دوزخ کا ایندھن ہونا آدمیون کا یہ آیت گواہ ہی وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ اوسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین امام رضی اللہ عنہ سے بہت کرامات واقع ہوے
منجملہ اونکے یہ کرامت جامع کرامات ہی **کرامت** ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری کہتے ہین کہ مین
قیدخانہ جوسق مین تھا اور حسن بن محمد اور محمد بن ابراہیم عمری اور فلان و فلان پانچ یا چھ شخص
اور بھی محبوس تھے کہ اتنے مین ابو محمد حسن بن علی عسکری اور آپ کے برادر جعفر آئے اوسوقت
ہم لوگ ابو محمد کے گرد جمع ہو گئے اور قیدخانہ کے داروغہ صالح بن یوسف تھے اور ہمارے ہمراہ ایک
شخص عجمی بھی تھا پس ابو محمد نے میری طرف متوجہ ہو کر چپکے سے فرمایا کہ اگر یہ شخص تم مین
نہوتا تو مین تمکو تمھاری رہائی کا وقت بتا دیتا اس شخص نے ایک حال خلیفہ کو لکھا ہی اور
خلیفہ کے حق مین جو کچھ تم کہتے ہو اوسکی اوسکو خبر دی ہی اور ہنوز وہ نامہ اسکے پاس اسکے
کپڑون مین موجود ہی اور یہ اوسکی روانگی کی فکر مین ہی پس تم اسکے شر سے بچو ابوہاشم کہتے ہین کہ
اصحاب کو سکر ہمسے نہ رہا گیا اور اوسکے اوپر حملہ کیا تو وہ نامہ اوسکے کپڑون مین نکلا اوسکو چھین لیا

اور ڈرایا دھمکایا ابو ہاشم کہتے ہین کہ امام صاحب قید خانہ مین چند روز سے زیادہ نہین رہے اور
اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ سُرمن راے مین بسبب خشک سالی کے قحط پڑگیا اور لوگون نے تین روز تک نماز
استسقا پڑھی لیکن پانی نہ برسا اوسوقت جاثلیق نصرانی مع پادریون وغیرہ کے صحرا کی طرف نکلا
اور اونکے درمیان مین ایک راہب تھا اوسکی یہ حالت تھی کہ جب وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف
دراز کرتا تو پانی برستا تھا پھر دوسرے روز بھی اون لوگون نے اسیطرح کیا اور پانی برسا تب تو
بعض لوگون کے دلون مین دین محمدی کی طرف سے شک آیا اور بعض مائل بنصرانیت ہوگئے
اوسوقت خلیفہ پر یہ بات بہت شاق گذری اور صالح بن یوسف کو حکم بھیجا کہ ابو محمد حسنؑ کو
قید خانہ سے نکالکر ہمارے پاس لے آ جسوقت خلیفہ کے پاس آپ تشریف لائے تو خلیفہ نے کہا
اَدْرِكْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِيْمَا لَحِقَهُمْ مِنْ هٰذِهِ النَّازِلَةِ الْعَظِيْمَةِ یعنی امت محمدیہ کی اس بلاے
عظیم مین جو نازل ہوئی ہی خبر لیجیے آپ نے فرمایا ان لوگونکو تیسرے روز پھر باہر نکالو خلیفہ نے
کہا یہ لوگ پانی سے مستغنی ہوگئے ہین اب انکے نکلنے مین کیا فائدہ ہی فرمایا لوگونکا شک
دور ہوجائیگا اوسوقت خلیفہ نے جاثلیق اور اوسی رہبان کو نکلنے کا حکم فرمایا اور وہ لوگ باہر نکلے
اور اونکے ہمراہ حضرت امام رضی اللہ عنہ اور بہت سے مسلمان تھے نصاری پانی کی دعا مانگنے لگے
اور اوس راہب نے بھی حسب عادت ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور پانی برسنے لگا امامؑ نے
فرمایا اس راہب کے ہاتھ مین جو کچھ ہو اوسکو چھین لو اور اوسکی اونگلیون کے بیچ مین ایک ہڈی
انسان کی تھی امام رضی اللہ عنہ نے اوس ہڈی کو ایک کپڑے مین لپیٹ لیا اور فرمایا
کہ اب تم پانی طلب کرو پھر کیا تھا کرامت تو چھن گئی ابر غائب ہوگیا اور آفتاب نکل آیا تمام
مخلوق کو تعجب ہوا اور خلیفہ نے عرض کیا اے ابا محمدؑ یہ کیا ماجرا ہی فرمایا یہ ہڈی کسی پیغمبر علیہ السلام
کی ہی ان لوگون کو کسی قبر سے ہاتھ لگ گئی ہی اور استخوان پیغمبر مین اللہ تعالے نے یہ تاثیر
رکھی ہی کہ جب زیر آسمان یہ ظاہر ہوتی ہی مینہ پانی برسنے لگتا ہی اوسوقت تمام لوگون کے
دلون سے وہ شبہے دور ہوے اور آپکی اس کرامت سے نہایت خوش اور مسرور ہوے پھر

امام رضی اللہ تعالے عنہ نے اون قیدیون کی سفارش فرمائی جو آپکے ساتھ تھے خلیفہ نے اونکو بھی رہا کر دیا وفات شریف جمعے کے روز ربیع الاول کے مہینہ سنہ ۲۶۰ ہجری مین ہوئی اور اس حادثۂ عظیم سے سرمن رائے گونج اوٹھا اور ہر طرف سے فریاد وزاری کی آوازین آنے لگی بازار بند ہو گئے تمام مخلوق آپ کے جنازے کے ہمراہ ہوئی اور خلیفہ کے حکم سے ابو عیسی بن متوکل نے نماز پڑھائی اور اپنے والد بزرگوار کے برابر دفن ہوے اور آپ کی اولاد مین صرف ایک ہی فرزند تھے محمد نام رضی اللہ تعالی عنہ

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد بن امام حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہما

کنیت آپکی ابو القاسم ہے اور لقب نزدیک مذہب امامیہ کے حجت و مہدی و خلف صالح و قائم و منتظر و صاحب الزمان ہے اور یہی بارھوین امام ان لوگون کے نزدیک ہین آپ نہایت خوبصورت میانہ قد تھے آپکی والدہ شریفہ کا نام نرجس یا صیقل تھا اور آپ کے دربان محمد بن عثمان اور معاصر خلیفہ معتمد تھے رسالہ تشریف البشر مین بحوالہ فصول المہمہ لکھا ہے کہ یہ امام مقام سرداب مین غائب ہو گئے اور وہان پہرہ مقرر ہے اور تاریخ اس واقعہ کی سنہ ۲۶۶ ہجری لکھی ہے اور صواعق مین انکا اسم شریف قائم منتظر بھی ہے اسلیے کہ شہر مین چھپکر غائب ہو گئے اور معلوم نہوا کہ کدھر گئے اور شیخ محمد بن بطوطہ نے اپنے رحلت نامہ مین تحریر کیا ہے کہ مین نے شہر حلہ کو دیکھا ہے یہ شہر بہت لنبا ہے کنارہ فرات پر اور یہان سب لوگ مذہب امامیہ اثنا عشریہ رہتے ہین اور اسی مقام پر ایک مسجد ہے اوسکے دروازے پر ایک پردہ حریر کا لٹکتا ہے اور اون لوگونکا مقولہ ہے کہ امام محمد بن امام حسن عسکری اسی مسجد سے غائب ہو گئے ہین اور ان لوگون کے نزدیک یہی امام مہدی منتظر ہین اور ہر روز سو آدمی مذہب امامیہ کے ہتھیار لگا کر اوس مسجد کے دروازے پر جاتے ہین اور اونکے ہمراہ ایک گھوڑا مع زین و لگام وغیرہ کے ہوتا ہے اور نقارے وغیرہ بھی بجاتے ہین اور کہتے ہین اُخْرُجْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ فَقَدْ کَثُرَ الظُّلْمُ وَالْفَسَادُ وَ ھٰذَا اَوَانُ خُرُوْجِکَ لِیَفْرُقَ اللّٰہُ بِکَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ یعنے اے صاحب الزمان اب آپ باہر تشریف لائیے

کیونکہ ظلم اور فساد بہت پھیل گیا ہی اور یہی وقت آپکے ظاہر ہونیکا ہی تاکہ فرق کردیوے اللہ تعالی
بسبب آپ کے حق اور باطل مین اور رات تک کھڑے رہتے ہین پھر واپس چلے جاتے ہین اور یہی
حالت اونکی ہمیشہ ہی اور تاریخ ابن الوردی مین لکھا ہی کہ آپکی ولادت ۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی اور
شیعہ کا اونکی نسبت یہ اعتقاد ہی کہ وہ اپنے والدین کے گھر مین جو سُرّمن راے مین تہہ داخل
سرداب ہوگئے اور اہل شیعہ اونکے منتظر ہین لیکن وہ پھرے نہین اور غائب ہونے کے وقت
اونکی عمر نو برس کی تھی اور یہ واقعہ ۲۶۵ھ مین ہوا اور دررالاصداف مین ہی کہ بعض شیعہ کا یہ
اعتقاد ہی کہ منتظر محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ہین یہ لوگ اونکی رجعت کے قائل
ہین اور صاحب نورالابصار نے بعد اس ذکر اور نقل کے لکھا ہی فَھٰذِہٖ کُلُّھَا اَقْوَالٌ فَاسِدَۃٌ وَ
بِضَاعَۃٌ کَاسِدَۃٌ لَیْسَ بِھَا فَائِدَۃٌ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّۃِ تُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ وَ
قِیْلَ بِالطَّائِفِ وَاِنَّمَا الْخَلِیْفَۃُ الْمُنْتَظَرُ ھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ الْقَائِمُ
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَھُوَ یُوْلَدُ بِالْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ لِاَنَّہٗ مِنْ اَھْلِھَا کَمَا اَخْبَرَ بِہٖ وَبِعَلَامَاتِہٖ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الَّذِیْ لَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
ترجمہ اور یہ تمام باتین فاسد اور بضاعت کاسد ہین کہ اونسے کچھ فائدہ نہین ہی کیونکہ محمد بن
حنفیہ کا انتقال مدینہ منورہ مین ہوا ہی اور ایک روایت مین طائف ہی اور سواے اسکے نہین کہ وہ
خلیفہ جنکا انتظار ہی اونکا اسم شریف محمد بن عبداللہ اور لقب مہدی آخرالزمان ہی اور وہ پیدا
ہونگے مدینہ منورہ مین بسبب اسکے کہ وہ اوسکے اہل ہین جیسا کہ اونکی خبر دی ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسے نبی جو اپنی خواہش سے کوئی خبر نہین دیتے تھے سواے وحی کے صاحب
تشریف البشر کا قول ہی کہ تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ مثل قول صاحب نورالابصار کے
ہی یعنے امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ جنکا وعدہ قریب قیامت کے دیا گیا ہی وہ نہ پیدا ہوئے
اور نہ غائب ہوے ہین بلکہ جسوقت اللہ تعالے چاہیگا مدینہ منورہ مین پیدا ہونگے
اور کسیکو اونکی پیدایش اور ظاہر ہونیکا وقت معلوم نہین ہی اور اس مدت تیرہ سو برس مین

بیس آدمیون سے زیادہ نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا لیکن دلیل شرعی اونکے دعوے پر صادق نہ آئی

ذکر اون اخبار اور علامات کا جو حضرت امام محمد مہدی بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ساتھہ متعلق ہین

بعض علما کا قول ہی کہ آپ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے اسم شریف آپکا احمد یا محمد ہوگا اور آپکے والد کا نام عبداللہ اور مانکا نام آمنہ ہوگا اور ظہور آپکا قبل نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگا اور آپ حضرت عیسیٰ کے مددگار ہونگے دجال کے قتل مین اور بعض اخبار مین یہ بھی آیا ہی کہ آپکا ظہور سال طاق مین ہوگا یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو مین اور بعد بیعت کرنے لوگون کے آپ مکہ مکرمہ سے چلے جاینگے اور وہان سے جا بجا لشکر روانہ فرماینگے اور آپ کے وقت کا ایک سال ہمارے وقت کے دس سال کے برابر ہوگا اور حکومت آپکی مشرق سے مغرب تک پہونچ جائیگی اور اللہ تعالیٰ آپکے واسطے خزانے زمین کے ظاہر کردیگا اور آپ تمام روے زمین کو آباد کردینگے کہین ویرانہ نظر نہ آویگا اور آپ کے ظاہر ہونے کے قبل جو علامات موجود ہونگے وہ رسالہ تشریف البشر مین نور الابصار سے منقول ہین منجملہ یہ ہین کہ عورتین مردون کی مشابہت کرین اور عورتین گھوڑون پر سوار ہون اور لوگ نماز کو تنگ اوقات مین پڑھین اور اپنی خواہشون کی پیروی کرین اور خونریزی کو ہلکا سمجھین اور سود کا لین دین کرین اور ظلم کھلا کھلا کرین اور اونچے اونچے بہت مضبوط مکانات بنوائین اور جھوٹ بولنا جائز سمجھین اور رشوت لیوین اور دین کو دنیا کے عوض کھو دیوین اور قرابت کو قطع کرین اور کھانے مین بخل کرین اور تحمل کرنا ضعف سمجھا جاوے اور ظلم کرنا فخر اور امیر لوگ بدکار ہون اور اونکے نائب جھوٹے ہون اور امانت دار خیانت کرین اور حاکم لوگ ظلم کرین اور قرآن شریف کے پڑھنے والے فسق اختیار کرین اور شراب خواری کا خوب رواج ہو اور اغلام اور مساحقت پھیلجاوے اور شریرون سے پرہیز کیا جاوے اور خراج کو مال غنیمت تصور کرین اور صدقہ کو تاوان جانین اور سفیانی شام سے

اور یمانی یمن سے نکلے اور بیدا زمین درمیان مکے اور مدینے کے زمین دھنس جاوے اور ایک لڑکا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان رکن اور مقام کے مقتول ہو اور ایک منادی آسمان سے باواز بلند پکارے کہ حق بات اوسکے اور اوسکے تابعداروں کے ساتھ ہی پس جسوقت یہ سب علامتیں قائم ہو جائینگی اوسوقت حضرت مہدی آخر الزمان کا ظہور ہوگا اور آپ کعبہ شریف سے پشت لگا کر بیٹھینگے اور تین سو تیرہ آدمی آپکے مطیع اور فرمانبرداروں سے جمع ہونگے اور سب سے اول آپکی زبان مبارک سے یہ آیۂ کریمہ نکلے گی بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ پھر جب آپ کے پاس دس ہزار کی جمعیت ہو جائیگی تب کوئی یہودی نصرانی اور کوئی عبادت کرنیوالا اللہ کے سوا کا باقی نرہیگا لیکن آپ پر ایمان لاویگا اور سوائے مذہب اسلام کے کوئی دین باقی نرہیگا اور اللہ تعالے کے سوا جو معبود زمین پر ہوگا اوسکو ایک آگ آسمان سے اوتر کر جلا دیگی انتہی یہ علامات سنہ ہجری کے بعد سے دنیا میں ظاہر ہونے لگے ہیں اور ایک ہزار کے بعد تو علی العموم تمام دنیا میں پھیل گئے ہیں اور یہی علامات قرب قیامت کے بھی بیان کیے گئے ہیں اگرچہ یہ بات ضرور ہی کہ زمانہ کبھی شر اور فساد سے خالی نہیں گذرا ہی مگر اعتبار قلت اور کثرت کا ہی یعنے جب یہ وقایع بکثرت شایع ہو جاوینگے اوسوقت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہوگا اور یہی ظہور قرب قیامت کی بڑی نشانیوں سے ہی اور اس معاملہ میں عجیب طرح کا انقلاب نظر آتا ہی کیونکہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت آدم ابو البشر کی حیات تک آپکی ساری اولاد موحد اور مسلمان تھی پھر رفتہ رفتہ شرک اور کفر پھیلنا شروع ہوا یہانتک کہ یہ بلا عالمگیر ہو گئی اب سمجھیے کہ زمانۂ امام مہدی رضی اللہ عنہ میں ایکبار تمام روے زمین پر خالص اسلام پھیل جاویگا اور اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کے موافق تمام لوگ عامل ہو جاوینگے اور دنیا عدل اور انصاف سے بھر جاویگی بعدہ رفتہ رفتہ یہ خیریت رخصت ہونے لگیگی اور پھر خالص شر باقی رہ جاویگا یہانتک کہ کوئی اللہ تعالے کا نام لینے والا باقی نرہیگا اور نفخ صور ہو جاویگا اور سب فنا ہو جاوینگے اور كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

ذوالجلال والاکرام کا مضمون ظاہر ہو جاویگا

خاتمہ کتاب اور مؤلف مسکین عفا اللہ عنہ کی دعا

ای میرے اللہ ای میرے رب ای میرے مالک تیرا مین کس زبان سے شکر ادا کرون کہ تونے مجکو اس ذکر خیر کے لکھنے پر قوت اور مدد دی اور تیری ہی نصرت اور اعانت اور مدد سے یہ ذکر خیر آج کے دن کہ روز چہارشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ رجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اختتام کو پہونچا اب تجسے میری یہ دعا ہی کہ اس کتاب فضیلت مآب سے اپنے تمام بندونکو فائدہ عظیم پہونچا اور ہدایت ابدی عنایت فرما اور اپنی رحمت کاملہ سے میرے اور میرے مان باپ اور جمیع مومنین کے گناہ عفو فرما اور تمامی صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام کی محبت اور پیروی عنایت فرما اور اس رسالہ مین جو کچھ بھول چوک مجسے ہوئی ہو اوسکو معاف فرما اور میرے دل کا حال تو خوب جانتا ہی اور خاتمہ بخیر فرما اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اٰمین سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خداوند عالم خالق لوح و قلم رب العالمین داور آسمان و زمین و نعت سید المرسلین
شفیع المذنبین نبی کریم علیہ الف الف صلوٰۃ والتسلیم و منقبت آل طیبین و طاہرین
باعث اعزاز زمان و زمین و مدحت خلفاء راشدین قوام الدین شارع شرع متین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین کے بندۂ حقیر سراپا تقصیر راجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحسنات قطب الدین احمد
قریشی صانہ اللہ عن شر الصوری والمعنوی اون حضرات کی خدمات بابرکات مین جواب نعت اور
تکریم آل اطہار کو ذریعہ اعزاز دارین اور محبت و تعظیم اصحاب کبار کو وسیلہ افتخار کونین جانتے ہین
نئی بشارت دیتا ہے کہ اس زمان برکت اقتران اور آوان میمنت توامان مین صدر الکتاب
فصل الخطاب کلمات طیبات آیات بینات مجموعۂ فضائل خلفاء راشدین دفتر خصائل نقار طیبین و
طاہرین منزہ از معائب اعنی **جامع المناقب** مولفہ قدوۃ الحفاظ فی الآفاق صدر
مجالس اہل اللہ بالاستحقاق افتخار اہل التجوید حامل اسرار کتاب المجید مولوی حافظ
رحمت اللہ لکھنوی سلمہ اللہ القوی پہلی مرتبہ ماہ شعبان ختمہ اللہ بالامن
والامان سنہ ۱۳۱۱ ہجری سید الانس والجان مطابق ماہ فبروری سنہ ۱۸۹۴ء
بعد ضبط ضابطۂ تالیف و حفظ حق تصنیف مطبع
نامی لکھنؤ مین طبع ہوکر مطبوع طبع
مسلمین و مسلمات منظور نظر
مومنین و مومنات ہوئی
فقط

اعلان

اس مطبع مین کتب زبان عربی - فارسی - اردو - ناگری موجود ہین
فہرست کتب و دیگر اشیاء بلا قیمت ٪ ٹکٹ بھیجنے سے
پیڈ و الا بیرنگ عند الطلب ارسال کیجاتی ہے -
اگر کسی صاحب نے کوئی کتاب مفید عام تالیف فرمائی یا کسی
کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین کیا ہو تو شکریہ کے ساتھ
بلا کسی معاوضہ کے اور کتاب مفید خاص بعد انفصال
معاوضہ مطبع طبع کر دیگا -
اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت قصد
طبع نفرماوین بعد طبع حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۸۶۷ء
داخل رجسٹر گورنمنٹ کیجاوے گی -

المشتہر
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
مہتمم مطبع انوار ناظر نامی پریس لکھنؤ